عذرا یا ماہ عرب

مصنف — اویس احمد ادیب

ڈرامہ

عذرا

یا

ماہِ عرب

مصنفہ

اویس احمد ادیب، ایم۔ اے، بی۔ اے، آنرز، ایف۔ آر۔ سی،

صدر شعبہ اردو، حلیم مسلم کالج کانپور

اردو پبلشنگ ہاؤس الٰہ آباد

سلیمی برقی پریس یحییٰ پور الٰہ آباد

سنہ ۱۹۴۵ء
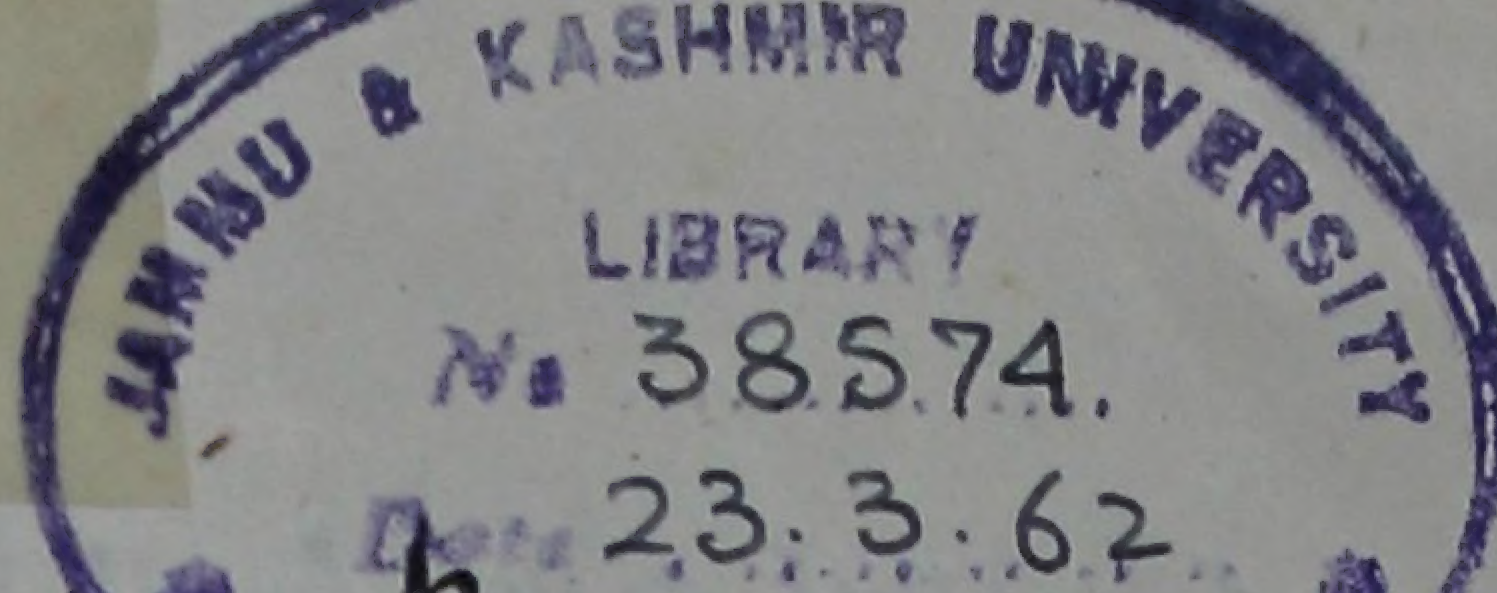
ALLAMA IQBAL LIBRARY
38574
CHECKED
JAMMU & KASHMIR UNIVERSITY
LIBRARY
No. 38574.
Date 23.3.62
ST 01

جدید اردو ڈراما

"اردو ڈراما" کی ابتدا کو تقریباً اسّی برس ہو گئے مگر اس وقت تک اس میں بلند پایہ ادبی اور تمثیلی ڈراموں کی زبردست کمی ہے۔ آغا حشر مرحوم نے "اردو ڈراما" کو ترقی دینے کی انتہائی کوششیں کیں مگر وہ اس کو "میلو ڈراما" کی حدود سے آگے نہ بڑھا سکے۔ اسکی ذمہ داری آغا حشر مرحوم پر نہیں عائد ہوتی۔ کیونکہ وہ اپنے وقت اور زمانے سے مجبور تھے۔ تھیٹریکل کمپنیوں کا اس قدر زور تھا کہ وہ کوئی ڈراما اپنی مرضی کیمطابق کبھی اسٹیج پر پیش نہ کر سکتے تھے۔ ادبی ڈراموں کی سرپرستی کیلئے کوئی انجمن نہ تھی دوسرے اس وقت ادبی ڈراموں کی قدردانوں کی تعداد بھی زیادہ نہ تھی۔ ان کے علاوہ شرفاء ڈراما کو مستحسن نگاہوں سے نہ دیکھتے تھے۔ یہی وجہ تھی کہ جدید ادبی اور تمثیلی ڈراموں کی کبھی ضرورت نہیں محسوس کی گئی اور نہ اس طرف کوئی توجہ دیگئی۔ تھیٹریکل کمپنیوں نے بھی "جدید تھیٹر" کو رواج نہ پانے دیا۔ مگر عہد حاضر میں ڈراما کے مقصد اور اسکے مطمح نظر میں تبدیلی ہو گئی ہے۔ تھیٹر بھی بدل چکا ہے۔ اسکی زندہ مثال "انگلستان کے ریپرٹری تھیٹر" سے ملتی ہے۔ اس تبدیلی کے متعلق مسٹر برنارڈ شا نے تحریر کیا ہے۔

"ابسن (IBSEN) کا جو زبردست اثر انگلستان پر پڑا وہ تین عظیم الشان انقلابوں، چھ خطرناک صلیبی جنگوں، دو زبردست بیرونی حملوں اور ایک قیامت خیز بھونچال سے بھی پیدا نہ ہو سکتا تھا!"

مذکورہ بالا جملہ اس امر کو بخوبی ظاہر کر رہا ہے کہ ابسن کے ساتھ ساتھ دنیا نے اصول ڈراما نگاری کو بھی کسی قدر تبدیل کر دیا۔ ابسن ہی وہ ڈراما نگار ہے جس نے ڈرامہ کے مردہ قالب میں نئی روح پھونکدی حقیقت یہ ہے کہ ڈراما فنا ہو چکا تھا۔ مگر ابسن نے اسے دوبارہ زندہ کر دیا۔ چنانچہ ولیم آرچر، برنارڈ شا، گالزوردی، اور گرینوائل بارکر نے انکی تقلید کی اور ان کے طرز پر ریپرٹری تھیٹر بھی قائم کئے۔ فرانس میں بھی لبری تھیٹر LIBRE THEATR اسی کی تقلید میں قائم کئے گئے۔ جرمنی میں فری بوہن FRIEE BUHNE نے انگلستان کے ریپرٹری تھیٹر کے جدید اصولوں پر تھیٹر قائم کئے ہیں۔ جن کا مقصد حصول زر نہیں بلکہ "ڈراما" کی خدمت کرنے کی غرض سے ایسا کیا گیا ہے۔

ہندوستان میں اول تو اردو ڈراما، نے کوئی خاص ترقی نہیں کی کیونکہ پارسیوں نے تھیٹریکل

کمپنیوں کو حصول زر کا ذریعہ بنا کر "اردو ڈراما" کو تقریباً فنا کر دیا۔ فلم کی ابتدا سے اردو ڈراما کو اور بھی نقصان پہنچ گیا۔ اب اردو ڈراما تجارتی اصولوں پر کبھی ترقی نہیں کر سکتا۔ اس وجہ سے اردو ڈراما کو زندہ کرنے کے لئے یہ ضروری ہے کہ یہاں پر بھی اسکی تقلید کیجائے۔ اگر اس تقلید میں کچھ تبدیلیاں کر دیجائیں تو کوئی مضائقہ نہیں مگر اب اردو ڈراما صرف اسی صورت میں زندہ ہو سکتا ہے۔ اسکی تدابیر کسی آیندہ موقعے پر پیش کیجائیں گی فی الحال اسکی طرف اشارہ کرنا ہی کافی ہے۔ اردو ڈراما چونکہ انگریزی زبان سے اردو میں آیا ہے اس وجہ سے اسے انھیں اصولوں پر چلانا ضروری ہے۔ اردو میں مولانا عبد الماجد صاحب، ڈاکٹر سید عابد حسین صاحب اشتیاق حسین صاحب، سید امتیاز علی صاحب، انصار ناصری صاحب، محمد مجیب صاحب، اور عبد الغفار صاحب اس طرز کے علمبردار ہیں۔ امید ہے کہ ان حضرات کی کوششیں ضرور بار آور ہوں گی، میں نے یہ ڈراما بھی ان اور عہد حاضر کے دیگر ڈراما نگاروں کی تقلید میں لکھا گیا ہے۔

اویس احمد ادیب
حلیم مسلم کالج کانپور

اشخاص ڈراما

زنانہ کردار

۱۔ عفراء۔ عقال کی بیٹی، عروہ کی چچازاد بہن اور محبوبہ۔ قبیلہ بنی امیہ کے ایک رئیس کی بیگم
۲۔ عفراء کی ماں۔ عقال کی بیوی اور عروہ کی چچی۔
۳۔ پھوپی۔ عروہ کی پھوپی۔ عقال اور خرام کی بہن
۴۔ خادمہ۔ رئیس بنی امیہ کی ایک کنیز
۵۔ لڑکیاں۔ عورتیں اور پڑوسن

مردانہ کردار

۱۔ خرام۔ عروہ کا باپ۔ عقال کا بڑا بھائی
۲۔ عروہ۔ خرام کا بیٹا۔ عقال کا بھتیجہ۔ عفراء کا چچازاد بھائی اور اس کا عاشق
۳۔ عقال۔ خرام کا چھوٹا بھائی۔ عروہ کا چچا اور عفراء کا باپ
۴۔ رئیس۔ قبیلہ بنی امیہ کا سب سے بڑا سوداگر۔
۵۔ مہتمم۔ رئیس کا ایک ملازم۔
۶۔ عزیزا۔ عروہ کے باپ کا دوست۔

عفرا یا ماہِ عرب

پہلا ایکٹ .... خرام کا خیمہ .... پہلا منظر

(خرام بستر مرگ پر پڑا ہے۔ اس کا کمسن بیٹا عروہ اسکے پاس ہی زمین پر کھڑا ہے اور باپ کو غمگین نظروں سے دیکھ رہا ہے اسکی دائیں جانب اسکا چھوٹا بھائی عقال بیٹھا ہے اور اپنے بھائی کی غیر حالت پر آنسو بہا رہا ہے خرام کراہتے ہوئے عروہ کو اپنے پاس بلاتا ہے)

خرام۔ بیٹا عروہ! آؤ! اپنے بدنصیب باپ کے پاس آؤ جو کچھ دیر کے بعد ہمیشہ ہمیشہ کیلئے تم سے علیحدہ ہو جائیگا۔

عروہ۔ (دوڑ کر باپ کے سینہ سے لگ جاتا ہے) ابا جان! آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کہاں جارہے ہیں۔ میں یہاں اکیلا نہیں رہ سکتا میں بھی آپکے ساتھ چلوں گا۔

خرام۔ بیٹا! (روتا ہے) میں وہاں جا رہا ہوں جہاں جا کر کوئی واپس نہیں آتا میں بھی تم سے الگ ہو کر دوبارہ تمھارے پاس نہیں آؤں گا۔

عروہ۔ کیوں ابا جان! آپ رو کیوں رہے ہیں؟ آپ افسوس نہ کریں میں آپ کا ساتھ نہیں چھوڑوں گا، میں آپ کے ہی ساتھ رہونگا۔

خرام۔ بیٹا! میں تم کو کیا بتاؤں کہ میں کیوں رو رہا ہوں؟ تم ابھی معصوم ہو تم کو ابھی خبر نہیں، تم ابھی نہیں جانتے کہ خدا تم سے کتنی بڑی نعمت چھین رہا ہے، تم بڑے ہو کر دنیا میں سب کچھ پا سکتے ہو مگر "باپ" اور "شفیق باپ" تم کو کسی قیمت پر بھی نہیں مل سکتا۔

عروہ۔ (روتے ہوئے) ابا جان! میں آپ کو نہیں جانے دونگا! میں آپکے ہی ساتھ رہوں گا، اگر آپ مجھے چھوڑ کر چلے جائینگے تو میں کسکو ابا کہہ کر پکاروں گا میرے ابا! اچھے ابا! مجھے بھی اپنے ساتھ لے چلئے۔

خرام۔ (زار زار رو کر) بیٹا! اگر میرے اختیار میں ہوتا تو میں تم کو اپنی نظروں سے کبھی علیحدہ نہ کرتا، ہر وقت تم کو اپنے سینے سے لگائے رہتا، مگر کیا کروں مجبور ہوں میرے جانے کا راستہ بہت تنگ اور تاریک ہے

وہاں ایک انسان سے زیادہ کا گذر نہیں ہوتا
دوسرے وہاں جانیکا ابھی تمہارا وقت نہیں
آیا جب تمہارا وقت آئیگا تو تم بھی اسی راستہ سے
میرے پاس چلے آؤ گے۔
عروہ۔ پھر مجھے یہاں کتنے دن کیلئے رہنا پڑیگا
ابا جان! میں کس کے پاس رہوں گا
کس کے پاس سوؤنگا اور کس کے ساتھ کھاؤنگا؟
آپ مجھے جلد بلا لیجیے گا ابا جان!
خرام۔ بٹیا! (روکر) یہی خیالات اور یہی باتیں مجھے
آخری وقت رلا رہی ہیں! یہ تمہارا ہی خیال
ہے جو میری سانس روکے ہوئے ہے، میرے
لاڈلے بیٹے! تم کو ابھی نہیں معلوم کہ تم تھوڑی
دیر میں یتیم، کہلائے جانیوالے ہو۔ خدا کو
یاد کرو بیٹا! وہی تم کو یتیم کر رہا ہے، وہی
تمہاری پرورش بھی کریگا، اگر وہ تمہارے
اوپر مہربان ہے تو تمام دنیا تمہارے ساتھ ہے
اگر تم اس کو خوش نہ کر سکے تو تمہارا کوئی
ساتھی نہ ہوگا۔
عروہ۔ ابا جان! چچا جان بھی رو رہے ہیں!
وہ بھی آپ سے علیحدہ ہونا نہیں چاہتے۔
خرام۔ (عقال کی طرف مخاطب ہو کر) بھائی! تم

جانتے ہو کہ یتیمی کتنی بری چیز ہے؟ خدا دنیا
میں کسی کو یتیم نہ کرے۔ آج میرا بچہ یتیم ہو رہا ہے
اس کا جو سہارا تھا وہ آج ٹوٹا جا رہا ہے
جس سے اسکی امیدیں بندھی ہوئی تھیں
وہ آج سفر آخرت کیلئے تیار ہے، اس کا
سوائے خدا کے دنیا میں کوئی نہیں ہے
مگر تم میرے بھائی ہو اور میں عروہ کو تمہارے
سپرد کرتا ہوں۔
عقال۔ (روتے ہوئے) بھائی جان! آپ
عروہ کی کوئی فکر نہ کریں، عروہ میرا بھتیجہ
نہیں بلکہ میرا بیٹا ہے، اسکی رگوں میں میرا ہی
خون دوڑ رہا ہے۔ آپ کسی بات کی فکر نہ کریں
اسکی تمنائیں، اسکی آرزوئیں اور اسکی خواہشیں
بالکل اسی طرح پوری ہونگی جس طرح کی آپکی
موجودگی میں وہ سب پوری ہوتیں۔
خرام۔ بھائی! مجھے تم سے ایسی ہی امید تھی اور ہے۔
خدا تمھیں ان نیک ارادوں پر قائم رہنے کی
توفیق عطا کرے، تم جانتے ہو کہ میں بہت غریب
آدمی ہوں، میرے پاس نہ دھن ہے اور نہ
دولت، میں اپنی کوئی بھی آرزو پوری نہ کر سکا
سب کو اپنے سینے میں لئے ہوئے دفن ہوں گا۔

اگر تم اپنے مفلس اور مرتے ہوئے بھائی کی ایک بات مان لو تو ممکن ہو کہ مرنے کے بعد مجھے چین و آرام نصیب ہو جائے۔

عقال۔ بھائی جان! عقال صرف منہ دیکھی باتیں نہیں کر رہا ہے بلکہ وہ اپنی زبان سے جو کچھ کہہ دیتا ہے وہ پورا کر دیتا ہے۔ اگر کوئی خاص بات آپڑے تو اور بات ہے ورنہ وہ کبھی اپنے ارادے سے ٹل نہیں سکتا۔ آپ تو پھر باپ کی جگہ تھے۔ آپ کا احسان میں تا قیامت نہیں بھول سکتا آپ ہی نے مجھے حیوان سے انسان بنایا، آپکی آرزو اور تمنا پوری ہوئے بغیر نہیں رہ سکتی۔

خرام۔ بھائی! میں جانتا ہوں اور مجھکو معلوم ہے کہ میں جو کچھ کہہ دونگا وہ تم ضرور پورا کر دوگے مگر میں آخری وقت کوئی ایسی بات زبان پر لانا نہیں چاہتا جس سے تمکو صدمہ ہو اور جسکی وجہ سے تمھاری زندگی بدمزہ ہو۔

عقال۔ بھائی جان! خدا کیواسطے کہئے اور ضرور کہئے میں آپکی بات کو ضرور پورا کرونگا۔ کہئے جلد کہئے!

خرام۔ سنو! تم کو معلوم ہے کہ جب عفرا پیدا ہوئی تھی تو اس کو میں نے تم سے مانگ لیا تھا۔ اسے میں نے ہمیشہ اپنی بیٹی سمجھا۔ میں چاہتا ہوں کہ میرے مرنے کے بعد بھی وہ میرے ہی گھرانے میں رہے۔ یہی میری آرزو اور یہی میری تمنا ہے اس سے زیادہ مجھے اور کچھ نہیں چاہئے۔

عقال۔ بھائی جان! آپکی یہ آرزو اور یہ تمنا میں ضرور پوری کرونگا۔ آپکو معلوم ہو کہ جب آپنے عفرا، کو اپنی بنایا تھا تو میں نے بسر و چشم منظور کر لیا تھا میں جانتا ہوں کہ عفرا کو چچا کے لڑکے سے بڑھکر نہیں مل سکتا۔ عفرا آپ کی ہے اور صرف آپ کی۔

خرام۔ یہ تمھارا احسان میرے اوپر نہیں بلکہ عروہ پر ہوگا۔ اس لئے کہ میرے بعد اس کے اوپر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہ ہوگا، ممکن ہے کہ جوان ہونے پر وہ اپنی زبان سے کچھ نہ کہہ سکے اس لئے تم خود ہی اس کا خیال رکھنا۔

عقال۔ خیال رکھنا کیا معنی؟ عفرا، عروہ ہی کے لئے ہے۔ وہ کسی اور سے ہرگز ہرگز نہیں بیاہی جائیگی۔

خرام۔ دیکھو عقال! میرا وقت اب قریب ہے، میں پھر تم سے التجا کرتا ہوں کہ عرب کے رسم و رواج کیمطابق تم مال و دولت پر عفرا کو قربان نہ کر دینا، تم اپنے مفلس بھائی خرام کے بیٹے عروہ

ہی کو عفرا کا کفیل بنانا میں جانتا ہوں کہ جوانی کے وقت تک عروہ مفلس ہی رہے گا۔ اسوجہ سے مجھے رہ رہ کر یہ خیال آتا ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ اسکی مفلسی اس شادی میں آڑے آجائے اور.......... (رک جاتا ہے)

عقال۔ بھائی جان! میں تو آپ سے کہہ چکا کہ عفرا صرف عروہ کیلئے ہے۔ وہی اسکے رخ کا نقاب اٹھا سکتا ہے، وہی اسکا ڈولا لے جائیگا اور وہی اسکو اپنے ہاتھ سے دفن کریگا

خرام۔ اچھا بھائی! خدا تمہیں اپنے ارادوں میں کامیاب کرے۔ اگر عروہ کو عفرا مل گئی تو میری آرزو پوری ہو جائیگی ورنہ عروہ کی محرومی میرے لئے قبر میں بھی تکلیف دہ ہوگی۔

عقال۔ (رو کر) ابتک آپکو میری بات کا یقین نہیں ہوا۔ میں کبھی جھوٹ نہیں کہہ سکتا عفرا آپکی ہے اور عروہ ہی سے بیاہی جائیگی۔

خرام۔ بھائی! رو ؤ نہیں، خدا کا شکر کرو کہ تم اپنے بڑے بھائی کو اپنے ہی ہاتھ سے مٹی دو گے

عقال۔ کاش ایسا ہوتا کہ میری مٹی آپکے ہاتھ سے ہوتی۔

خرام۔ (حالت بگڑتی ہے) میری حالت اب خراب ہوتی جاتی ہے۔ میری خطا کو معاف کرنا۔

عقال۔ بھائی جان! آپنے میرے لئے جو کچھ کیا تھا وہ میری بہتری اور بھلائی کیلئے کیا تھا۔ والدین کے انتقال کے بعد سے میری شادی کے وقت تک آپ نے مجھے اپنے بچہ کی طرح پالا اور آج یہ اسی کا نتیجہ ہے کہ میں آپ کے سامنے بیٹھا ہوا ہوں، ورنہ معلوم نہیں کیا درگت ہوتی آپ کا اس میں کوئی قصور نہیں آپ گناہوں سے بالکل پاک ہیں۔

خرام۔ (عروہ کی طرف مخاطب ہو کر) بیٹا! آج سے یہ تمہارے باپ ہیں۔ تم ان کا کہنا ماننا، ان کا ادب احترام کرنا۔ اب تمہارے وارث اور مالک یہی ہیں! میرا آخری وقت آگیا۔ میں آج مرا کل دوسرا دن کچھ روز بعد تم مجھے بھول جاؤ گے اور تمہارا غم دور ہو جائیگا مگر عروہ! بیٹے میں تم کو دنیا میں پھلتے پھولتے نہیں دیکھ سکا خیر خدا کی یہی مرضی تھی۔ آؤ ایک بار اور میرے سینے سے لگ جاؤ۔

عروہ۔ (باپ کے سینے سے لگ کر) ابا جان! میں عمر بھر آپکو یاد رکھوں گا۔ میں کبھی آپ کو بھول نہیں سکتا۔

خرام۔ بیٹا! یہ دنیا ہے۔ یہی یہاں کا دستور ہے انسان آج مرا اور کل دوسرا دن۔

یہاں کے مشغلے اور یہاں کے کام انسان
کے ذہن پر اسقدر حاوی ہو جاتے ہیں کہ اسے
پچھلی باتیں یاد نہیں پڑتیں ...... ہاں!
..... جب مصیبت پڑتی ہے تو وہ تمام باتوں
کو یاد کرتا ہے۔ جب تک تم کو آرام ملیگا تم کو
بھی میں یاد نہ آؤں گا۔ مگر جس وقت تمہارے
اوپر کوئی مصیبت آئیگی تو تم مجھ کو یاد کروگے
بیٹا! یہ جگہ ہی ایسی ہے۔

عروہ۔ ابا جان! میں کیسے کہوں کہ میں آپ کو بھول
جاؤنگا؟ جب آپ مجھے اکیلا چھوڑ کر کبھی
کسی ضروری کام کو چلے جایا کرتے تھے،
تب بھی میں آپ کو یاد رکھتا تھا

خرام۔ ہاں بیٹا! ٹھیک ہے! اس وقت تم مجھے
اس لئے یاد رکھتے تھے کہ تمھیں میرے واپس
آنے کی امید رہتی تھی مگر اب تمہاری یہ امید
مٹ جائیگی اور تم مجھے ہمیشہ ہمیشہ کیلئے
بھول جاؤ گے

عروہ۔ ابا جان! ایسا نہیں ہو سکتا۔

خرام۔ بیٹا میں تو یہی چاہوں گا کہ تم اپنے باپ کو
یاد رکھو مگر میں اپنے بھول جانے ہی
میں تمہاری بہتری سمجھتا ہوں، تمہارا
ہر وقت مجھے یاد رکھنا تمہارے لئے سوہان
روح ہو جائیگا، تمہاری تندرستی خراب
ہو جائیگی اور پھر تم کو جلد ہی یہ دن دیکھنا پڑیگا
جو آج میرے سامنے ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ
تم دنیا میں پھولو اور پھلو میری نسل کو بڑھاؤ اور
میری طرح اس دنیا سے ناکام و نامراد واپس
نہ جاؤ۔ خدا کرے کہ تم ان کلیوں کو کھلتے ہوئے
دیکھو جو تمہاری ٹہنیوں میں مدت دراز کے انتظار
کے بعد لگیں گی۔ میں اپنی کلی کو پھولتے ہوئے نہ دیکھ
سکا افسوس اسے آج دنیا میں تنہا چھوڑ رہا ہوں
...... (ہچکی آتی ہے اور دم نکل جاتا ہے)

عروہ۔ ابا جان! ابا جان! آپ بولتے بولتے چپ کیوں
ہو گئے؟ بولئے ابا جان! خدا کے واسطے
بولئے ابا جان (زار زار روتا ہے)

عقال۔ ہائے بھائی جان! آپ دنیا میں مجھے اکیلا
چھوڑ کر چل دیئے۔ اب میں کس کے سہارے کھڑا
ہونگا۔ آؤ بیٹا عروہ! اپنے سینے سے لگا کر آج سے
تمہارا چین و آرام سب کچھ گیا۔ بیٹیا! رو نہیں
آج سے تمہارا باپ میں ہوں۔ (روتا ہے)
(تھوڑی دیر کے بعد خرام کی تجہیز و تکفین
کردی جاتی ہے) پردہ

پہلا ایکٹ

عقال کا خیمہ

دوسرا منظر

(عقال اور اسکی بیوی باتیں کر رہے ہیں)

عقال۔ تم جانتی ہو کہ عروہ اب ایک یتیم بچہ ہے یتیمی کس قدر
زبردست مصیبت ہوتی ہے خدا کسی بچہ پر نہ
ڈالے۔ یہ مصیبتوں اور غموں کا وہ پہاڑ ہے جس سے
یتیموں کے دلوں کے ٹکڑے ہو جاتے ہیں۔
عروہ کا کلیجہ بھی چھلنی ہو گیا ہے اس کو ذرا بھی تکلیف
پہونچیگی اور ایک درد بھری آہ اسکے دل سے نکلیگی وہ
فوراً بارگاہ رب العزت میں مقبول ہوگی۔ اس لئے کہ
"دل سے جو بات نکلتی ہے اثر رکھتی ہے"

بیوی۔ پھر یتیم ہو گیا تو میں کیا کروں؟ اگر تم کو اسکی
محبت ہے تو اسکا انتظام الگ کر دو ہم اپنی مصیبتوں
کو بھریں یا دوسروں کو دیکھیں، کوئی عروہ
پر ہی تو نرالی مصیبت پڑی نہیں، دنیا کے بچے
یتیم ہو کر پل جاتے ہیں۔

عقال۔ نادانی کی باتیں نہ کرو، ایسی باتیں خدائے
بزرگ و برتر کو بھی ناگوار گزرتی ہیں اس کے
قہر سے ڈرو وہ ابھی مجھے اور تمھیں دونوں کو
اٹھا کر عفرا کو بھی یتیم اور دوسروں کا محتاج
بنا سکتا ہے۔ ذرا سوچو اور غور کرو اس وقت
اس معصوم بچی کا دل کیا کہے گا؟ کیا اس کی طرح
مجھے اور تمھیں نہ ڈھونڈھیں گی؟ کیا اس کا
دل میرے اور تمھارے لئے نہ تڑپیگا، کیا اسکی
طبیعت تمھاری گود میں آنیکو نہ چاہے گی؟ جب
ان میں سے اسکی ایک بھی تمنا پوری نہ ہوگی تو
بتاؤ اس کے دل کی کیا حالت ہوگی؟ کیا وہ
اس وقت قابلِ رحم نہ ہوگی؟ کیا اس پر ترس
کھانے والیکو خدا آخرت میں بدلا نہ دیگا؟ کیا
عروہ کی اسوقت یہی حالت نہیں ہے؟

بیوی۔ بس رہنے بھی دو! جب دیکھو تم ایسی ہی واہی
تباہی باتیں کرنے لگتے ہو۔ خدا نہ کرے جو ہم
مریں اور ہماری بچی بے آرام ہو۔ خدا ہم کو
اس کے اوپر ہمیشہ قائم رکھے اور اسے وہ سکھ آرام
دے جو کسی کو خواب و خیال میں بھی نصیب نہ ہوا ہو
اور یہ عروہ تو کمبخت ہے جب ہی تو باپ کو کھا گیا۔
اس کو گھر میں رکھنا ایک اور نحوست کو اپنے سر لینا ہے

عقال۔ تم اپنی زبان کو قطعی لگام نہیں دیتیں تمھاری
یہ باتیں مجھے سخت ناگوار ہیں مرتے جیتے کس کو
دیر لگتی ہے بالکل تندرست منٹوں میں ختم ہو
جاتے ہیں۔ کوئی بیماری نہیں ہوتی کوئی تکلیف نہیں

ہوتی اور کوئی فکر نہیں ہوتی۔ بیٹھے بیٹھے ہی خاک میں مل جاتے ہیں سانس کا ایک منٹ بھی اعتبار نہیں۔ کون کہہ سکتا ہے کہ سانس ایک بار باہر جا کر پھر واپس آجائیگی۔ اس لئے ہم کو خدا سے ڈرنا چاہیے اور اپنی زندگی کی ایک ایک سکنڈ کی خیر منانی چاہیے کسی مظلوم کو دیکھ کر ہنسنا اس کے جگر میں چھیاں مارنا ہے اسکا کلیجہ ٹکڑے ٹکڑے ہو جاتا ہے وہ گھبرا کر یہ پکار اٹھتا ہے کہ "الٰہی یہ جتنا ہنس رہا ہے تو اتنا ہی اس کو رلائیو" یاد رکھو اسکی یہ بددعا کبھی خالی نہیں جاتی ہے۔ اس لئے کہ وہ دکھے ہوئے دل سے نکلتی ہے۔ جس طرح تم اپنی بچی کی سکھ و آرام کی طالب ہو اسی طرح اس کے ماں باپ بھی سکھ اور آرام دینے کے طلبگار تھے۔ مگر کیا کیا جائے خدا نے اس کے آرام دینے والوں کو اٹھا لیا اب اس کو تمھارا دست نگر بنایا ہے اور تم اس سے آنکھیں چرا رہی ہو...... اُف (آنکھیں بند کر لیتا ہے) کتنی بڑی بات ہے۔

بیوی۔ یہ تو ٹھیک ہے کہ مرنے جینے کا کوئی اعتبار نہیں مگر میں دنیا بھر کی ٹھیکیدار ہوں کہ کوئی مر جائے اور تم اسکی اولاد کو لا کر میری چھاتی پر دھر دو۔ میں کس کس کا منہ دیکھوں۔ دیکھ کر کیوں ہنستی ہو مجھے اپنی ہی جھنجھٹوں سے فرصت نہیں۔ جب خدا ہی کو کسی کے آرام کا خیال نہ ہوا تو میں بندی ہو کر کیا کر سکتی ہوں یہ اگر اسکو عروہ کا آرام منظور ہوتا تو وہ اس کے ماں باپ کو اٹھاتا ہی کیوں؟

عقال۔ تم تو ناسمجھی کی باتیں کرتی ہو۔ میں تم سے دنیا بھر کی ٹھیکیداری کیلئے نہیں کہتا بلکہ اس وقت صرف عروہ کے لئے کہہ رہا ہوں عروہ کوئی غیر نہیں ہے، میرے بھائی کی اولاد ہے اسکی رگوں میں میرا ہی خون دوڑ رہا ہے تم اس کو میرا بھتیجہ سمجھتی ہو مگر میں اسکو اپنا بیٹا سمجھتا ہوں۔ میں اس میں اور عفرا میں کوئی فرق اور کوئی امتیاز نہیں رکھتا اس وقت تم نے اپنی زبان سے ایک ایسی بات نکالی جو نہ صرف تمھارے لئے باعث بدنامی ہے بلکہ قبیلہ بنی عذرا کیلئے بھی، ہمارے قبیلہ کی جو خاص صفت تھی، آج تم نے اس پر بٹہ لگا دیا "مہمان نوازی" ہم لوگوں کی ہمیشہ سے ایک خصوصیت رہی، خود کبھی نہیں کھایا بلکہ پہلے اپنے مہمانوں کو کھلایا اس وقت تک چین سے نہ ہوئے جبتک کہ

اپنے مہمان کو ہر ممکن آرام نہ پہنچا دیا۔ آج یہ بچہ یتیم
ہو کر تمھارے در پر صرف روٹی اور کپڑے کیلئے آیا ہے
تم اس کو اپنے دروازے سے لوٹا رہی ہو سوچو اور
اپنی عقل پر افسوس کرو تم انکی خاطر کرتی ہو جو تمول
اور امیر ہوتے ہیں مگر آج اسکی پرورش سے منہ
موڑ رہی ہو جو ایک ایک ٹکڑے کو محتاج ہے افسوس!

بیوی۔ میں عروہ کی خاطر کر سکتی ہوں، اسکی پرورش کر سکتی
ہوں مگر ہمیشہ کیلئے نہیں تم اسکو ہمیشہ کیلئے میرے سر
ڈالنا چاہتے ہو۔

عقال۔ میں اسکو ہمیشہ کیلئے تمھارے سر ڈالنا نہیں چاہتا
مگر اتنا ضرور چاہتا ہوں کہ جبتک وہ جوان ہو
تم اسکی پرورش اسکی ماں کی طرح کرو اور اس
خیال کو اپنے دل سے نکال دو کہ خدا کو اس کا
عیش و آرام دیکھنا منظور نہ تھا تم یہ نہ سمجھنا
اگر میں نے اس کا ہاتھ نہ پکڑا تو قبیلہ کا کوئی نہ کوئی
خدا ترس اس کا ہاتھ ضرور پکڑے گا اس وقت سب
تمھارے منہ پر تھوکیں گے دوسرے خدا نے اسکو
عیش و عشرت سے محروم اس لئے کیا تھا کہ وہ ہم کو
اس بات کا موقعہ دے کہ ہم اس کے سر پہ ہاتھ رکھیں
اور ثواب کمائیں تم اس موقع کو ہاتھ سے کھو کر اسے
منحوس بتا رہی ہو یہ تمھارا خیال اور وہم ہے وہ
منحوس نہیں معصوم ہے اسکی معصومیت ہمارے
لئے ایک شگون ہے۔

بیوی۔ تم تو جنت کے پیچھے دیوانے ہوئے جا رہے ہو
ثواب کما کر تم ہی گھر بھر لو، مجھے ایسا ثواب نہیں
چاہئے...... خیر...... میں تمھاری خاطر
عروہ کو اپنے یہاں رکھ لونگی۔

عقال۔ نہیں..... میرے خیال سے عروہ
کو گھر میں رکھنے کی کوئی ضرورت نہیں اگر
تم عروہ کو رکھنا چاہتی ہو تو عروہ کا منہ
دیکھ کر رکھو...... میری خاطر سے کیا
حاصل؟ وہ یتیم ہے! لاوارث ہے بے یار و
مددگار ہے...... اگر تم اس کے ساتھ
بھلائی کروگی تو اپنی ہی آخرت سنوارو گی
جب تم میرا خیال کرکے اس کو گھر میں جگہ دوگی
تو تم عفرا اور عروہ میں فرق ضرور کروگی
یہ بات اس بچہ کے دل کو تکلیف دیگی
جو میرے لئے سوہان روح ہوگی۔۔
..... ہاں اگر تم یہ وعدہ کرو کہ تم
ان دونوں میں کسی قسم کا فرق اور امتیاز
نہ رکھوگی تب تو میں عروہ کو یہاں چھوڑ دوں
ورنہ میں ابھی اسکو پھوپی کے پاس چھوڑے آتا ہوں۔

ببوی ۔ ہاں! اس کو پھوپی کے پاس چھوڑ کر عمر بھر کیلئے میرے کلنک کا ٹیکہ لگوا دینا اٹھتے بیٹھتے یہی کہیں گی کہ جچی تھی! عروہ کو پالا نہ گیا تم اس کو یہیں چھوڑ دو۔ میں اسے پالوں گی۔

عقال ۔ مگر اس شرط پر کہ تم یہ سمجھ کر تم ایک یتیم کی پرورش کر رہی ہو جیسی تمھارے لئے عفرا ویسے ہی تمھارے لئے عروہ۔

ببوی ۔ اچھا! اچھا! کہہ تو دیا تم اس کو یہیں چھوڑ دو اسے اپنا ہی بچہ سمجھونگی!

عقال ۔ اپنے ایمان کی قسم کھا کر کہو کہ تم عروہ کو عزیز رکھو گی اور اسے کسی قسم کی تکلیف نہ دو گی۔

ببوی ۔ ایمان کی قسم میں اسے عفرا کے برابر سمجھونگی۔

عقال ۔ تم نہیں جانتیں کہ میرے اوپر کیا گذر رہا تھا کل سے رہ رہ کر مجھے یہی خیال ستا رہا تھا کہ میں نے بھائی جان سے تو وعدہ کر لیا ہے کہ میں عروہ کو اپنی اولاد بنا کر پالونگا مگر تم کو کس طرح اپنا بیٹا سمجھنے پر مجبور کرونگا میں جانتا ہوں کہ جو محبت ایک ماں کو اپنی اولاد سے ہوتی ہے وہ دوسرے کی اولاد سے نہیں ہو سکتی خیر خدا آپکو توفیق عطا کرے کہ تم عروہ کو اپنا بیٹا سمجھو...... (ہنس کر مذاق کے انداز میں) دیکھو خدا انسان کی دعا کس طرح قبول کرتا ہے تم کو ایک بیٹے کی آرزو تھی وہ آج اس نے تم کو عطا کر دیا۔

ببوی ۔ خدا کا شکر میں کب ادا نہیں کرتی... (مسکراتی ہے)

عقال ۔ دیکھو ایک بات کی کبھی شکایت نہ ہو میں جاتا ہوں میرے کلام کا وقت ہو گیا ہے۔ (جاتا ہے) پردہ

پہلا ایکٹ ــــــ عقال کے خیمہ کا ایک حصہ ــــــ تیسرا منظر

(عفرا اپنی ماں کی گود میں لیٹی ہوئی اس سے کچھ پوچھ رہی ہے)

عفرا ۔ اماں جان! بتا دیجئے! عروہ بھیا اپنے گھر کیوں نہیں جاتے؟

ماں ۔ کیا بتاؤں بیٹی! وہ کیوں نہیں جاتا؟

عفرا ۔ بتا دیجئے اماں جان ۔ اگر آپ نہیں بتائیں گی تو میں آپ سے روٹھ جاؤنگی۔

ماں ۔ (عفرا کو پیار کرتے ہوئے) مجھ سے روٹھ جائینگی میری بیٹی! کیوں؟

عفرا ۔ کیوں کیا ۔ جو میں پوچھتی ہوں وہ آپ مجھے بتاتی ہی نہیں۔

ماں ۔ بیٹی! تمھیں بتانے کی بات بھی ہو بھلا تم ذرا

اور بڑی ہو جاؤ تم کو یہ باتیں خود ہی معلوم ہو جائینگی

عفرا۔ اماں جان! ابتو میں بہت بڑی ہو گئی ہوں،
دیکھیے دکھڑی ہو کر ہاتھ اٹھاتی ہے، بڑی ہو گئی نا!

ماں۔ (محبت سے عفرا کو گود میں لیکر) ہاں بیٹی! تم بہت
بڑی ہو گئی ہو، مگر ابھی عروہ سے چھوٹی ہو، عروہ کے
برابر ہو جاؤ پھر تم کو سب باتیں بتادونگی۔

عفرا۔ اماں جان!!! کیا عروہ بھیا سب باتیں جانتے ہیں!

ماں۔ ہاں جانتے ہیں مگر تم ان سے کچھ پوچھنا نہیں، تم
اگر ایسی بات ان سے پوچھوگی تو وہ رونے لگیگا۔

عفرا۔ کیوں!

ماں۔ اس لیے کہ جب تم اس سے پوچھوگی کہ "تم اپنے گھر
کیوں نہیں جاتے" تو وہ سوچنے لگیگا "کہاں
جاؤں" اس کے تو نہ گھر ہے نہ در، باپ کی یاد
آتے ہی وہ رونے لگے گا۔ تم کو نہیں معلوم کہ تمھارے
تایا[1] پرسوں سے یہاں نہیں ہیں۔

عفرا۔ اماں جان! عروہ بھیا کے ماں باپ ان کو
چھوڑ کر کیوں چلے گئے؟ اب وہ کب آئیں گے؟

ماں۔ کب آئیں گے؟...... پگلی......
(منہ پھیر کر)...... جب عروہ بڑا ہو جائیگا۔

عفرا۔ تو پھر عروہ بھیا ہمارے پاس نہیں رہیں گے؟
جب وہ آئیں گے تو عروہ بھیا کو اپنے پاس بلا لیں گے
میں تو عروہ بھیا کو نہیں جانے دونگی اماجان!

ماں۔ کیوں؟

عفرا۔ وہ تو دن بھر میرے ساتھ کھیلتے ہیں....
اماں جان! وہ مجھے بہت اچھے لگتے ہیں جب وہ
چلے جائیں گے تو پھر میں اکیلی رہ جاؤنگی! میں
تو انکو نہیں جانے دونگی! اوں! اوں
میں نہیں جانے دونگی!

ماں۔ نہ جانے دینا! نہ جانے دینا! بس.....
تم کو عروہ اچھا لگتا ہے بیٹی! کیوں؟

عفرا۔ اماں جان! وہ تو مجھے گھروندہ بنا دیتے
ہیں، دور دور سے گٹے ڈھونڈھ کر لا
دیتے ہیں، جب میرا سبق یاد نہیں ہوتا
تو ٹھیک ٹھیک بتا دیتے ہیں۔

ماں۔ شاباش بیٹی! اسی طرح میل محبت سے
کھیلا کرو، اس سے کبھی لڑتی تو نہیں ہو؟

عفرا۔ میں تو کبھی نہیں لڑتی اماجان! جب میں
سبق بھول جاتی ہوں تو عروہ بھیا میرے

---

[1] باپ کے بڑے بھائی کو کہتے ہیں، بعض اصحاب تو بڑے بابا کہا کرتے ہیں۔

کان کھینچ دیتے ہیں، اس پر مجھے بھی غصہ آجاتا ہے،

ماں ۔ (مسکرا کر) پھر تم کیا کرتی ہو؟

عفراء ۔ میں بھی ان کے کان کھینچ لیتی ہوں

ماں ۔ ارے بری بات ہے بیٹی! ایسا نہیں کیا کرتے پیار و محبت سے رہا کرتے ہیں ۔

عفراء ۔ عروہ بھیا کے ماں باپ تو ہیں نہیں، ان کو روٹی کون کھلاتا ہے، اور کپڑے کون دیتا ہے اماں جان!

ماں ۔ بیٹی! پرسوں تک تو اس کا باپ زندہ تھا دو دن سے وہ ہمارے یہاں کھاتا ہے ۔

عفراء ۔ آپ تو ان کو میرے ساتھ نہیں کھانے دیتیں ۔ کیوں؟ میں تو ان کے ساتھ کھانا کھایا کروں گی

ماں ۔ جب تم اس کے ساتھ روٹی کھایا کرو گی تو میرے ساتھ کون کھایا کریگا؟

عفراء ۔ ابا جان اور کون؟ پہلے تو آپ اور ابا ایک ساتھ کھانا کھایا کرتے تھے ۔

ماں ۔ (ہنستی ہے) نہیں میرے ساتھ تم کھایا کرو عروہ اپنے چچا کے ساتھ کھالیا کریگا ۔

عفراء ۔ نہیں اماں جان! میں تو اپنے عروہ بھیا کے ساتھ روٹی کھایا کرونگی ۔

ماں ۔ اچھا ضد نہ کرو، کھالیا کرنا ۔

(لڑکی چپ ہوجاتی ہے کچھ سوچتی ہے اور پھر کہتی ہے،

عفراء ۔ اماں جان! لبنیٰ آپا تو کئی دن سے نہیں آئیں، وہ کہاں گئی ہیں میں انکے پاس جاؤنگی

ماں ۔ بیٹی! وہ سسرال گئی ہیں، جب وہاں سے آئیں گی تو میں انکو بلا بھیجونگی، وہ یہاں ہیں کہاں جو تم ان کے پاس جاؤ گی ۔

عفراء ۔ جب لبنیٰ آپا سسرال گئی ہوں تو میں بھی جاؤنگی!

ماں ۔ ارے (ہنستی ہے) تم سسرال جاؤ گی بیٹی! پہلے بیاہ تو ہوئے تو تب ہی جانا ۔

عفراء ۔ پھر آپ میرا بیاہ کیوں نہیں کر دیتیں کر دیجئے نا!

ماں ۔ کس سے کروں؟ تم بتاؤ کس سے کرو گی؟

عفراء ۔ (سوچتی ہے) ...... میں ...... بتاؤں ...... عروہ بھیا سے ۔

ماں ۔ (منہ پر ہلکے سے مار کر) چپ رہو بیٹی! تمہیں عروہ سے نہیں بلکہ کسی بہت امیر آدمی سے بیاہیں جو تمھیں مہر میں بہت سا روپیہ دیگا ...... سنا ...... تمھیں وہاں گھر کا ایک بھی کام نہ کرنا پڑیگا ۔ کیوں ٹھیک ہے نا بیٹی!

عفراء ۔ (سر ہلا کر) ہاں اماں جان! اور پھر عروہ بھیا،

ماں ۔ عروہ کی کسی اور سے شادی کر دیں گے ۔

عفرا۔ اچھا!...... اماں جان عروہ بھیا اپنی دلہن کو کہاں سے روپیہ دیں گے۔ ان کے پاس تو کچھ بھی نہیں ہے!

ماں۔ نہیں! بڑا ہو کر وہ روپیہ کما کما کر جمع کرے گا روپیہ ہونے پر ہی تو اس کا بیاہ ہوگا۔

عفرا۔ اماں جان! اگر عروہ بھیا کے پاس روپیہ ہو جائے تو آپ میرا بیاہ ان سے کریں گی!

ماں۔ نہیں بیٹی! عروہ سے تو تیرا بیاہ کبھی ہوگا ہی نہیں۔ تم تو کسی بڑے رئیس سے بیاہی جاؤ گی۔

(عروہ آتا ہے اور عفرا کو بلاتا ہے)

عروہ۔ عفرا بہن! عفرا بہن، آؤ چلو کھیلیں۔

عفرا۔ عروہ بھیا! میں ابھی آئی۔

(ماں کی گود سے اتر کر عروہ کے پاس پہنچ جاتی ہے)

عروہ۔ چلو میدان میں کھیلیں۔

عفرا۔ چلو۔

(دونوں جاتے ہیں۔ عفرا کی ماں خیمہ کے دروازے سے جھانکتی ہے)

ماں۔ (آواز دیتی ہے) دیکھو عفرا کسی سے لڑنا بھڑنا نہیں۔

عفرا۔ (دور سے) نہیں اماں جان! میں کسی سے نہیں لڑوں گی۔

(ماں اپنے کام کاج میں لگ جاتی ہے) پردہ

پہلا ایکٹ ——— عرب کا ریتیلا میدان ——— چوتھا منظر

——— (عفرا اور عروہ دونوں کھیلتے ہوئے آپس میں کہہ رہے ہیں) ———

عفرا۔ عروہ بھیا! تم مجھے چھوڑ کر نہ جانا، ابھی ابھی اماں کہہ رہی تھیں کہ جب بڑے ہو جاؤ گے تو تمہارے ابا جان آ جائیں گے اور تم کو بلا لیں گے، کیوں، عروہ بھیا! کیا تم سچ مچ مجھے چھوڑ کر چلے جاؤ گے!

عروہ۔ نہیں عفرا میں اب جا ہی کہاں سکتا ہوں میں ہمیشہ تمہارے ہی پاس رہوں گا۔ میرے ابا جان اب دنیا میں لوٹ کر نہیں آئیں گے

(رونے لگتا ہے)

عفرا۔ عروہ بھیا! عروہ بھیا، روتے کیوں ہو؟ میں نے تو تمھیں کچھ بھی نہیں کہا! اچھا لو! میں اب تم سے کچھ نہیں پوچھوں گی۔

عروہ۔ بہن عفرا، تم نے مجھے کچھ نہیں کہا، تم نے جو مجھ سے ابا جان کے آنے کی بات کہی تو مجھے ان کی یاد نے بےچین کر دیا، وہ مرتے وقت کہہ گئے تھے کہ میں ان کو بھول جاؤں گا، ابھی ان کو

مرے ہوئے زیادہ دن نہیں ہوئے مگر میں
ان کو بھول گیا۔

عفرا۔ کیا تمہارے ابا جان مر گئے عروہ؟ کب؟
عروہ۔ آج کئی دن ہو گئے عفرا!
عفرا۔ وہ مر کر کہاں چلے گئے؟ عروہ بھیا،
عروہ۔ اللہ میاں کے یہاں۔
عفرا۔ وہاں وہ کیا کریں گے؟ کیا تم سے روٹھ
گئے ہیں۔
عروہ۔ (روتے ہوئے ہچکی لیکر) معلوم نہیں وہ وہاں
کیا کریں گے؟ ہاں! وہ مجھ سے روٹھ گئے ہیں!
عفرا۔ روٹھ جانے دو بھیا! تم روؤ نہیں، تم بھی
ان کو منانے نہ جانا، تم ہمارے گھر رہو!
کیوں عروہ بھیا! یہیں رہو گے نا! میرے
ساتھ کھیلا کرو۔
عروہ۔ (آنسو پونچھ کر) گھبراؤ نہیں عفرا! میں اب
جاؤں گا ہی کہاں؟ عمر بھر تمہارے ہی پاس
رہوں گا۔ چچا جان نے ابا جان سے کہا تھا
کہ وہ مجھے پالیں گے اور میری پرورش کریں گے
عفرا۔ (خوش کر) تب تو عروہ بھیا تم ہمیشہ ہی
میرے پاس رہو گے، میں نے اماں جان سے
بھی کہہ دیا ہے کہ میں تمہارے ہی ساتھ کھانا کھایا
کروں گی۔
عروہ۔ کیوں عفرا! اچھی جان ناراض تو نہیں ہوئیں
تم نے ایسی بات کیوں کہی؟
عفرا۔ نہیں تو،! انھوں نے کہہ تو دیا ہے کہ کھالیا کرنا۔
عروہ۔ مگر جب چچا جان مجھے اپنے ساتھ روٹی کھانے
کیلئے بلایا کریں گے تب؟
عفرا۔ تب کیا؟ میں ابا جان سے کہہ دونگی کہ میں
اور عروہ بھیا ایک ساتھ ہی روٹی کھائیں گے۔
عروہ۔ ارے یہ لو، باتوں ہی باتوں میں ہم نے اپنا
گھروندہ بنا لیا، اب اسمیں کون رہے گا؟
عفرا۔ رہتا کون؟ ہم اور تم۔
عروہ۔ دونوں ایک ہی گھر میں۔
عفرا۔ اچھا تو پھر ایک گھر اور بنائیں؟
عروہ۔ ہاں۔
(دونوں مل کر ایک گھر اور بنانے لگتے ہیں
اتنے میں اور بھی لڑکیاں آجاتی ہیں،
ایک لڑکی۔ عفرا بہن، کیا کر رہی ہو؟
دوسری لڑکی۔ دکھتا نہیں، گھروندہ بنا رہی ہیں۔
عفرا۔ ہاں! آؤ کھیلو گی!
تیسری لڑکی۔ کھیلیں گے کیوں نہیں؟ مگر عروہ
کے ساتھ نہیں کھیلیں گے۔

عفرار۔ نہیں کھیلوگی عروہ بھیا کے ساتھ تو جاؤ
نہ کھیلو، میں عروہ بھیا کو ضرور کھلاؤنگی۔
اماں جان نے تو کہا ہے کہ عروہ بھیا کے ساتھ
کھیلا کرو۔
چوتھی لڑکی۔ آؤ ذراسی دیر کھیل بھی لیں پھر مدرسہ کا
وقت ہو جائیگا۔
(سب لڑکیاں گھروندا بنانے لگتی ہیں گھروندا
تیار ہو جاتا ہے)
پہلی لڑکی۔ آؤ بہن، بیاہ کھیلیں!
دوسری لڑکی۔ ہاں! ہاں! پھر جلدی جلدی کھیل لو۔
تیسری لڑکی۔ عفرار! تم بنو دلھن اور ہم عروہ کو بنائیں دولھا۔
عفرار۔ اچھا!
(عفرار ایک لڑکی کے پیچھے دلھن بن کر بیٹھ
جاتی ہے اور عروہ دولھا بن کر اس کے گھر آتا ہے)
پہلی لڑکی۔ بھئی جلدی رخصت کرو۔
دوسری لڑکی۔ اچھا بہن! اچھا
(سب دلھن سے مل کر روتی ہیں اور دلھن کو
رخصت کرتی ہیں، دلھن خود بخود دولھا کے
گھر آکر بیٹھ جاتی ہے اتنے میں عقال عفرار کو
بلانے وہاں جاتا ہے اور دیکھتا ہے)
عقال۔ کیا کر رہی ہو بیٹی عفرار؟

عفرار۔ (جلدی سے اٹھ کر) کچھ نہیں ابا جان دولھا
دولھن کا کھیل کھیل رہے تھے۔
عقال۔ ارے بیٹی!!! کیا تم دلھن بنی ہوئی تھیں
عفرار۔ ہاں! ابا جان!
عقال۔ (ہنس کر) اور دولھا کون تھا؟
عفرار۔ (خوش ہو کر) عروہ!
عقال۔ خوشی کی بات ہے بیٹی کہ تم دونوں میں ابھی
سے اتنی محبت ہے، ایک کو دوسرے کے
بغیر چین نہیں پڑتا، خدا تمھارے اس کھیل
کو حقیقت کا جامہ پہنائے۔
عفرار۔ ابا جان! میرے مکتب کا بھی تو وقت
ہو گیا۔ میں تو اب آنے ہی والی تھی۔
عقال۔ بیٹی! میں بھی اسی لئے تم کو بلانے آیا
تھا۔ (عروہ سے) بیٹا عروہ! جاؤ
تم بھی مدرسہ جاؤ اور عفرار کو بھی
لے جاؤ۔
عروہ۔ بہت اچھا چچا جان!
(عفرار اور عروہ عقال کے ساتھ
چلے آتے ہیں اور لڑکیاں وہیں
کھیلتی رہتی ہیں)
(پردہ)

پہلا ایکٹ ——— عقال کا خیمہ ——— پانچواں منظر

——— (عقال کھانا کھا رہا ہے اور اپنی بیوی سے باتیں کرتا جا رہا ہے)۔ ———

عقال۔ (نوالہ کھاتے ہوئے) پھر اس میں ہرج ہی کیا ہے، میرے خیال میں تو اس میں کوئی عیب نہیں،

بیوی۔ تمہارے خیال میں کوئی عیب نہ ہو مگر میں تو اس کو اچھا نہیں سمجھتی

عقال۔ تمہارے نہ سمجھنے سے کیا ہوتا ہے؟ جو میری طبیعت چاہے گی وہی کروں گا۔

بیوی۔ کروگے کیسے؟ میں تو اس وقت کیلئے زندہ ہوں، میری موجودگی میں تم میری لڑکی کی اس طرح قسمت نہیں پھوڑ سکتے اگر میں مر جاؤں تو جو تمہارا جی چاہے وہ کرنا چاہے اپنے بھتیجے کے ہاتھ میں ہاتھ دیدینا یا کسی اور فقیر کو ہاتھ پکڑا دینا۔

عقال۔ آخر عروہ میں کیا خرابی ہے؟ اس میں کیا عیب ہے؟ چچازاد بھائی ہونے سے کیا اسکی ذات میں کوئی فرق آگیا ہے۔

بیوی۔ مجھ سے پوچھتے ہو تم کو خود نہیں دکھائی دیتا

نہیں رہا ہے، اگر وہ بے عیب ہے تب بھی ہم اس سے بیاہ کرنا نہیں چاہتے، ہماری خوشی!

(منہ پھیر لیتی ہے)

عقال۔ تم عروہ سے عفرا کا بیاہ کرو یا نہ کرو۔ مگر میں بھی تو کسی دوسرے سے اس کا بیاہ نہیں ہونے دوں گا (پھر نوالہ کھاتا ہے) تم نے یہ سمجھ لیا ہے کہ عروہ کے سر پر کوئی ہاتھ رکھنے والا نہیں! اس وجہ سے اسکو ذلیل سمجھ لیں، دیکھو، ادھر دیکھو! ابھی اس کا چچا زندہ ہے! ابھی اسکی پھوپھی بھی حیات ہے یہ نہ سمجھنا کہ عروہ یتیم ہے، تم اگر یہ چاہو کہ اس کو ٹھکرا دو تو یہ ہرگز نہیں ہوسکتا۔

بیوی۔ تم عروہ کا ذکر بیچ میں لائے ہی کیوں! میں تو عفرا کے رشتہ کا ذکر کر رہی تھی ابھی تو لڑکی بھی سیانی نہیں ہوئی، آپ عروہ سے اس کا رشتہ جوڑ بیٹھے۔

عقال۔ شاید تم کو یہ نہیں معلوم کہ میں نے اس وقت عروہ کا ذکر کیوں کیا؟ سنو، عفرا پر عروہ سے زیادہ حق کسی اور کا نہیں اور وہ اس لئے کہ وہ اس کا چچازاد بھائی ہے اگر میں اس وقت ذکر نہ کرتا اور خاموش

The J & K ... Library
... No. 38574

ہو رہا تھا تو تم عفرا کا رشتہ کسی امیر سے کر کے عفرا کی تمناؤں کا خون کر دیتیں، تم ابھی تک یہ نہ سمجھ سکیں کہ عفرا کو عروہ سے اور عروہ کو عفرا سے کتنی محبت ہے، میں چاہتا ہوں کہ یہ محبت اسی طرح قائم رہے۔

بیوی۔ (غصہ ہو کر) اتم نے تو عروہ کا حق بھی نکال دیا میں ایسے حق وق کی ماننے والی نہیں ہوں جب تک نکاح نہ ہو جائے لڑکی پر کسی کا حق نہیں ہو سکتا عفرا ابھی بچی ہے وہ کیا جانے کہ محبت کیا چیز ہوتی ہے، بچی دن رات عروہ کے ساتھ کھیلتی ہے محبت ہو گئی ہو گی۔

عقال۔ اچھا تم حق مانو یا نہ مانو۔ عفرا جب ابھی بچی ہے تو تم کو اس رشتہ کی فکر کیوں ہو رہی ہے اسکو جوان ہو جانے دو تب ہی فکر کرنا

بیوی۔ تم تو میری ہر بات کو بے محل سمجھتی ہو، میں نے تم سے ذکر اس لئے کیا تھا کہ تم مرد ذات ہو، دن رات باہر اٹھتے بیٹھتے ہو، کسی خوبصورت لڑکے کو نگاہ میں رکھو، کیونکہ جتنی خوبصورت عفرا ہے اگر اس سے زیادہ نہیں تو اس سے کم خوبصورت لڑکا بھی نہیں ہونا چاہئے، لڑکی ذات اسکو جوان ہوتے ہوئے کتنے دن لگتے ہیں۔

دو تین برس میں شادی کے قابل ہو جائیگی وقت کے وقت دیکھنے سے کبھی اچھا لڑکا نہیں ملتا۔

عقال۔ میری سمجھ میں یہ بات نہیں آتی کہ تم گھر کے لڑکے کو چھوڑ کر باہر والوں کو کیوں تلاش کرنا چاہتی ہو عروہ سے زیادہ موزوں اور خوبصورت عفرا کیلئے اور کون ہو سکتا ہے؟ تم جانتی ہو کہ عروہ میرے اشاروں پر چلتا ہے، میرا خیال ہے کہ وہ عمر بھر میرا کہنا مانے گا، پھر لڑکی ایسے لڑکے کو کیوں نہ دیجائے جو ہمارے تابع رہے۔ اس کے علاوہ لڑکی بھی گھر کے گھر ہی میں رہے گی، عروہ کہ نہ گھر ہے اور نہ در، وہ عفرا کو لیکر کہیں جانے سے تو رہا بہت گیا تو پھر بھی گے یہاں۔

بیوی۔ میں تو گھر والوں سے زیادہ بہتر باہر والوں کو سمجھتی ہوں، گھر والوں نے کبھی بہو بیٹیوں کی قدر کی ہی نہیں۔ تیرا عروہ عفرا کی کیا قدر کرے گا۔

عقال۔ تم ابھی تک میری بات کی تہ کو نہیں پہنچیں، میرا مطلب یہ ہے۔ (پانی پیتے ہوئے) کہ باہر والے جبتک نکاح نہیں ہوتا، بڑے خوشخط

اور بڑی آؤ بھگت کرتے ہیں، اور اپنی بڑی
فیاضی دکھاتے ہیں، مگر نکاح ہوتے ہی آنکھیں
پھیر لیتے ہیں، تم ان کے ساتھ لاکھ کچھ کرو مگر
وہ سیدھے منہ بات ہی نہیں کرتے، انکی ناک
ہمیشہ ٹیڑھی ہی رہتی ہے، میں تو دنیا کو دیکھتا
ہوں، اب رہا قدر کا سوال تو میں تم کو
بتائے دیتا ہوں کہ جس کسی نے بھی باہر لڑکی
دی اسکی ہمیشہ مٹی خراب ہوئی کسی کو دق ہوئی
اور کسی کو سل۔

بیوی۔ تم اپنی منطق رہنے ہی دو "باہر والا کوئی بھی
ہو مگر وہ عفرار کے پیر دھو دھو کر پیئے گا، یہ
موئے گھر والے گھر کی مرغی دال برابر سمجھتے ہیں
یہ کیا جانیں کہ عورت کیا ہوتی ہے؟

عقال۔ تم اس بات کو نہیں سمجھتیں، عروہ عفرار
کے پیر دھو دھو کر پیئے گا، میرے خیال
میں اسکی قدر جتنی وہ کر سکتا ہے اتنی اور
کوئی نہیں کر سکتا۔

بیوی۔ وہ منڈی کاٹا کیا قدر کریگا مفلس کہیں کا
بھاڑ جھکوائے گا میری لڑکی سے! دنیا ادھر
کی ادھر ہو جائے مگر میں جان بوجھ کر اپنی
لڑکی کی قسمت نہ پھوڑونگی۔

عقال۔ دیکھو اپنی زبان پر قابو رکھو! اگر تم کو یہ
رشتہ منظور نہیں ہے تو نہ ہو، عروہ کو برا بھلا
کیوں کہتی ہو؟ وہ یتیم ہے سنو! وہ عفرار کی قدر
کر سکتا ہے، کوئی امیر عفرار کی قدر نہیں کرے گا
دو دو اور تین تین اور چار چار شادیاں کرنے
کے لئے تیار ہو گا عفرار کی قدر نہ کریگا، اس لئے
اگر تم اپنی لڑکی کو سوکنوں کے جلاپے سے دور
رکھنا چاہتی ہو تو عروہ ہی سے اس کی شادی کرنا
ورنہ تمہاری نادانی کی وجہ سے غریب عفرار
پر مصیبت آجائے گی۔

بیوی۔ میں ایسے سے عفرار کو کرنے ہی کیوں لگی؟
میں ایسی جگہ کرونگی جہاں عفرار کے سوا اور
کوئی ہووے ہی نہیں۔

عقال۔ یہ تو صرف اسی صورت ہی میں ہو سکتا ہے
جبکہ تم عفرار کو عروہ سے بیاہو، ورنہ ہر جگہ
ساس نند اور دیور ضرور ہوں گے اور
ان سے نوک جھونک ضرور رہے گی، اگر
عفرار کی شادی کے بعد عفرار کے شوہر نے
شادی کر لی تو اس وقت تم اس کا کیا بگاڑ
لو گی! غریب لڑکی بے موت مر جائیگی عروہ
سے شادی کرنے میں تم ان تمام خرخشوں سے

دور رہو گی، نہ لین دین کی فکر ہوگی اور نہ لڑائی جھگڑے ہوں گے، عفرا ابھی گھر ہی میں رہے گی۔

بیوی۔ میں تو عفرا کو ایسے گھر ہرگز نہیں بیاہونگی جہاں چڑیا کا بچہ تک نہ ہو، بھلا اس کے ناز و نخرے کون اٹھائے گا اور کون اسے چار دن دلھن بنا کر بٹھائیگا، سوچو تو! وہاں جاتے ہی روٹی پکانا پڑیگی۔ وہاں نہ تو کوئی بات کرنے والا ہے اور نہ کوئی بولنے والا ہے اسکی شادی پر ہی کیا نور برسیں گے؟

عقال۔ ٹھیک ہے! دنیا میں رونق انسان ہی کے دم سے ہوتی ہے۔ اگر انسان نہیں تو کچھ بھی نہیں مگر یہ تو بتاؤ کہ تم جس سے بھی عفرا کا نکاح کرو گی کیا وہ ہر وقت عفرا ہی کی نازبرداری کرتا رہے گا۔ یہ تو میں بھی جانتا ہوں کہ اگر عفرا عروہ کو لیکر علحدہ علحدہ رہنا چاہے گا تو اسے ضرور تکلیف ہوگی! اگر بالفرض تم نے ایک ایسے غیر شخص سے عفرا کی شادی کی جو کہ اس کو علحدہ لیکر رہنا پسند کرے تو اس وقت تم کیا کرو گی؟ اس پر نہ تمھارا زور ہوگا اور نہ میرا، عروہ کو تو میں ہر طرح سے مجبور کر سکتا ہوں مگر کسی غیر شخص کو اس طرح مجبور کرنے کا مجھے کوئی حق نہ ہوگا۔ یہ اسکی خوشی کا سودا ہوگا۔

بیوی۔ میں تو یہ کہتی ہوں کہ مجھے عروہ کو لڑکی دینا منظور ہی نہیں، بالغ ہونے پر وہ اپنی شادی جہاں چاہے کرے ہم اس کے آڑے تو آئیں گے نہیں؟

عقال۔ یہ تو ٹھیک ہے! کوئی کنواری تھوڑی ہی بیٹھی رہیگی کہیں نہ کہیں تو اسکی شادی ضرور ہوگی مگر اس بات کو یاد رکھو کہ تمھاری یہ جو ہوس ہے کہ تم عفرا کو کسی امیر کے گھر بیاہو تو یہ ٹھیک نہیں ہے، اس لئے کہ گودڑ میں گودڑی ہی کا پیوند بھلا معلوم ہوتا ہے، ہیر اور سوا امیر کبھی برابر نہیں ہوئے، اگر تم اپنے ہی خون کا جوڑ چاہتی ہو اور اپنا پلہ بھی بھاری رکھنا چاہتی ہو تو میری رائے کو مانو اور جو کچھ میں کہوں اس پر عمل کرو۔

بیوی۔ یہ تو تمھاری باتیں ہیں، لڑکی کو دیکھ کر

دیکھ کر ابھی سے لوگوں کی رال ٹپکی پڑ رہی ہے
میں باتیں کرتے کرتے پریشان ہو گئی ہوں تم
کو تو بھائی کے لڑکے کے سوا اور کچھ اچھا ہی نہیں
عقال۔ (ہنس کر) وہ صرف مجھ کو ہی پیارا نہیں ہے
بلکہ عفرا رکو بھی ہے، کئی روز ہوئے وہ دونوں
دولہا دلہن کے سوانگ میدان میں کھیل رہے
تھے، میری طبیعت ان دونوں کو اس طرح کھیلتے
دیکھ کر بہت خوش ہوئی، میں نے یہی سمجھا کہ
ان کا رشتہ اسی طرح آیندہ بھی رہے گا۔
میں نے ان دونوں کو دعائیں دیں کہ خدا
ان دونوں کو اسی رشتہ میں جکڑے تاکہ ان کے
دل لیلیٰ مجنوں، شیریں فرہاد، اور قیس و
لبنیٰ کی طرح پامال نہ ہوں۔
بیوی۔ عفرار کو پیارا ہے تو ہوا کرے، وہ بچی ہے
پیار کو کیا جانے؟ ہمیں تو وہ پیارا نہیں ہے
تمھاری طبیعت ان دونوں کو اس طرح کھیلتے
دیکھ کر خوش ہوئی ہو گی، اگر تمھاری جگہ پر
میں ہوتی تو ان دونوں کو مارتے مارتے ناس
کر دیتی۔
عقال۔ خیر، جانے بھی دو، تمھاری سمجھ میں تو کوئی
بات آئے گی ہی نہیں، جب ان کی شادی کا
وقت آئے گا تو دیکھا جائیگا۔ ہاں۔۔۔۔۔۔
کیا کیا چیزیں بنوانے کو کہہ رہی ہیں۔
بیوی۔ چیزیں ہی کیا بنوانے والی ہیں؟ عفرا کے جہیز
کی فکر ابھی سے کرو، ایک ایک دو دو چیزیں
خرید کر گھر میں ڈالنا شروع کر دو تب تو
وقت پر تم اس کو دو چیزیں دے سکو گے ورنہ
عین وقت پر کس کس سے بھیک مانگتے پھرو گے۔
عقال۔ تمھاری یہ رائے درست ہے میں اسکو مانتا ہوں تھوڑا
تھوڑا کر کے ہی بہت ہوتا ہے۔
بیوی۔ بڑے بڑے کام اسیطرح ہوا کرتے ہیں، برسوں
پہلے ان کا سامان کرنا پڑتا ہے۔

عقال۔ (پانی پیتے ہوئے) ٹھیک ہے۔ (وہ اٹھ کر باہر چلا جاتا ہے اور اسکی بیوی برتن اٹھا کر لیجاتی ہے)

(پردہ)

پہلا ایکٹ ـــــ پڑوسن کا خیمہ ـــــ چھٹا منظر

(عفرار کی ماں پڑوسن کے یہاں بیٹھی ہوئی باتیں کر رہی ہے)

عفرار کی ماں۔ کہو بہن کیسی کٹ رہی ہے؟
پڑوسن۔ اللہ کا شکر ہے، بہن گذری چلی جا رہی ہے۔

تھوڑی اور باقی رہ گئی ہے وہ بھی کٹ جائیگی
خدا ساتھ عزت اور آبرو کے باقی عمر گزار دے
بس مجھے اور کچھ نہیں چاہئے۔

ماں۔ ہاں بہن، بس خدا عزت و آبرو رکھے،
ہمارے تمہارے پاس تو بس یہی ایک دولت
ہے اور باقی تو سب دنیا کے جھگڑے ہیں۔

پڑوسن۔ اور کیا بہن، خدا ہماری اور ہماری اولاد
کی عزت رکھے، اگر دنیا میں عزت نہیں تو
کچھ بھی نہیں، مرے کتنے کی زندگی سے کیا فائدہ!

ماں۔ اور کیا بہن، ابنو ہمیں اتنی فکر نہیں رہی
جتنی کہ اولاد کی ہے، خدا اولاد کے نصیب
اچھے کرے،

پڑوسن۔ ہاں جی! بدنصیب اولاد سے تو بے اولاد ہی
ہونا بہتر ہے، ہاں...... یہ تو بتاؤ بہن،
تم نے عفرا کی بات چیت کا کہیں جواب بھی
بھیجا، مجھے معلوم ہوا تھا کہ بہت سے پیغام آئے
ہوئے تھے، پھر کچھ پتہ ہی نہ چلا کہ کیا ہوا اور
کیا نہیں؟

ماں۔ ابھی اس کا کیا رشتہ اور کیا بیاہ، لڑکی
خود ذرا سی ہے، وہ شادی بیاہ کو کیا
جانے، البتہ جب باتیں بڑے بڑے رئیسوں
کے لڑکوں کی آئی تھیں تو میاں نے عفرا کے
باپ کی رائے لی تھی، ان کے تو خیالات ہی
دوسرے ہیں، وہ چاہتے ہیں کہ عفرا گھر کے
گھر ہی میں رہے۔

پڑوسن۔ روئی یہ کیسی انوکھی بات (ناک پر ہاتھ رکھ کر)
بھلا کسی نے بھی لڑکی کو گھر ہی گھر میں رکھا ہے
بادشاہوں کو بھی اپنی لڑکیاں بیاہنا پڑیں۔

ماں۔ یہ تو ٹھیک ہے! تم ابھی سمجھی نہیں، وہ کہتے
ہیں کہ ہم عفرا کو کسی دوسرے سے نہ بیاہیں گے
عروہ سے اس کا نکاح کر دیں گے۔

پڑوسن۔ کیا تمہاری بھی یہی رائے ہے؟ کیا غضب
کر رہی ہو بہن؟ اس قدر حسین خوبصورت
لڑکی ابھی سے اس کے چہرہ پر آنکھیں نہیں
ٹھہرتیں اس کا ہاتھ عروہ کے ہاتھ میں دیدوگی
وہ تو مفلس ہے وہ کیا بیچارہ اس کو رکھ
سکے گا۔

ماں۔ کیا کروں بہن، میں تو اس کے سخت خلاف
ہوں، جو بات تم کہہ رہی ہو وہی میں نے
بھی ان سے کہی تھی مگر ان کی سمجھ میں ایک
نہیں آتی وہ اپنے عفرہ کے آگے دیوانے
ہو رہے ہیں۔

پڑوسن ۔ اوئی اللہ! غضب کر دیا، بھائی بھتیجہ
سب کے ہوتے ہیں مگر ان کے ساتھ اپنی اولاد
کی قسمت یوں نہیں بگاڑی جاتی۔ ایسے
عروہ میں کیا لال لگ رہے ہیں جو ان کی
رال ٹپکی پڑ رہی ہے ۔

ماں ۔ وہی کچھ سمجھتے ہوں گے، میں نے تو ان سے
کہہ دیا کہ میں عفرا کی شادی غیر جگہ کروں گی
گھر کے لڑکے کو میں اپنی لڑکی دیکر اس کی مٹی
تھوڑی خراب کراؤں گی۔ غیر آدمی تو لڑکی
کی قدر بھی کرتے ہیں مگر گھر والے اسے مٹی کا
ڈھیر سمجھتے ہیں ۔

پڑوسن ۔ اور اس کے پاس دھرا ہی کیا ہے؟ وہ
کیا مہر ادا کریگا، دیکھو بہن جیسی مجھے اپنی
لڑکی پیاری ہے ویسی ہی میرے لئے عفرا ہے
تم اس بچی کی قسمت اپنے ہاتھوں سے نہ پھوڑنا
کسی رئیس زادے سے اسکی شادی کرنا جو
تم کو بھی دولت مل سکے ۔ ورنہ اسکی ساری
عمر مصیبت ہی میں گذرے گی ۔

ماں ۔ میں تو یہی کوشش کروں گی اور پھر جو کچھ
اسکی قسمت میں لکھا ہوگا ہوتا رہے گا ۔
ارے بہن جب ان کو کوئی بات نہیں ملی تو
کہنے لگے کہ عفرا کو عروہ سے محبت ہے اس
لئے عفرا کا بیاہ عروہ سے کرنا، اس پر
میں ہاتھ دھو کر ان کے پیچھے پڑ گئی۔ میں نے
کہا کہ عفرا ابھی بچی ہے وہ کیا جانے کہ محبت
کیا ہوتی ہے جو اس سے اچھی طرح بولیگا
اور اسے پیار کریگا، وہ تو اسی سے محبت
کریگی، غضب کر دیا بہن، انھوں نے تو۔

پڑوسن ۔ اوہ! مرد بھی کیا کیا باتیں نکالتے ہیں
ہر طرح سے اپنی ہی جیت رکھنا چاہتے ہیں
اس معصوم کو کیا خبر کہ الفت کیا چیز ہوتی ہے
اور بہن میں نے تو یہ دیکھا ہے کہ جو اس طرح
بچپن کے کھیلے ہوئے بچوں کی آپس میں شادی
ہو جاتی ہے تو ان میں کبھی نہیں بنتی عورت
ذات جب وہ بچپن سے ایک مرد کو جانتی ہے
تو اسے اسکی تمام کمزوریاں معلوم ہوتی ہیں
دوسرے اسکی ہمت کھلی ہوئی ہوتی ہے وہ
کسی معاملہ میں اس سے نہیں دبتی، ہر وقت
جوتی لئے سر پر سوار رہتی ہے کوئی بات
ہوئی اور اس نے چیتھڑے پوتڑے
بکھیر کر رکھ دئے، میاں (انگوٹھا لاکر)
اپنا سا منہ لئے ٹاپا کرتے ہیں ۔

ماں ۔ سچ کہتی ہو، ایسا ہی ہوا کرتا ہے جب بیوی ہی منہ زور ہوئی تو پھر دونوں کی نہیں بنتی زندگی اجیرن ہو جاتی ہے، بات بات پر لڑائی جھگڑے ہوتے رہتے ہیں، نا بہن! دل پہ ہاتھ رکھ کہتی ہوں میں تو اپنی لڑکی کو ایسی جگہ نہ بیاہوں گی، وہ ایک تیز طرار لڑکی ہے بعلاوہ عزرا جیسے کودن کے بس کی ہے یہ ابھی سے اس کے کان کاٹتی ہے ۔

پڑوسن ۔ سچ تو ہے بہن، لڑکیوں کی شادی کا اللہ بہت ٹیڑھا ہوتا ہے، اگر دولہا اچھا ملا تو قسمت کھل گئی، اور اگر کہیں لڑکی کے مزاج کے موافق نہ ہوا تو اسکی زندگی خراب ہو جاتی ہے اس کے علاوہ لڑکی کی شادی ابتدا میں اس کے لئے ایک نئی مصیبت ہوتی ہے ۔

ماں ۔ ہاں، شروع شروع میں تو وہ اس کے لئے ایک آفت ہی ہوتی ہے، پہلے تو یہ خیال کہ نہ معلوم کیسا مرد ہوا، پھر اس کے ساتھ گذر کرنا، اگر نباہ نہ ہوا تو ہر طرف سے تھو تھو ہی ہوتی ہے اور اس کے علاوہ اگر لڑکی کسی خراب گھر چلی گئی تو تمام عمر ماں باپ کو بھی تکلیف ہوتی ہے اور الٹا الزام بھی ان پر تھوپتی ہیں ۔ اور ماں کو وہ "ڈائن" بناتی ہیں ۔

پڑوسن ۔ بہن، اگر برا نہ مانو تو کہوں! ماں سچ مچ لڑکی کے حق میں ڈائن ہی ہوتی ہے، گھر سے اس کو نکال دیتی ہے اور غیروں کے بیچ میں پھانس دیتی ہے اور ایسی جگہ بھیج دیتی ہے جہاں اسکی جان پہچان والا کوئی نہیں ہوتا جو کچھ غریب پر گذرتی ہے خود ہی برداشت کرتی ہے، بس بیاہ سے پہلے میکے کے چار دن آرام کے سمجھو ۔

ماں ۔ ہاں تو تم نے بڑی پتے کی کہی ۔ مگر ایسا کئے بغیر بھی تو دنیا کا کام نہیں چلتا، اگر مائیں اتنی سخت دل نہ ہو جائیں تو دنیا کا کاروبار چار دن میں بند ہو جائے ۔ سچ تو یہ ہے کہ ان کو میکے میں بھی آرام نصیب نہیں ہوتا صبح سے شام تک سینا، پرونا، ریندھنا، برتن مانجھنا، روٹی پکانا، اور بہن بھائیوں کے آرام کی فکر رکھنا، ماں باپ اور بھائیوں کی جا و بیجا گھڑکیاں سہنا، راتوں کو اٹھ اٹھ کر ماؤں کی مدد کرنا .... ہوتا ہے انہیں ہم

بتاؤ کیا آرام ملتا ہے؟

پڑوسن۔ ہاں جی ہم لڑکیاں تو دنیا میں پیدا ہو کر ہی پچھتاتی ہیں، بچپن سے لیکر بڑھاپے تک ان کی نور روتے ہی روتے کٹتی ہے، اس کو کیا کیا جائے، خدا کو ہی یہی منظور ہے مگر پھر بھی ماں باپ تو اپنی لڑکیوں کو اچھی جگہ دیکھ کر بیاہتے ہیں، تم بھی بہن، جہاں عفراء کا بیاہ کرنا، خوب دیکھ بھال لینا، لڑکے کے چال چلن کے بارے میں بھی معلوم کر لینا کہیں ایسا نہ ہو کہ موا کسی فن میں پڑا ہوا ہو۔

ماں۔ ہاں بہن! کہیں شادی بیاہ بھی بغیر دیکھے بھالے کئے جاتے ہیں، اللہ کو اگر منظور ہوا تو عفراء کو اچھے ہی گھر بیاہونگی بہن، خدا سے دعا کرتی رہو کہ وہ اس کے نصیب اچھے کرے ...... اچھا بہن چلیں، گھر کا دھندھا دیکھیں .... عفراء کے باپ بھی اب آتے ہوں گے۔

پڑوسن۔ اب کب آؤ گی بہن!

ماں۔ یہی دو چار روز میں....

(جاتی ہے)

(پردہ)

دوسرا ایکٹ ——— چند سال بعد۔ عقال کا خیمہ ——— پہلا منظر

(رات کا وقت ہے۔ عقال اور اسکی بیوی، دونوں عفراء کے جوان ہونے اور اسکی شادی کرنیکی باتیں کر رہے ہیں)

عقال۔ نہیں ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔

بیوی۔ کیوں؟ تم تو میری کسی بات پر دھیان ہی نہیں دیتے

عقال۔ اگر تم کوئی سمجھ کی بات کہو تو اس پر دھیان بھی دیا جائے اور جب تم بیوقوفی کی باتیں کرو تو اس کا کیا علاج؟

بیوی۔ لو یہ بھی میں نے کوئی بری بات کہہ دی، میری تو سب باتیں بری معلوم ہوتی ہے۔ اب میں کسی بات میں بولوں ہی گی نہیں۔

عقال۔ دیکھو ان معاملات میں جو بات بھی کرو ذرا سوچ سمجھ کر کرو، عفرہ اور عروہ چچازاد بھائی بہن ہیں، وہ دونوں ایک ہی ساتھ کھیلے اور ایک ہی ساتھ پلے، انھوں نے ایک ہی گھر کا کھانا کھایا، اب ان کا جدا کرنا درست نہیں

بیوی۔ کیا کہہ رہے ہو، ہوش کی باتیں کرو، آج

میں عفرا کا پردہ ضرور کرا دونگی اور اسکو
اس طرح آزادی سے عروہ کے ساتھ نہیں
رہنے دونگی۔

عقال۔ میں تو اس طرح کے پردہ کو پسند نہیں کرتا
یہ کیسا اندھیر ہے کہ ابھی تک تو تم عفرا تمام
قبیلہ کے مردوں کے سامنے آرہے مگر عروہ
ہی سے پردہ کرے۔۔۔۔۔ اسوتح کرا
نہیں نہیں! یہ سب تمہارا خیال اور وہم ہے

بیوی۔ میری سنو۔ لڑکی تو اب سیانی ہو گئی ہے
ذرا سی کوئی بات ہو گئی تو ایک ایک کی
سو سو اڑیں گی مفت میں لڑکی تباہ ہو جائیگی

عقال۔ کیا تم عروہ کو بدمعاش اور بد چلن سمجھتی
ہو۔ تم کو معلوم ہونا چاہئے کہ عروہ ایک
دین دار لڑکا ہے۔ قبیلے کے اور لڑکوں
میں سب سے زیادہ مذہب کا پابند اور
اپنے رشتوں کو سمجھنے والا لڑکا ہے۔

بیوی۔ میں تمھیں کس طرح سمجھاؤں؟ دیکھو قبیلہ
کی تمام عورتیں مجھے منع کر رہی ہیں ان کا
خیال ہے کہ عفرا اور عروہ میں پردہ
ضرور ہو جانا چاہئے کیونکہ مذہباً ان
دونوں کا نکاح ہو سکتا ہے، اگر کہیں
دونوں میں محبت پیدا ہو گئی تو سوائے
نکاح کرنے کے ایک نہ بنائے بنے گی۔

عقال۔ عورتوں کو کہنے دو، میں ان دونوں
میں پردہ ہرگز ہرگز نہ کراؤں گا، میں
چاہتا ہوں کہ یہ دونوں اسی طرح رہیں
اگر ان دونوں میں محبت ہے تو ان کا نکاح
ہوگا اور ضرور ہوگا۔

بیوی۔ ہوگا! تو میں بھی تو ابھی زندہ بیٹھی ہوں
دیکھونگی۔ تم چاہے پردہ نہ کراؤ مگر میں
ان دونوں کا بیاہ ہرگز نہ ہونے دونگی
کیا میں جانتے ہوئے بھی اپنی لڑکی کنگال
کے سپرد کردوں؟

عقال۔ اچھا یونہی سہی۔ مگر عفرا عروہ ہی سے
بیاہی جائے گی۔ کیونکہ چچا کے لڑکے سے
بہتر اس کو اور کوئی نہیں مل سکتا۔

بیوی۔ ملے یا نہ ملے مگر میں زمین و آسمان
ایک کر دونگی اس کو بھی ذرا خیال میں
رکھنا، وہ جو پیغام آئے ہیں ان پر بھی
ذرا غور کر لینا، دیکھو کتنا رئیس آدمی
ہے۔ عفرا اس کے گھر جا کر راج کریگی
عروہ کے گھر جا کر اسے چولھا پھونکنے کے سوا

اور کیا نصیب ہوگا؟

عقال۔ میں نے تم سے ایک بار نہیں سو بار کہہ دیا کہ میں تمام پیغاموں میں سے ایک پر بھی غور کرنا نہیں چاہتا، یہ میں اس وقت کر سکتا ہوں جب کہ مجھے کسی اور سے لڑکی بیاہنی ہو میں نے کہہ تو دیا کہ عروہ خواہ اچھا ہو یا برا عفرا کا دولہا بنے گا، مجھے غیروں میں لڑکی دینا منظور ہی نہیں۔

بیوی۔ تمھیں منظور نہ ہو تو کیا؟ میں سچ کہتی ہوں اگر میری لڑکی کا ہاتھ تم نے عروہ کے ہاتھ میں دیا تو میں زہر کھا کر اپنا خاتمہ کر لونگی یا پھر گھر سے نکل جاؤں گی اور مرتے دم تک تمھیں اپنی شکل نہ دکھاؤنگی۔

عقال۔ سوچ سمجھ کر کام کرو، میری اور تمھاری ضد میں لڑکی کی زندگی خراب ہو جائیگی اور کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ اس وجہ سے میں نے تم سے جتنی باتیں کہی ہیں سب پر بخوبی غور کر لینا۔

بیوی۔ میں نے تو بہت غور کر لیا، اب تم بھی میری باتوں پر دھیان دو، دیکھو کتنا رئیس آدمی ہے؟ وہ عفرا کا مہر بھی پیشگی ادا کر دیگا ہم بھی مالا مال ہو جائیں گے اور ہماری لڑکی بھی چین سے رہے گی۔

عقال۔ مگر میں تو دولت پر لات مارتا ہوں

بیوی۔ دولت پر لات مارنے کی وجہ سے تو یہ گت بنی ہوئی ہے۔

عقال۔ تم دولت کے پیچھے نہ اپنی لڑکی کا خیال کر رہی ہو اور نہ اپنی حالت کا، میری سمجھ میں نہیں آتا کہ اس سے ہماری کس طرح نبھے گی۔

بیوی۔ کوئی ہمیں اور تمھیں تو اس کے ساتھ معاملہ کرنا نہیں ہے۔ لڑکی کو زندگی گذارنی ہے وہ گذار ہی لے گی، تم کو اس بات کی فکر ہی کیا، لین دین کے معاملات کو پورا کرنا میرا فرض ہے، میں مہر میں اس سے اس قدر وصول کر لونگی کہ ہم اس معاملہ کو بخوبی نبھا سکیں۔

عقال۔ اور اس کے بعد؟

بیوی۔ اس کے بعد کیا؟ کیا ہماری قسمت اس وقت تک جاگنے ہی نہ پائے گی؟ بدقسمتی کے سیاہ بادل ہمیشہ یونہی منڈلاتے نہیں رہیں گے

عقال۔ لوگ ٹھیک کہتے ہیں کہ عورتیں نادان ہوتی ہیں

دولت کے پیچھے وہ دنیا میں کسی چیز کی قدر
نہیں کرتیں نہ تو انھیں اپنی اولاد کی پرواہ
ہوتی ہے اور نہ اپنی وضعداری کی بس جو
دماغ میں چڑھ گئی وہی ٹھیک ہے، اچھا ہے
کچھ ہو جائے مگر وہ بات پوری ہو سکے!
ایسا کام کرو جو کچھ دن نبھ جائے "دو چار دن
کی چاندنی پھر اندھیرا پاکھ" اس سے زیادہ
اپنی وضع کو نہ چھوڑو، آسمان میں تھگلی لگانے
کی کوشش نہ کرو۔ اس میں سوائے ذلت
اور رسوائی کے اور کچھ نصیب نہ ہوگا۔

بیوی۔ تم کو تو عروہ کے سامنے سب ہیچ معلوم ہوتے
ہیں، نہ معلوم اس میں کیا موتی جڑے ہوئے
ہیں۔

عقال۔ دیکھو! میں جانتا ہوں کہ عفرا اور
عروہ ایک روح دو قالب ہیں اگر عفرا
کو عروہ نہ ملا تو عفرا اسکی جدائی کو برداشت
نہ کر سکے گی۔ یہی حال عروہ کا بھی ہوگا میں تم
سے پہلے بھی کہہ چکا ہوں کہ عروہ کے دل میں
عفرا کی محبت کے سوا اور کسی کی محبت گھر
نہیں کر سکتی وہ عفرا کو دل و جان سے پیار
کرتا ہے میں نہیں چاہتا کہ عروہ کا دل ٹوٹے۔

بیوی۔ افوہ! آج تو بھتیجے کے پیچھے عفرا پر
بھی الزام لگایا کہ اس کو عروہ سے
محبت ہے، خدا نہ کرے جو اسے عروہ سے
محبت ہو۔ وہ عروہ جیسے لڑکوں کو
خاطر ہی میں کب لاتی ہے

عقال۔ وہ خاطر میں لائے یا نہ لائے مگر اس
جدائی کا انجام اچھا نہ ہوگا، عفرا اپنی
زبان سے کچھ نہ کہے مگر اس کو دلی صدمہ
ہوگا اور میں جانتا ہوں کہ وہ اسکو برداشت
نہ کر سکے گی۔ اس لئے عذاب الٰہی سے ڈرو
اور ان دونوں معصوم دلوں کو جدا کرنے
کی ہرگز ہرگز کوشش نہ کرو۔ دو دلوں
کا توڑنا اچھا نہیں ہوتا۔

بیوی۔ اچھا ہو یا نہ ہو مگر میں اس رشتہ کو ہرگز ہرگز نہیں
قبول کرونگی، عروہ کو داماد بنا کر میں اس کو اپنی
چھاتی پر مونگ نہیں دلواؤں گی۔

عقال۔ خیر تم تو جھک جھک کرتی ہی جاؤ گی، نہ کوئی بات
طے ہوگی اور نہ کچھ ہوگا، رات بھی خراب
جائیگی۔

(کروٹ لیکر سو جاتا ہے، بیوی بھی خاموش
ہو جاتی ہے) (پردہ)

دوسرا ایکٹ ــــــ عرب کی ایک پہاڑی کے پیچھے ــــــ دوسرا منظر

(عفرا اور عروہ کا عہد و پیمان، دونوں انتہائی محبت کے ساتھ باتیں کرتے ہیں)

عروہ۔ کہو عفرا! اب تو ہم بہت دور نکل آئے یہاں پر کوئی تمہاری بات نہیں سن سکتا میں برابر یہ غور کرتا چلا آرہا ہوں کہ آج تم نے یہ غیر معمولی بات کیوں کی؟ کیسی ہی راز کی بات کیوں نہ ہوتی مگر تم مجھ سے ہمیشہ گھری پر کہدیا کرتی تھیں۔

عفرا۔ (آنسو بھر لاتی ہے) آج میں اپنے ماتھے پر کلنک کا ٹیکہ لگا رہی ہوں۔ میں آج وہ بات کہنے آئی ہوں جس کے لئے کنواری لڑکیوں کو زبان ہلانیکی اجازت نہیں۔ عروہ پیارے عروہ! اگر تم مجھے بیحیا و بے شرم نہ سمجھو تو میں کہوں اگر تم مجھے ننگ قبیلہ نہ بناؤ تو تمھیں بتاؤں! تم جانتے ہو کہ دنیا میں کسی کا کوئی نہیں ہوتا آج میں تیار ہو کر آئی ہوں کہ ذلت، تباہی بربادی اور بدنامی سب کچھ اپنے سر لیلوں مگر تم کو آگاہ کردوں کہ اب کیا ہونیوالا ہے

عروہ۔ عفرا آج تمھیں کیا ہوا؟ روتی کیوں ہو؟ تم ذلت و تباہی بربادی سے گھبراتی ہو! تم کو گھبرانا نہیں چاہئے، ان سب کو برداشت کرنے کے لئے ابھی تمھارا عروہ زندہ ہے، عفرا! ادھر دیکھو! جو بات ہو تم مجھے بتاؤ۔

عفرا۔ کیسے بتاؤں؟ اپنے عروہ کو؟ عروہ کاش تم میرے ہو جاتے! دنیا تمھیں مجھے دے دیتی

عروہ۔ کیوں عفرا؟ اس میں دنیا کا کیا ہاتھ ہے میں تو خود کو کسیکو بھی نہیں دیا یہ تو میرے اختیار کی بات ہے عفرا! تم کیوں پریشان ہوتی ہو عفرا!

عفرا۔ آہ! اب بھی نہیں سمجھے عروہ! میں کیوں پریشان ہوں؟........ دیکھو! دنیا مجھے تم سے چھین کر دوسرے کی آغوش میں دے رہی ہے کیا تم مجھے نہیں بچا سکتے عروہ! کیا تم میرے لئے کچھ نہیں کر سکتے؟

عروہ۔ کیسی باتیں کر رہی ہو عفرا؟ (سانس بھول جاتی ہے) ایسی بات اپنی زبان سے نہ نکالو عفرا! خدا نہ کرے کہ ایسا ہو، کون مجھے اور تمھیں علیحدہ کر سکتا ہے عفرا۔

عفرا۔ (رو کر) میرے عروہ! تم بھی چھپتے ہو کہیں کون علیحدہ کر سکتا ہے؟ سنو! اماں جان ہمکو

جدا کر سکتی ہیں؟ دولت مجھ خرید سکتی ہے محبت
بیچ میں روڑے اٹکا سکتی ہے، عروہ! وہ
دن بہت جلد آنیوالا ہے جب میں تم سے جدا
ہو جاؤں گی۔

عروہ۔ غضب ہو جائیگا عفرار! میں تمھارے بغیر
کس طرح زندہ رہوں گا، تمھاری محبت مجھے
بہت ستائیگی عفرار! اچھی جان نہیں جانتیں کہ
میں تمھارا کسقدر ناز بردار ہوں، تم کو کس لیے
علیحدہ کر رہی ہیں عفرا! کیا میں تمھارا قدر دان
نہیں؟ سچ سچ بتاؤ عفرار کیا مجھ میں کوئی
برائی ہے (عفرار کے دونوں کندھوں کو پکڑ
لیتا ہے اور ہلاتا ہے) بولو عفرار! خدا کے
واسطے بولو! کیا بات ہے؟

عفرار۔ (کچھ سکوت کے بعد) کچھ نہیں عروہ! دنیا کی
دولت اور ہوس نے اماں جان کو اندھا کر دیا
ہے، خدا غارت کرے اس دھن کو اور اس
رئیس کو جس کا پیغام آیا ہے اور جس پر اماں جان
ریجھی ہوئی ہیں۔ عروہ میری طبیعت تو چاہتی ہے
کہ میں خود ہی انکار کر دوں مگر تم جانتے ہو والدین
کا حکم ماننا ہر بچہ کا فرض ہے۔ اس وجہ سے میں
اپنی زبان کو اس وقت تک روکے ہوئے ہوں۔

عروہ۔ مگر میرے ہوتے ہوئے تم یہ سب کیوں کرنا
چاہتی ہو؟ میں سب معاملات سنبھال لوں گا
تم کیوں خواہ مخواہ گناہگار ہوتی ہو؟

عفرار۔ گنہگار ہونیکا معاملہ نہیں! عروہ حیات و حرمت
کا معاملہ ہے، خیر جو چاہو کرو، کیونکہ میں اپنی
عزت اور حرمت کا مالک تم کو بنا چکی ہوں،
سچ پوچھو تو عروہ میں بچپن ہی سے تم کو اپنا
بنا چکی ہوں۔ آہ! اب وہ زمانہ آیا تھا کہ
میں تمھاری ہو کر اپنی بچپن کی سوئی ہوئی
تمنائیں اور آرزوئیں پوری کرتی مگر افسوس
ان کے جوان ہونے سے پہلے ان کے پامال کرنے کی سکیم
ہو گئی۔ عروہ! میرے پیارے عروہ!
خدا کے واسطے میرے لیے اپنی زبان
کو تھام لو! کوئی کسر اٹھا نہ رکھو، جو کچھ بنے
کر گذرو۔ اور جس طرح بھی ہو مجھے اپنی
بنالو!

عروہ۔ پیاری عفرار صبر کرو! یہ زندگی اور یہ جان
تمھاری نذر ہے، اگر تم جدا ہو گی تو میں زندہ
رہ کر کیا کروں گا۔ عفرار میں اپنی تمام
خوشیاں تم پر قربان کر دوں گا مگر حاصل
کیے بغیر چین سے نہیں بیٹھ سکتا عفرار!

عفرا۔ عروہ چلو! جلدی چلو! ابا جان کو سمجھاؤ اماں جان کو راضی کر دو! اور مجھے اپنی بنا لو تم نے ایک بار نہیں بلکہ سیکڑوں بار یہ کہا کہ عفرا میں تمھیں اپنی بناؤنگا۔ آج وہ وقت آگیا عروہ! اب اپنے عہد کو یاد کرو

عروہ۔ عفرا میں اپنے وعدوں کو تا قیامت نہیں بھول سکتا۔ میں ان کے پورا کرنے کی ہر ممکن کوشش کروں گا

عفرا۔ ہاں، عروہ اس معاملہ میں دیر نہ کرو، تم بڑے خوش نصیب ہو جو تم کو ان تمام باتوں کی خبر ہوگئی۔ عروہ! رات ابا جان اور اماں جان دونوں میری شادی کے متعلق باتیں کر رہے تھے۔ وہ سمجھے کہ میں سو گئی ہوں انھوں نے باتیں شروع کر دیں میں تمھیں بتائے دیتی ہوں کہ پہلے تم ابا جان کے پاس جانا وہ تمھارے موافق ہیں اگر تمھاری بات کوئی تبدیل کر سکتا ہے تو وہ ابا جان ہیں اماں جان تو اس حالت میں تمھارا نام بھی سننے کی روادار نہیں ہیں

عروہ۔ عفرا تم نے آج یہ خبر دیکر مجھے بیخود بنا دیا۔ عفرا سچ جانو میں آج تک تم سے اس

قسم کی کوئی بات بھی کہتا ہوا گھبراتا تھا کئی بار دل میں یہ خیال آیا کہ میں تمھاری مرضی پوچھوں مگر...... عفرا تمھاری پاکدامنی اور تمھاری دینداری کو دیکھ کر میری اتنی ہمت نہ ہوتی تھی۔

عفرا۔ عروہ! اب میری عزت اور آبرو تمھارے ہاتھ میں ہے اگر تم چاہو تو مجھے بدنام کر سکتے ہو میری باتیں دنیا کے سامنے کہہ کر ہمیشہ ہمیشہ کیلئے میرا منہ کالا کر سکتے ہو مگر عروہ میں سچ کہتی ہوں کہ انکی باتوں سے میرے دل میں زخم پڑ گئے، رات بھر نیند نہیں آئی۔ کچھ کے پر کچھ کے لگتے رہے۔ عروہ! مجھ میں ضبط کی تاب نہ رہی تو تم سے یہ کہنے چلی آئی گو مجھے بھی حیا نہ ہوتی تھی عروہ! مگر موقعہ کا لحاظ کر کے میں تم سے کہنے آئی ہوں

عروہ۔ چلو، عفرا تم گھر چلو میں ابھی چچا جان کے پاس جاتا ہوں اور ان سے وعدہ لئے لیتا ہوں۔ تم گھبراؤ نہیں عفرا! میں تم کو اپنا بنا لونگا اگر میں تم کو اپنا نہ بنا سکا تو پھر یہ سمجھ لینا کہ عروہ دو دن بھی زندہ نہیں رہے گا۔

(پردہ)

دوسرا ایکٹ ـــــ عروہ کی پھوپھی کا مکان ـــــ تیسرا منظر

ـــــ (عروہ اپنے پھوپھی کے آگے دو زانو بیٹھا ہے)

پھوپی۔ تم کو یہ خبر کس سے معلوم ہوئی!

عروہ۔ کس سے معلوم ہوتی پھوپی جان! ایسی باتیں سننے کیلئے تو دیواروں کے بھی کان ہو جاتے ہیں۔

پھوپی۔ تم کو یقین بھی ہے؟ کہیں ایسا نہ ہو کہ بات کہہ کر مجھے شرمندہ ہو جانا پڑے

عروہ۔ پھوپی جان! اگر مجھے یقین نہ ہوتا تو میں ہرگز آپ کے پاس نہ آتا! میری پھوپی جان للہ میرے اوپر رحم کیجئے۔ آپکے سوا میرا ساتھی اور کوئی نہیں ہے۔

پھوپی۔ چچا سے جا کر تم خود کیوں نہیں کہتے عروہ! دیکھو وہ کیا جواب دیتے ہیں؟

عروہ۔ ان سے کہنے میں مجھے کوئی عار نہیں پھوپی جان میں ان سے کہوں اور بہت کچھ کہوں مگر میں یہ چاہتا ہوں کہ آپ موجود ہوں تو اچھا ہے آپ ان سے چل کر ذکر تو کریں، اسی سلسلہ میں ان سے میں بھی سب کچھ کہہ دوں گا۔ لیکن مجھے اکیلا سمجھ کر وہ صاف صاف انکار بھی کر سکتے ہیں۔ مگر آپ کی موجودگی میں انکار کرنے کی وہ جرأت نہیں کر سکتے، پھوپی جان!

پھوپی۔ بٹیا! میں تو عقال سے صرف کہہ ہی سکتی ہوں کوئی عفرا کا ہاتھ پکڑ کر تمہارے ہاتھ میں تو دے نہ دونگی۔

عروہ۔ آپ کا اتنا کرنا بھی بہت ہے پھوپی جان! آپکا وہاں جا کر بات کا ڈال دینا کافی ہوگا کسی کی بھی ہمت نہ پڑیگی کہ وہ آپ کے خلاف جائے پھوپی جان! اگر اماں جان آج حیات ہوتیں (روتا ہے) تو مجھے یوں مصیبت نہ اٹھانا پڑتی، وہ خود ہی انتظام کر لیتیں پر آج میرے اوپر کوئی نہیں ہے پھوپی جان! آپ ہی رحم فرمائیے۔

پھوپی۔ اس قدر کیوں گھبراتے ہو عروہ! میں جا کر کہہ دوں گی۔

عروہ۔ کہہ نہیں دونگی۔ آپ ابھی چل کر اس کو طے کر دیجئے ورنہ میں جانتا ہوں کہ دنیا کا فیصلہ بہت جلد ہو گا، اگر آپنے اس وقت میرے اوپر رحم نہ کیا تو میں بے موت مر جاؤنگا ـــ پھوپی جان!

پھوپی۔ دیکھو عروہ! ایک دم سر پر سوار ہو جانے سے کام نہیں چلتا، تم ابھی شادی بیاہ کی باتیں نہیں سمجھتے۔ اس میں بہت سوچ سمجھ کر کام کرنے کی ضرورت ہے۔ ذرا میں معاملہ ادھر کا ادھر ہو جاتا ہے! بیٹیا بیٹی والوں پر زور اور دھونس نہیں ڈالی جاتی۔

عروہ۔ میں آپ سے ان پر زور ڈالنے کو نہیں کہتا پھوپی جان! آپ چچا جان سے تمام باتیں سہولیت سے کہیں، میں ان سے تمام باتیں خود ہی کہہ لوں گا، جب سے میں نے یہ سنا ہے کہ عفرا کسی امیر سے بیاہی جائے گی، میری حالت اس وقت سے بہت خراب ہو گئی ہے میرے لئے عفرا بغیر کھانا، پینا اور جینا سب بیکار ہو گا، میرے دل و جگر کے ٹکڑے ہو گئے ہیں پھوپی جان! میں یہ نہیں برداشت کر سکتا کہ عفرا مجھ سے چھین لیجائے میں بچپن ہی سے عفرا کے ساتھ کھیلا، پلا بڑھا اور میں نے عفرا کے گھر کے ٹکڑے توڑے عفرا کی نظر عنایت ہمیشہ مجھ پر رہی ہے یہ چاہتا ہوں کہ وہ یونہی ہمیشہ میرے ساتھ رہے۔ اور یوں ہی میں اپنی زندگی اس کے ساتھ بسر کروں۔

پھوپی۔ بیٹا! بہت پریشان نہ ہو! طبیعت خراب ہو جائیگی، آج کل موسم ویسے ہی خراب ہے میں اکیلے میں عقال کو سمجھا دونگی۔ وہ کسی سے بھی بیاہ نہیں کریں گے، گھبراؤ نہیں

عروہ۔ میں جانتا ہوں پھوپی جان! عقال چچا آپ سے وعدہ کر دیں گے، مگر اس وقت میں تو موجود نہ رہوں گا، میں ان کو بہت سی باتیں یاد دلانا چاہتا ہوں! وہ انکو سن کر کبھی نہ انکار کریں گے، وہ باتیں میرے سوا اور کوئی نہیں جانتا پھوپی جان! آپ صرف ذرا دیر کے لئے چلی چلئے!

پھوپی۔ اچھا چلو! میں چلتی ہوں مگر دیکھو عروہ تم بہت زیادہ پریشان ہو رہے ہو تمھارے جذبات تمھارے اوپر غالب آرہے ہیں کہیں ایسا نہ ہو کہ تم کوئی الٹی سیدھی بات کہہ بیٹھو۔ اور بنتی ہوئی بات بھی بگڑ جائے اس کو تم بخوبی سمجھ لو۔

عروہ۔ پھوپی جان! میں بے تابو ضرور ہو رہا ہوں میرے ہوش و حواس ضرور غائب ہیں مگر

آپ اطمینان رکھیں۔ میں کوئی بات اپنی زبان
سے ایسی نہ نکالوں گا، جو چچا جان کو ناگوار ہو،
میں صرف ایسی ہی باتیں کہوں گا۔ جن کو وہ
خود بھی تسلیم کر لیں گے۔ پھوپی جان! میں ابھی
اس قدر وارفتہ نہیں ہوا کہ طریقہ سے بات
نہ کر سکوں مگر ہاں! اگر عفرا مجھے نہ ملی تو پھر
میری حالت ضرور ایسی ہو جائے گی کہ نہ صرف
آپ، بلکہ غیر بھی میری حالت پر آنسو بہائیں گے
اور تعجب نہیں کہ قبیلہ بنی عذرا کے ہر فرد
کی زبان پر یہی ہو کہ عقال نے برا کیا اپنے
بھتیجے کی جان لے لی۔

پھوپی۔ نہیں بیٹا! ایسا نہیں کیا کرتے اپنی اور
اپنے باپ کی عزت کا خیال رکھو، اگر عفرا نہ
ملی تو میں تمھیں عفرا سے بڑھ کر لڑکی دلا
دوں گی۔

عروہ۔ باپ کی عزت تو ان کی موت کے ساتھ
ختم ہو گئی، میری عزت اور میری حرمت
عفرا ہے، عفرا کو حاصل کرنے میں میں
ان سب کو بھی قربان کر سکتا ہوں۔
دوسری لڑکی سے شادی!!! یہ آپ کا خیال
ہے۔ میرا دل عفرا نے خرید لیا ہے اور وہ
اسی کی امانت ہے، میں کسی کی امانت میں خیانت
نہیں کر سکتا پھوپی جان! میں اپنے باپ کی
نسل بڑھانے کیلئے شادی نہیں کر رہا ہوں
بلکہ صرف اس لئے کہ میں نے عفرا کو زبان دی
تھی، میں نے اس کو اپنا بنایا تھا، میں چاہتا
ہوں کہ میں اس کو ہمیشہ اپنے ساتھ رکھوں۔
میرے دل میں ایک ہوک سی اٹھتی ہے پھوپی
جان! بچپن سے ہم دونوں کے دلوں میں
ایک روح اور دو قالب بننے کا خیال تھا،
مگر افسوس! زمانہ یہ نہیں چاہتا، اس خیال
سے میرے روئیں روئیں کو تکلیف پہنچ رہی ہے
خدا کے واسطے اس مرحلہ کو طے کرا دیجئے۔

پھوپی۔ بیٹا! (آنسو بھر کر) سچ کہتے ہو، دل کی
لگی ایسی ہی ہوتی ہے، میں تمھارا دل نہیں
توڑوں گی، چلو میں چلتی ہوں اور آج ہی
فیصلہ کرائے دیتی ہوں۔

عروہ۔ پھوپی جان! میرا دل سب تکلیفیں جھیل
لے گا مگر خدارا آپ اس کو جلدی پورا کیجئے
وہ کمزور اور نازک دل تکلیف نہ اٹھائے
امنگوں سے بھرا ہوا دل برباد نہ ہو جائے
میرے لئے مجھ سے زیادہ بے چین ہے، میرا

میرا دل تو بچپن سے صدمہ اٹھانیکا عادی ہوگیا ہے، مگر عفرا کا نازوں کا پالا ہوا دل اس جدائی کی تاب نہیں لائے گا!

پھوپی جان! آپ صرف مجھ پر ہی احسان نہیں کریں گی بلکہ عفرا کو بھی ہمیشہ ہمیشہ کیلئے اپنا بنالیں گی، آپ اس طرح صرف میری ہی جان نہیں بلکہ عفرا کی جان بچا کر بھی خدا کی خوشنودی حاصل کریں گی۔ یہ ثواب کا کام ہے پھوپھی جان! اس یتیم کا سہارا اس وقت آپ ہی ہیں۔ آپ ہی اسکے سر پر ہاتھ رکھ سکتی ہیں میری پھوپی جان!

پھوپی۔ عروہ! عروہ! اس قدر بے قابو ہونیکی ضرورت نہیں، میں جانتی ہوں کہ تم زمانے کے ہاتھوں ستائے ہوئے ہو مگر اپنے دل کو اس قدر چھوٹا نہ کرو۔ اس قدر جلد بُرے خیالات نہ لاؤ، اگر خدا کو منظور ہوا تو میں اس معاملہ کو تمہارے ہی موافق طے کرادوں گی۔

عروہ۔ پھوپی جان! میں سب پچھلی باتیں بھول گیا۔ میں یہ بھی بھول گیا کہ مجھے کس قدر اور کیا کیا تکلیفیں ہوئیں۔ اس وقت تو میرے سامنے بس یہی ایک سوال ہے پھوپی جان! بُرے خیالات میں خود نہیں لاتا بلکہ کمبخت نا امیدی ہے جو مجھے ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے، آپ جانتی ہیں کہ زمانہ میرا دشمن ہے، بچی جان میرے نام سے بیزار ہیں۔ وہ کبھی کسی معاملہ کو میرے موافق نہ طے ہونے دیں گی، ماں میرے نہیں ابا پیارے نہیں، بھائی میرے نہیں، لے دے کے بس آپ ہی کا سہارا ہے، آپ خود ہی نہ بتائیے مجھے نا امیدی کیوں نہ ہو؟ مایوسی مجھے کیوں نہ گھیرے اور بُرے خیالات کیوں نہ آئیں پھوپی جان!

پھوپی۔ مگر میں تو تمہارے سر پر ہوں بیٹا! یہ بُرے خیالات اور یہ نا امیدی تمھیں بزدل بنادیگی۔ تمھیں ابھی دنیا میں رہنا ہے یہاں کے نشیب و فراز دیکھنے ہیں یہاں کے سیل و حوادث کا مقابلہ کرنا ہے اگر تم نے اتنی کمزوری کا احساس کیا ہے تو تم دنیا میں کیا کروگے؟۔

عروہ۔ پھوپی جان! یہ ناامیدی مجھے بزدل نہیں
بنائے گی، میں ناامید ہو کر فقیری نہیں لے لونگا
بلکہ اس ناامیدی سے مجھ میں مردانگی بڑھ جائیگی
عفرا کے نکاح کے ساتھ ہی ساتھ یہی وہ چیز ہوگی
جو مجھ میں دنیا سے رخصت ہونے کی قوت پیدا
کریگی۔ یہی وہ جذبہ ہوگا جو مجھے ایسے کام
کرنے پر مجبور کر دیگا جہاں اکثر دلیروں اور
بہادروں کے پیر لڑکھڑا جاتے ہیں، اگر
مجھے عفرا کا خیال نہ ہوتا تو ابتک میں کبھی کا
اپنی زندگی کو ختم چکا ہوتا۔ پھوپی جان میری
عفرا بے کل ہو جائیگی، اس کا دل تڑپیگا
اسکی آنکھوں سے آنسو نکل آئیں گے اور
اس کے تمام حوصلے پست پڑ جائیں گے۔
میں دنیا کی مصیبتوں سے نہیں ڈرتا۔
پھوپی جان! میں یہاں کے نشیب و
فراز سے نہیں گھبراتا۔ یہ اس لئے کہ میں انکا
بچپن سے عادی ہو گیا ہوں۔ قدرت نے
مجھے زمانے کی مختلف ہواؤں میں پالا۔
اور طرح طرح کی مصیبتوں کے مزے
چکھائے ہیں، ہیں اس معاملہ میں ضرور
اپنی کمزوری کا اظہار کر رہا ہوں مگر یہ کمزوری
ایسی نہیں جو میرے نام پہ بٹہ لگائے
اگر عفرا مجھے مل گئی پھوپی جان! تو میرے
حواس درست ہو جائیں گے اور میری
زندگی بھی بن جائے گی۔

پھوپی۔ تم دیوانے ہوئے جاتے ہو عروہ! (پاس
آتی ہے) چلو اٹھو میں تمہارے ساتھ چلتی
ہوں۔

عروہ۔ میں ابھی دیوانہ نہیں ہوا ہوں پھوپی جان!
اب زمانہ شاید مجھے دیوانہ بننے پہ مجبور
کر دے۔

پھوپی۔ دیکھو عروہ! تم مرد ہو اپنے اوپر قابو رکھو
اپنے اندر عالی ظرفی پیدا کرو جس سے کہ
تم صبر اور شکر کے ساتھ زندگی گذار سکو۔

عروہ۔ چلئے پھوپی جان! دیر ہو رہی ہے۔
(کھڑا ہو جاتا ہے) محبت میں اپنے اوپر میں
قابو رکھ سکوں پھوپی جان! یہ ناممکن ہے
مجھ پر عفرا کا جادو چل گیا ہے، دل اسکا
ہو چکا، اب وہ جو چاہے مجھ سے کرا سکتی
ہے، صبر و شکر کا تو میں اس وقت ہی سے
عادی ہوں جب سے کہ والدین نے مجھے
اس دنیا میں تنہا چھوڑا تھا، اب اس عادت

جبر و تشدد روا رکھوں!!! نہیں! نہیں! اب
ایسا نہیں ہو سکتا! اس میں اور دیر ہوگی اور میری
عفرار کسی دوسرے سکر ہو جائیگی۔

پھوپی۔ اچھا چلو! یہ تو تم اپنی زبان سے کہنے سے رہو گے
کیونکہ یہ بات اب تمہارے دل پر اثر
کر چکی ہے۔

عروہ۔ ہاں پھوپی یہاں بس معاملہ میں تو میری جان پر بنی ہے
(دونوں جاتے ہیں)

دوسرا ایکٹ —— عقال کا خیمہ —— چوتھا منظر

—— (عقال اپنے بستر پر بیٹھا ہوا ہے۔ اس کے نزدیک ہی اس کی بہن بیٹھی ہوئی ہے۔ دوسری طرف عروہ کھڑا ہوا ہے) ——

عقال۔ بیٹھ جاؤ بیٹا عروہ! کھڑے کیوں ہو؟

عروہ۔ اچھا چچا جان۔ (بیٹھ جاتا ہے)

عقال۔ کیوں بہن! آج بے وقت کیوں آئی ہو؟

بہن۔ کیوں آئی ہوں؟ کیا بتاؤں بھائی؟ اگر
تم میری ایک تمنا پوری کر دو تو میں عمر بھر تمہارا
احسان نہیں بھولونگی

عقال۔ بہن! یہ کیا کہہ رہی ہو؟ تم جو کہو میں ضرور
پورا کروں گا۔

بہن۔ بھائی! میری درخواست کسی قدر سخت ہے
سوچ سمجھ کر جواب دینا۔ دیکھو میں نے اپنی عمر
میں تم سے کبھی کوئی درخواست نہیں کی! آج
پہلی بار ایک آرزو لیکر تمہارے در پر آئی ہوں۔
اگر تم اس کو پورا کر دو تو میں سمجھونگی کہ تم مجھ کو
مجھ سے اتنی ہی محبت ہے جتنی کہ ایک بھائی کو
بہن سے ہونی چاہیے۔

عقال۔ بہن! کہو تو کیا بات ہے؟ اگر وہ پوری
کرنے کی ہوگی تو میں اسے ضرور پوری کرونگا
میں! اور اپنی بہن کی درخواست خالی جانے
دوں! کہو! کیا خاص بات ہے!

بہن۔ میں نے سنا ہے کہ تم عفرار کی بات چیت
کسی رئیس گھرانے میں طے کر رہے ہو؟

عقال۔ ہاں عفرار کی بات چیت تو بہت بڑے
گھرانوں سے آرہی ہیں مگر میں نے اس وقت
تک کسی بات کا بھی جواب نہیں دیا کیونکہ
میری اور عفرار کی ماں کی اس وقت تک
کسی بات طے نہیں ہوئی۔ وہ غیر گھر
عفرار کو بیاہنے کیلئے تیار تھی۔ مگر میں اسکو
پسند نہیں کرتا۔

بہن۔ کیوں؟ وہ عفرار کو غیر جگہ بیاہنا
کیوں چاہتی ہے؟

عقال۔ وجہ تو کچھ بھی نہیں بتاتیں مگر وہ اس قدر ضد کرتی ہیں کہ بعض وقت مجھے بھی مجبور ہو جانا پڑتا ہے۔

بہن۔ کیسی باتیں کر رہے ہو بھائی! اگر وہ عفرا کو کسی بدمعاش سے بیاہنے کو کہیں تو کیا تم اسے بیاہ دو گے۔

عقال۔ نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا میں سوچ سمجھ کر اس کی شادی کروں گا۔

بہن۔ آخر اس میں سوچنے اور سمجھنے کی کونسی بات ہے جب لڑکا گھر میں موجود ہے تو اس سے اسکو کیوں نہ بیاہ دیا جائے۔

عقال۔ مگر اس میں کئی خرابیاں پیدا ہوں گی۔

بہن۔ وہ کیا؟

عقال۔ عفرا کی ماں کے خلاف یہ بات ہوگی۔ وہ اس صدمہ کو برداشت نہ کر سکے گی اسکی تمنا ہے کہ وہ کسی رئیس زادے سے عفرا کو بیاہے اور بہت سا مہر وصول کرے اور پھر نہایت شان کیساتھ عفرا کا بیاہ رچائے۔

بہن۔ توبہ! توبہ! صرف روپیہ کے پیچھے لڑکی کو غیر جگہ دیا جا رہا ہے۔ کیا روپیہ ہی ایک ایسی چیز ہے جو ایک بر کے مقبول ہونے کے لئے ضروری ہے، کیا اسکی خاندانی خوبیاں خاندانی وقار، اسکی ذاتی صفات اور اسکی دیگر باتیں اس قابل نہیں ہوتیں کہ ان پر بھی توجہ کیجائے۔ کیا شادی بیاہ کے موقعوں پر رشتوں کا خیال نہیں کیا جاتا۔

عقال۔ کیوں نہیں بہن! گو بعض اوقات میرا ارادہ ہوتا ہے کہ میں عفرا کو گھر کے گھر ہی میں بیاہوں مگر وہ ارادہ عفرا کی ماں کی ضد کے سامنے ہوا ہو جاتا ہے۔

بہن۔ بھائی! تم کیسے مرد ہو! جب ایک عورت کے سامنے تمہارا ارادہ بھی غائب ہو جاتا ہے کیا تمہاری رائے کوئی رائے نہیں؟

عقال۔ بہن! عفرا کی ماں کو میں نے ہی اس وقت تک جھیلا ہے ایسی عورت خدا کسی کو نہ دے اگر اور کوئی ہوتا تو اب تک اس کو چھوڑ کر کبھی کا چل دیتا۔ میرا دعویٰ ہے کہ کیسا ہی مرد کیوں نہ ہو وہ عفرا کی ماں سے ضرور شکست مان لیگا

عروہ۔ کیا چچا جان! میں آپ سے کچھ عرض کر سکتا ہوں!

عقال۔ کہو بیٹا! تم اپنی طبیعت کو کیسا پاتے ہو؟

عروہ۔ چچا جان! میری طبیعت تو اسی وقت سے

مر گئی جب سے مجھے یہ خبر ملی کہ آپ عفرار کو کسی
رئیس سے بیاہ رہے ہیں چچا جان! کیا
میں اسوقت آپکو وہ وعدہ یاد دلادوں
جو کہ آپ نے اپنے مرتے ہوے بڑے بھائی سے
کیا تھا؟ کیا آپ اپنے ان الفاظ کو بھول گئے
جو کہ آپ بار بار اپنے بھائی کے سامنے دہرا رہے
تھے؟ کیا وہ آنسو جو آپکی آنکھوں سے اس وقت
ٹپکے تھے کوئی وقعت نہیں رکھتے؟ چچا جان!
وعدہ ہر انسان کو ضرور پورا کرنا چاہئے۔

عقال۔ عروہ بٹیا! مجھے اپنا وعدہ بھی یاد ہے
مجھے ان آنسوؤں کی بھی لاج ہے جو میری
آنکھوں سے نکلے تھے، تم کو نہیں معلوم کہ
میں تمھارے لئے کس قدر کوشش کر رہا
ہوں، تم نہیں جانتے کہ میں اپنی بیوی سے
تمھارے لئے کس قدر لڑتا ہوں، اگر
مجھے اپنی ان باتوں کا پاس نہ ہوتا تو میں
تمھارے لئے اپنی زبان بھی نہ ہلاتا

عروہ۔ میں جانتا ہوں چچا جان! کہ آپ کو مجھ سے
اسی قدر محبت ہے جتنی کہ عفرار سے، اس
لئے کہ آپ نے میری پرورش کی، آپ ہی نے
میری اصلاح کی، اگر آپ میرے لئے کوشش
نہ کریں گے تو اور کون کریگا۔ چچا جان!
میرے کانوں میں وہ دعا اب بھی گونج
رہی ہے جو کہ آپ نے ایک روز مجھے اور عفرار
کو دی تھی اور یہ کہا تھا کہ "خدا ان دونوں
میں ایسی ہی محبت رکھے اور ان کے اس کھیل
کو حقیقت کا جامہ پہنائے۔

عقال۔ ہاں! ہاں! مجھے یاد ہے، میں نے تمہیں
دولھا اور عفرار کو دلھن بنا دیکھ کر یہ
ضرور کہا تھا۔

عروہ۔ پھر چچا جان! آپ اس میں دیر کیوں کر رہے
ہیں۔ آپ کو معلوم ہے کہ یہ صرف میری ہی
تمنا نہیں ہے بلکہ یہ دونوں کی مشترکہ آرزو
ہے وہ چاہتے ہیں کہ وہ اسی طرح ایک رہیں
کبھی جدا نہ ہوں، کیا یہ ممکن نہیں ہے چچا جان!

عقال۔ ممکن کیوں نہیں ہے بٹیا! میں ابھی اس معاملہ
کو طے کر دیتا مگر بس عفرار کی ماں ہی اس میں آڑے
آتی ہے، اگر تم اس کو راضی کر لو تو میں عفرار کا
ہاتھ تمھارے ہاتھ میں دیدوں۔

عروہ۔ چچا جان! جب چچی جان آپ کا ہی کہنا نہیں
مانتیں تو وہ میری کیا سنیں گی اگر آپ چاہیں
تو عفرار کو مجھے دے سکتے ہیں۔

بہن ۔ بھائی! جب تمھارا یہ خیال ہے تو تم عفرار
کا نکاح عروہ سے کیوں نہیں کر دیتے۔ گھر کا
لڑکا ہے۔ یہیں لیکر لڑکی کو رہے گا۔ عمر بھر تمھارا
اور تمھاری لڑکی کا تابع رہے گا جس طرح
سے رہا ہو اسے رکھنا۔ کبھی اپنی زبان بھی نہ ہلائیگا
غیر جگہ میں سینکڑوں دشواریاں پڑتی ہیں اور
تب بھی معاملات نہیں سلجھتے بلکہ روز بروز پیچیدہ
ہوتے چلے جاتے ہیں

عقال ۔ بہن! کیا بتاؤں؟ اب میں تم سے کہتا ہوں
کہ میں ان دونوں کو بچپن کے زمانہ سے اس
رشتہ میں جکڑنے کی فکر میں تھا اور ہوں،
میں ان دونوں کو محبت کے ساتھ کھیلتا دیکھ
کر خوش ہوتا تھا، میرا دل ان کو دولھا
دلھن بنے دیکھ کر باغ باغ ہوتا تھا مگر مجھے
اس رکاوٹ کی خبر نہ تھی، آج تم نے بات ڈالی
تھی میں اسی وقت عفرار کا نکاح عروہ سے کر
دیتا۔ کیونکہ اب بھی میرے خیال میں عروہ
سے زیادہ نیک صالح، حلیم، دیندار اور
خوبصورت لڑکا عفرار کیلئے نہیں مل سکتا
میں اسکی ماں کی بھی پروا نہ کرتا، میں کیا کروں
اس وقت میں بھی خالی ہاتھ ہوں اور عروہ بھی
میری طرح مفلس ہی ہے، ذرا اطمینان ہو
اور میرے پاس کچھ ہو تو نکاح کر دوں۔
یوں خالی ہاتھ نکاح کر دینا تو کسی طرح
درست نہیں۔

بہن ۔ یہ عذر تو معقول ہے مگر بھائی بھابی جان
کو کس طرح سمجھاؤ گے۔

عقال ۔ سمجھانا کیا؟ جب نکاح ہو جاتا تو
کفِ افسوس مل کر خود ہی خاموش ہو جاتی
مگر میں جانتا ہوں کہ وہ اب بھی دولت کے
پیچھے دیوانی ہو رہی ہے۔

عروہ ۔ چچا جان! آپکو بھی یہ خدشہ ہے تو بھلا
بتائیے میری وابستگی کیسے ہو؟ چچا جان!
میں آپ کو بتا دوں کہ میرے پاس ایک
پھوٹی کوڑی بھی نہیں ہے، میں آپ ہی کا
دست نگر ہوں، میں عفرار کا مہر کسی طرح
پیشگی ادا نہیں کر سکتا، میں کسی امیر کا
دولت میں مقابلہ نہیں کر سکتا، مگر ہاں!
عفرار کیلئے الفت کی دولت بہت پیش کر
سکتا ہوں، میں الفت کی دولت سے
مالامال ہوں، اگر آپنے کسی اور کا پیام قبول
کر لیا تو میں بے موت مارا جاؤنگا۔ اور میرا

خون آپکی گردن پر ہوگا۔

عقال۔ میں جانتا ہوں کہ تمھارا دل عفرا کیلئے تڑپ رہا ہے، اگر عفرا تم کو نہ ملی تو نہ صرف تم بلکہ عفرا بھی اپنی زندگی تباہ کر دیگی۔ مگر میری سمجھ میں اب بھی یہ بات نہیں آتی کہ میں کس طرح تصفیہ کروں۔ ایک طرف تمھاری اور عفرا کی محبت اور دوسری طرف بیوی کی ضد اور دولت کی ہوس! اچھا جاؤ تم خود اپنی چچی کے پاس جاؤ اور اس سے فیصلہ کرالو! میں اپنی طرف سے عفرا تمھیں دیتا ہوں۔ اگر تمھیں اسکی ماں کی طرف سے اجازت مل جائے۔

بہن۔ بھائی! کیا تم کو اپنے بھتیجہ پر ترس نہیں آتا؟

عقال۔ بہن! یہ رحم و ترس کا سوال نہیں ہے بلکہ حیات و موت کا معاملہ ہے، میں اپنی طرف سے عفرا عروہ کو دے چکا اگر اسکی ماں بھی اسے اجازت دیدے، ورنہ صورت غیر میں میں کسی طرح ذمہ دار قرار نہیں دیا جاسکتا بہن! (آنسو بھر لاتے ہے) میں جانتا ہوں کہ میں ان دونوں کی ہستیوں کو جدا کر سکتا ہوں مگر ان کے دلوں کی محبت کو نہیں نکال سکتا۔ کاش! مجھے یہ معلوم ہوتا کہ ایسی صورت پیدا ہو جائیگی تو میں کبھی اپنے بھائی سے بھی وعدہ نہ کرتا، میں جانتا ہوں کہ مجھے قیامت کیدن بھی شرمندگی اٹھانا پڑیگی کیونکہ میرے بھائی میرا دامن پکڑیں گے (روتا ہے) اور کہیں گے کہ عروہ کا دل دکھانیوالا یہی پاپی چچا ہے۔ اس لئے بہن! میں نے اپنی رائے دیدی اب اسکی ماں جو فیصلہ کر دے۔

عروہ۔ چچا جان! (روتا ہے) میں دوبارہ زندہ ہو جاتا! اگر آپ یہ شرط نہ لگاتے، کیونکہ جو کچھ بھی ہے وہ آپ کی مرضی ہے۔

عقال۔ بیٹا! جاؤ! اپنی چچی کے پاس جاؤ! اور اب زیادہ ضد نہ کرو۔ جاؤ اور دیکھو کہ تمھاری قسمت میں کیا لکھا ہے؟

عروہ۔ اچھا! چچا جان! جاتا ہوں! حسرتوں کو اپنے سینے میں لئے جاتا ہوں، خدا کرے کہ چچی جان کا دل پسیج جائے۔

پھوپی۔ بیٹا! تم خود اپنی چچی جان کے پاس جاؤ اور اس معاملہ کو طے کر لو، میں گھر جاتی ہوں تم جانتے ہو کہ اگر میں ان سے کچھ کہونگی تو خواہ مخواہ جھک جھک ہو جائیگی اس لئے تم بہت

سے ان سے التجا کرنا اگر وہ منظور کر لیں تو
بہت ہی اچھا ہے۔
عروہ۔ پھوپی جان! آپ نے بھی مجھے اکیلا چھوڑ دیا
یا اللہ اب تیرے سوا میرا کوئی نہیں۔
(روتا ہے) دیکھو کیا حشر ہوتا ہے ہر طرف سے
مجھے ناکامی ہی ناکامی نظر آتی ہے۔

پھوپی۔ نہیں بیٹا پہلے سے دل پر میل نہ لاؤ۔
جاؤ اور ہوشیاری سے بات چیت کرو۔
عروہ۔ اچھا پھوپی جان! جاتا ہوں۔
پھوپی اپنے گھر چلی جاتی ہے اور عروہ
اپنی چچی کے پاس جاتا ہے۔
(پردہ)

دوسرا ایکٹ ——— (عقال کے مکان کا دوسرا رخ) ——— پانچواں منظر

(عروہ اپنی چچی کی منت وسماجت کر رہا ہے)

عروہ۔ چچی جان! آپ میری ماں کی جگہ ہیں۔
میری آیندہ زندگی کی فکر اگر آپکو نہ ہوگی
تو اور کس کو ہوگی۔
چچی۔ عروہ! سنو! لڑکیوں کی شادی بیاہ کا
معاملہ گھروندا نہیں ہوتا کہ بنایا اور بگاڑ
دیا، بیٹا! اس میں بہت سی باتوں کا خیال
کرنا پڑتا ہے، اگر میں ان باتوں پر غور نہیں
کرتی تو دنیا مجھے برا بھلا کہے گی، صرف
یہی نہیں دیکھا جاتا کہ لڑکا گھر کا ہے یا باہر کا
تم گھبراؤ نہیں، جس وقت تمہارے پاس
روپیہ ہو جائیگا تو میں خود تمہاری شادی
کسی اچھی لڑکی سے کرا دوں گی۔
عروہ۔ چچی جان! وہ کون کون سی باتیں ہیں جن پہ
آپ نے غور کیا اور وہ مجھ میں نہیں پائیں؟
چچی۔ بیٹا! میں جانتی ہوں کہ تم ابھی اس قابل نہیں
ہوئے ہو کہ عفرا جیسی لڑکی کو دلہن بنا کر
اپنے گھر رکھ سکو، اس کو دلہن بنانے کیلئے
دھن دولت کی ضرورت ہے جس کے پاس
دولت نہیں ہوتی اس کی کوئی بات بھی
نہیں پوچھتا۔ دنیا اس کو کنگال اور مفلس
جیسے لفظوں سے یاد کرتی ہے۔ تمہارے
پاس ہے ہی کیا جو تم عفرا کو دلہن بنانیکی
فکر میں ہو۔
عروہ۔ بیشک! چچی جان! میں نے ایک کتے کی طرح
آپکے گھر کے ٹکڑے کھا کر پرورش پائی ہے آج
کتے ہی طرح آپکے گھر سے دھتکارا جا رہا ہوں

ٹھیک ہے، میں مفلس ہوں، کنگال ہوں اور
محتاج ہوں، مگر چچی جان قسمت ہمیشہ ایک
حالت پر نہیں رہتی، یہ قسمت کبھی مجھے مال دار
ضرور کریگی، یہ ضرور ہے کہ دلہن کیلئے دھن
اور دولت کی ضرورت ہوتی ہے۔ مگر کیا مفلسوں
کے شادی بیاہ نہیں ہوتے، اگر آپ مجھے مفلس
کہہ رہی ہیں تو یہ بھی سمجھ لیجئے چچی جان! دنیا
کو مجھے مفلس کہنے میں کوئی عار نہ ہوگا۔
انکی زبان کھلجائیگی، میں عقال کا بھتیجہ ہوں
اس لئے آپکا بھی بھتیجہ ہوا چچی جان! ایسا کہنے
سے آپ کے نام پر بٹہ آتا ہے، آپ ایسا نہ کہئے
چچی جان!

چچی۔ جب تم مفلس ہو تو کہنے میں کیا ڈر ہے؟ دنیا
کہے تو کہنے دو، مجھے کوئی کچھ نہیں کہہ سکتا
اگر میرے پاس دولت نہیں تو میرے پاس
عفراء جیسی دولت ہے، یہ وہ دولت ہے
جس پر دنیا والے اپنا دھن لٹانے کو پھر
رہے ہیں۔

عروہ۔ چچی جان! آپ اور دنیا دونوں جیسے جو چاہیں
کہیں! میں تو بچپن ہی سے دنیا کا تختۂ مشق
بن گیا تھا اور اب بھی بنا ہوا ہوں! مجھے
آپ کی عزت کا پاس ہے، دنیا کہے گی کہ
عقال کا بھتیجہ کنگال ہے، ذرا خیال کیجئے!
میں یہ نہیں چاہتا کہ کوئی اپنی زبان سے
یہ الفاظ نکالے، آپ کے پاس بیشک
ایسی دولت ہے جو خود ہیرے اور جواہرات
میں تولنے کے قابل ہے، آپ ضرور اس
دولت سے دولت کو گھسیٹ لیں گی
مگر چچی جان! آپکے پاس عفراء جیسی
دولت ہے مگر اس دولت کی الفت بھی
میرے پاس ہے یہی میری دولت اور
یہی میرا دھن ہے چچی جان!

چچی۔ عروہ! تم کیسی باتیں کرتے ہو، تمہارے
پاس اگر عفراء کی الفت جیسی دولت ہے تو
ہوا کرے وہ میرے کس کام کی! نہ کوئی
اس کو دیکھ سکتا ہے اور نہ چھو سکتا ہے
ایسی باتوں سے فائدہ! اس طرح ہر
شخص جھوٹی باتیں بنا سکتا ہے۔

عروہ۔ چچی جان! بس بس! آگے نہ کہئے! آہ!
میں جھوٹا ہوں۔ عروہ جھوٹا نہیں ہے
چچی جان! عروہ کے دل میں عفراء کی
محبت ہے اور وہ مرتے دم تک رہیگی

پچی جان!

چچی۔ جاؤ! جاؤ! اپنا کام کرو عروہ! عفرا کا
خیال اپنے دل سے نکال دو۔ وہ ہرگز
ہرگز تم سے نہیں بیاہی جاسکتی۔

عروہ۔ (روتا ہے) چچی جان! اپنے بھتیجے پر رحم
کیجئے کرم کیجئے! یہ دو دل نہ توڑئیے چچی جان!
غضب ہوجائیگا۔ للہ اپنی بوالہوسی کو
چھوڑئیے۔ دیکھئے ہم دونوں ایک ساتھ
کھیلے، کودے! دونوں کا ایک پیمان محبت ہے
اس کو نہ توڑیئے! اس میں کوئی بات نہ پیدا
کیجئے چچی جان! اچھی چچی جان!

چچی۔ عروہ! میرا دل تمھاری ان باتوں سے
نہیں پسیج سکتا۔ لڑکیوں کے معاملہ میں
ہر ایک ماں کو اپنا دل پتھر کرلینا پڑتا ہے
اگر وہ اس طرح کی منتوں پر توجہ دے
تو کوئی لڑکی کو بیاہ ہی نہیں سکتی۔ بیٹا عروہ!
دیکھو! اپنی حالت کو تباہ نہ کرو، جاؤ!
میں تم سے اس وقت صاف صاف ایک
بات کہے دیتی ہوں، اگر وہ پوری ہوگی
تو میں عفرا کا نکاح تم سے کردونگی۔

عروہ۔ چچی جان! کہئے یہ ضرور کہئے! میرے
جان میں جان آگئی۔ چچی جان! کیا شرط
ہے وہ! اللہ کہئے! ضرور کہئے!

چچی۔ سنو عروہ! خواہ تم ہو یا کوئی اور، میری
عفرا کو وہی لیجائیگا جو سب سے زیادہ مہر ادا کریگا۔

عروہ۔ چچی جان! میں وعدہ کرتا ہوں کہ دنیا
میں سب سے زیادہ مہر ادا کروں گا۔ آپ جس
قدر چاہیں مہر بندھوا دیں۔ میں محنت مزدوری
کروں گا اور عفرا کا مہر ادا کروں گا۔

چچی۔ عروہ! اگر مجھے اسی طرح عفرا کا نکاح
کرنا منظور ہوتا تو ابتک میں کبھی کا کرچکی
ہوتی۔ اسی وجہ سے میں رکی ہوئی ہوں کہ
جو کوئی بھی مہر کا معتد بہ حصہ پیشگی ادا کریگا
اسی کو عفرا دیجائے گی۔

عروہ۔ چچی جان! یہ تو میرے بس کی بات نہیں ہے
میں کہاں سے دوں گا؟ میں تو ایک ایک
روٹی کیلئے محتاج ہوں آہ! میں اس طرح
تو عفرا کو اپنا غمگسار اور اپنا رفیق نہیں
بنا سکتا، چچی جان! اس شرط کو ہٹا دیجئے
عفرا کا نکاح میرے ساتھ پڑھا دیجئے
میری جان نہ لیجئے چچی جان! مجھے برباد نہ کیجئے
مجھے تباہ نہ کیجئے! میں کہیں کا بھی نہ رہوں گا

پچی جان! عفرا میری ہے۔ میرے باپ نے اسے پیدا ہوتے ہی میرے لئے مانگ لیا تھا۔

پچی - مانگ لیا ہوگا! اگر وہ زندہ ہوتا تو دیکھا جاتا! مرے ہوئے کی بات ہی کیا! اس کی بات بھی اسی کے ساتھ ختم ہو جاتی ہے! اگر تم اپنے مردہ باپ کی بات رکھنا چاہتے ہو تو عفرا کا مہر پیشگی ادا کر دو۔

عروہ - پچی جان! (خاموش ہو جاتا ہے اور کچھ سوچتا ہے) اچھی پچی جان جس طرح سے بھی ہو گا میں عفرا کا مہر ادا کر دوں گا۔ ..... دونگا! پیشگی دونگا! کیا کروں! عفرا کو نہیں چھوڑ سکتا، عفرا کو اپنی بنائے بغیر دم نہ لوں گا! اچھا آپ ایک وعدہ کیجئے اور یہ بھی کہئے کہ آپ اس کو پورا ضرور کرینگی

پچی - تم بات بھی تو کہو! میں یوں وعدہ کرنیوالی نہیں ہوں! میں نے کچی گولیاں نہیں کھیلی ہیں۔

عروہ - پچی جان! میں کوئی اور وعدہ نہیں لینا چاہتا! میں صرف اتنا چاہتا ہوں کہ آپ عفرا کا نکاح اس وقت تک نہ کرینگی جبتک کہ میں واپس نہ آجاؤں! میں دوڑ دھوپ کرکے کچھ نہ کچھ بندوبست ضرور کر لوں گا پچی جان!

پچی - میں تمھارے انتظار میں کوئی برسوں لڑکی کو بٹھائے نہ رکھونگی مگر اتنا ضرور کرونگی کہ کچھ عرصہ تک اس کا عقد نہیں کرونگی!

عروہ - پچی جان! یہی آپ کا احسان ہو گا! خدا کے لئے اس میں جلدی نہ کیجئے گا!

پچی - جاؤ! اور جلدی مہر پیشگی ادا کرنے کی فکر کرو۔ تاکہ تم عفرا کو بیاہ کر لیجا سکو۔

عروہ - اچھا پچی جان! جاتا ہوں!

(جاتا ہے) پردہ

تیسرا ایکٹ —— عرب کا ایک پوشیدہ مقام۔ رات کا وقت —— پہلا منظر

(عروہ اور عفرا ایک دوسرے سے باتیں کرکے زار زار رو رہے ہیں)

عفرا - تم میرے لئے کہاں کہاں مارے مارے پھرو گے؟ عروہ! پیارے عروہ! مت جاؤ! خدا کے واسطے مت جاؤ! مجھے تنہا میں اب صرف تمھارا ہی سہارا ہے! عروہ! تمھارے جانے سے میں اکیلی رہ جاؤنگی۔ (روتی ہے) عروہ! اللہ میرے حال پر رحم کرو!

عروہ۔ پیاری عفرا! کیا کروں؟ (روتا ہے) میں سب
تدبیریں کر چکا۔ طرح طرح سے چچی جان کو سمجھایا
مگر انھوں نے ایک نہ سنی۔ صاف صاف کہہ دیا جو
سب سے زیادہ مہر دیگا وہ عفرا کو لیجائیگا۔ عفرا!
میرے پاس روپیہ کہاں؟ جو میں تمھارا روپیہ
ادا کر سکوں؟ میری عفرا! اس وقت مجھے
نہ روکو! مجھے جانے دو! میں تمھارا مہر پیشگی
ادا کرونگا۔ میں تمھیں خریدے بغیر نہیں رہ سکتا
انھوں نے بمشکل اتنا وعدہ کیا ہے عفرا!
کہ وہ میرے آنے کا انتظار کریں گی جبتک
وہ تمھارا کسی سے رشتہ بھی نہ کریں گی۔ عفرا!
پیاری عفرا! اس وقت میرے آڑے
مت آؤ! مجھے مہر کیلئے دوڑ دھوپ کر
لینے دو!

عفرا۔ آہ عروہ! تم بہت بیدرد ہو! تم بڑے
سخت دل ہو! تم کو میری حالت پر ترس نہیں
آتا! عروہ! میری بیتابی کو دیکھو! میرے
دل کی تڑپ پر غور کرو عروہ! مجھے اکیلا نہ
چھوڑو، میں تمھارے ہی سہارے پر جی
رہی ہوں عروہ!

عروہ۔ عفرا! مجھے تمھیں اپنے ساتھ لیجانے میں
کوئی عذر نہیں! میں جانتا ہوں کہ تمھیں میرے
ساتھ تکلیفیں اٹھانا پڑیں گی! ریگستان
کی دھوپ، دور و دراز سفر، تم برداشت
نہ کر سکو گی! سفر کی تکلیفیں تمھارے ان
سرخ رخساروں کو پژمردہ کر دیں گی! ہاں
جاؤ عفراء! صبر کرو! یہیں رہو! میں
جلد واپس آجاؤں گا!

عفرا۔ میرے عروہ! میں صبر سے گھر میں بیٹھوں
اور اپنے یوسف کو تکلیفوں میں ڈال دوں۔
عروہ میں کس دل سے صبر کروں، اب اور
کوئی دل لاؤں تو صبر ہو!

عروہ۔ دیکھو عفرا! اگر میں تم کو اپنے ساتھ لیگیا
تو دنیا کو کہنے کا موقعہ ملجائیگا کہ عروہ عفرا
کو لیکر بھاگ گیا۔ میری عفرا! غور کرو اور
سوچو! دنیا تمھیں کیا کہے گی! میں نہیں
چاہتا پیاری عفرا کہ تمھارے نام پر کسی
طرح بھی حرف آئے۔

عفرا۔ عروہ! تم اس کو بدنامی سمجھتے ہو مگر میں
اس کو بدنامی نہیں سمجھتی ہوں، میں اور
میرا خدا دونوں جانتے ہیں کہ ہم دونوں
کی نیت پاک و صاف ہے، ہمیں دنیا کا کیا ڈر!

عروہ ! یہ سب تمھاری باتیں ہیں، میں تمھارے قدموں میں رہنے کیلئے اس کو بھی برداشت کرسکتی ہوں۔

عروہ۔ عفرا ! عفرا ! (کندھا پکڑ کر کہتا ہے) تم جانتی ہو مجھ پر تمھارا عشق سوار ہے جبتک تم کو حاصل نہ کرلوں گا، تمھاری کوئی بات نہ سنوں گا۔ سنو ! میں تم کو یونہیں لیجاؤنگا یہ قاعدہ اور مذہب دونوں کے خلاف ہے میں اپنے ہوش وحواس تمھارے عشق کی نذر کرچکا ہوں عفرا۔ مگر اب بھی اپنے مذہب کا پابند ہوں۔

عفرا۔ (روتی ہے) عروہ آہ ! تم نے بھی ٹکا سا جواب دیدیا (بیٹھ جاتی ہے) عروہ ! میں سمجھتی تھی کہ میرے لئے دنیا میں صرف تم ہی ہو مگر آج معلوم ہوگیا کہ تم بھی مجھ سے بدگمان ہو۔ میری باتوں سے بدگمان ہو تم بھی میری باتوں سے بیزار ہو ! تم بھی میری باتوں پر کان نہیں دھرتے یا اللہ ! اب میں کس کے پاس جاؤں اور کس سے فریاد کروں، اب میرے خستہ دل کو کون سہارا دیگا، کون میری بگڑی بنائیگا۔ اور کون میری کشتی پار لگائے گا (سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے)

عروہ۔ ہیں ! ہیں ! عفرا ! یہ کیا کررہی ہو ! دیکھو تو ! میں نے تمھیں رنجیدہ کرنے کیلئے یہ نہیں کہا تھا (اٹھاتا ہے) اٹھو ! اٹھو ! پیاری عفرا ! میں ابھی موجود ہوں، جو کہنا ہے مجھ سے کہو، میں سنوں گا میں ہی اس کو پورا کردوں گا۔

عفرا۔ کیا کہوں ! اپنی قسمت کی شکایت کس سے کروں عروہ ! (کھڑی ہوجاتی ہے) مجھے اپنے ساتھ لیچلو ! میری یہی خوشی ہے، میں یہی چاہتی ہوں، تم سمجھ لو ! کہ میں ایک بے غیرت لڑکی ہوں ! مجھ سے اپنا دامن نہ چھڑاؤ !

عروہ ! تمھارا ساتھ دینے میں شرم، حیا اور حجاب، میرا دامن پکڑ کر مجھے یہاں رہنے پر مجبور نہیں کرسکتے، عروہ ! مجھے اور کچھ نہیں چاہئے، تم ہمیں میری آنکھوں کے سامنے رہو، اس سے میرے دل کو تقویت رہتی ہے عروہ ! تمھارے جانے پر میں تنہا رہ جاؤنگی۔

عروہ۔ تو عفرا ! کیا تم یہ نہیں چاہتیں کہ میں جلد سے جلد تمھیں حاصل کروں، تمھاری

باتیں میرے دل کو کمزور بنا رہی ہیں اور
میرے ارادوں کو پامال کر رہی ہیں۔

عفرا۔ نہیں ایسا نہ کہو! میں تو یہی چاہتی ہوں
مگر تم کو کھو کر نہیں! ایسا ہی ہے تو تم مجھے اپنے
ساتھ کیوں نہیں لیچلتے۔ عروہ! تمھیں اپنے
عفرا کی سر کی قسم دیکھو عروہ! میں کہے دیتی
ہوں کہ اگر تم اس وقت مجھے یہاں چھوڑ گئے
تو مجھے دوبارہ نہ پاسکو گے، یہ ان لوگوں نے
تمھیں یہاں سے دور کرنے کی تدبیر نکالی ہے
عروہ! اب بھی سمجھ جاؤ! اب بھی مان جاؤ!
عروہ! (روتی ہے)

عروہ۔ (کچھ دیر بعد) عفرا! میں ایک بار پھر
غور کر چکا ہوں، تمھیں سوائے اس کے
میں کسی طرح حاصل نہیں کر سکتا، تم جانتی
ہو کہ "ور رے" کتنی دور ہے مگر وہاں
میں زیادہ دن نہ لگاؤں گا، کہہ تو دیا کہ
چچی جان نے وعدہ کیا ہے کہ وہ تمھارا کسی
سے نکاح نہ کریں گی۔ اب سوائے میرے
"میرے" کے رشتہ دار "عزیز" کے اور
کوئی نہیں ہے۔ میں ان کے آگے ہاتھ پھیلا چکا

عفرا۔ میں بھی تم سے کہہ چکی ہوں کہ وہ تمھیں یہاں سے
دور کرنا چاہتی ہیں، مگر تم تو میری بات
پر یقین ہی نہیں کرتے۔ جو ایک بار وعدہ
کر کے وعدہ خلافی کر سکتا ہے، وہ سو بار
جھوٹے وعدے کر سکتا ہے (لپٹ جاتی ہے)
عروہ! آہ! آج تم بھی مجھے دغا دیکر جا رہے
ہو نہیں! نہیں عروہ! خدا کے واسطے
مجھے اپنے ساتھ لیچلو، میں تمھارے ہی دم
کے ساتھ ہوں۔

عروہ۔ عفرا! اب میں دیکھتا ہوں کہ تم مجھے اپنے
ارادے کو پورا نہ کرنے دو گی۔ اچھا جاؤ!
خوش رہو عفرا! میں اب نہیں جاتا!
میری زندگی آج ہی سے ختم ہو گئی!

عفرا۔ کیوں عروہ! معاف کرنا! میں نے تمھیں
تکلیف دی! مجھے معاف کرو! اچھا جو چاہو
تم کرو۔ میں نہیں روکتی عروہ! جو میری
قسمت میں لکھا ہو گا وہ میں بھگت لونگی
عروہ! تم اپنے دل کو نہ دکھاؤ!

عروہ۔ اچھا! عفرا! میں اب تمھاری اجازت
سے جاتا ہوں

عفرا۔ مگر یہ بھی سن لو! یہ لوگ میرے خون کے
پیاسے ہیں! لو یہ میری انگوٹھی! اس کو میری

یادگار کے طور پر اپنے پاس رکھنا۔

عروہ۔ یہ کیا کہہ رہی ہو عفراء! کوئی ہم ہمیشہ کیلئے تھوڑا ہی جدا ہو رہے ہیں؟

عفراء۔ ہاں شاید ہمیشہ کیلئے!

عروہ۔ کیا بک رہی ہو عفراء؟

عفراء۔ دیکھ لینا یہی سچ ہوگا۔ تم اس کو اپنے پاس رکھ لو عروہ! کبھی کبھی مجھے یاد کیا کرنا۔

عروہ۔ تم مجھے چلتے وقت تکلیف دے رہی ہو عفراء! میرے دل میں زخم پڑ گئے ہیں، انکا مرہم تمہارے پاس ہے اگر تم ان کا علاج نہ کروگی تو وہ میرے دل کو سڑا ڈالیں گے اور مجھے موت کے منہ میں جانا پڑیگا۔ عفراء!

عفراء۔ نہیں، نہیں! میرے عروہ! تم اپنے دل کو تکلیف نہ دینا، اس کا وعدہ کرو (گریباں پکڑ لیتی ہے) وعدہ کرو! خدا کے لئے وعدہ کرو! میری باتوں کو بھول جاؤ عروہ! مجھے معاف کردو۔ (گریبان کو جھٹکا دیتی ہے) معاف کردو میرے پیارے عروہ!

عروہ۔ معاف کرنا کیسا عفراء! تم نے میرا کیا بگاڑا ہے میں تمہیں اور تمہاری باتوں کو نہیں بھول سکتا یہی دونوں تو مجھے پیاری ہیں ہاں!

.... اتنا وعدہ ضرور کرتا ہوں کہ میں بد عہدی نہ کروں گا، عفراء میں جلدی واپس آؤں گا

عفراء۔ اگر وہاں کوئی اور...... (رک جاتی ہے)

عروہ۔ ہاں! ہاں! یہ بھی کہہ ڈالو عفراء! اگر وہاں کوئی اور...... عفراء ملجائے تو! کیوں یہی مقصد ہے نا! کیسی باتیں کرتی ہو! اگر تمہارے علاوہ بالکل تمہاری جیسی ہزار عفراء اتر آئیں تو میں ان کی طرف آنکھ اٹھا کر بھی نہیں دیکھ سکتا! میں جانتا ہوں عفراء! کہ عشق میں بدگمانی بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے (کندھا پکڑ کر) وعدہ کرو کہ تم میری طرف سے کبھی بدگمان نہ ہوگی۔

عفراء۔ میرے عروہ! ایک تو میں عورت ذات ہوں۔ دوسرے محبت میں بدگمانی بہت جلد پیدا ہو جاتی ہے...... میں ایسا کہنے کیلئے مجبور تھی مگر تم جاؤ! جلدی اپنے ارادے کو پورا کرو عروہ! جاؤ! میں بدگمان نہیں ہونگی! جاؤ! اب دن نکل رہا ہے، کوچ کرو میرے عروہ! (روتی ہے)

اور جلد اپنا منہ مجھے دکھلاؤ۔

عروہ۔ اچھا جاتا ہوں! خدا حافظ (عفرا گلے لگ جاتی ہے) دونوں روتے ہوئے جدا ہوتے ہیں اور عروہ چند قدم جاتا ہے)

عفرا۔ (دوڑ کر) ٹھیر (عروہ) ایک بار اور مجھے اپنی صورت دکھا دو۔ پھر گلے سے لگ جاتی ہے) جلدی آنا میرے یوسف، میرے فرہاد، خدا انھیں سکون دے!

عروہ۔ صبر سے کام لینا عفرا! جاؤ!

عفرا۔ جاؤں اور اپنے مجنوں کو اکیلا چھوڑ دوں نہیں! میں تمھیں جاتا ہوا دیکھوں گی، میں یہیں کھڑی رہونگی جب تک کہ تم میری نظروں سے غائب نہ ہو جاؤ گے! میں چاہتی ہوں کہ میں تمھیں اسی طرح آتے ہوئے بھی دیکھوں۔

عروہ۔ اگر خدا کو منظور ہے تو تم ضرور دیکھو گی عفرا، اچھا اجازت دو عفرا،

عفرا۔ (پھر رونے لگتی ہے) اجازت دوں! کس دل سے اور کس منہ سے! اچھا جاؤ! اور جلدی واپس آؤ! عروہ! مجھے بھولنا نہیں۔

عروہ۔ نہیں! تمھیں (آنسو پوچھتا ہے) ناممکن!

(عروہ چلا جاتا ہے اور عفرہ کھڑی دیکھتی رہتی ہے)

(پردہ)

تیسرا ایکٹ ——— قبیلہ بنی امیہ کا ایک رئیس قبیلہ بنی عذرا کے پاس آکر ٹھہرتا ہے ——— دوسرا منظر

(رئیس اپنے مہتمم سے باتیں کرتا ہے)

رئیس۔ اچھا ہوا، یہیں پڑاؤ ڈال دیا، کچھ دنوں یہاں کی بھی سیر کرنی چاہیے!

مہتمم۔ ضرور حضرت ضرور! یہاں پر ضرور قیام کرنا چاہیے، یہاں پر ہم لوگوں کو کسی قسم کی تکلیف نہ ہوگی، یہ لوگ بڑے مہمان نواز ہیں، قبیلہ بنی عذرا کی مہمان نوازی دنیا بھر میں مشہور رہے۔

رئیس۔ ہاں مشہور تو ہے۔ مگر میں چاہتا ہوں کہ قبیلہ بنی امیہ کو فیاضی کا وہ منظر دکھاؤں کہ انھیں اپنی مہمان نوازی بھول جائے۔

مہتمم۔ مگر سنئے حضرت! یہاں پر آپ کا یہ فرض نہیں ہے، آپ تو ان لوگوں کے مہمان ہیں، میزبان تو قبیلہ بنی عذرا ہے نہ کہ آپ! آپ اس زحمت کو پردیس میں اپنے سر کیوں

لیتے ہیں۔

رئیس۔ ہاں! ہے تو زحمت ہی! دوسرے یہ ان کا فرض بھی ہے مگر میرے دل میں یہ تمنا پیدا ہوئی ہے کہ یہاں پر بھی ہم ان لوگوں کو نیچا دکھا ہی دیں صفت تو جب ہی ہے کہ ہم پردیس میں اور انھیں کے قبیلہ کے پاس ٹھہر کر انھیں کو کھانا کھلائیں اور ان کو دعوت دیں، سچ کہتا ہوں قبیلہ بنی امیہ کی دھوم ہو جائیگی پھر ایسا ہی کیوں نہ کیا جائے۔

مہتمم۔ خیال تو آپ کا بہت ٹھیک ہے مگر خیال کر لیجئے کہ تمام قبیلہ کی دعوت میں کئی صد اونٹوں کا خرچ ہے۔ سیکڑوں روپیہ مٹی میں مل جائیگا۔

رئیس۔ ہاں! ہاں! یہ تو مجھے بھی معلوم ہے جبھی تو ان لوگوں کی آنکھیں کھلیں گی اور نہیں تو کیا دو چار اونٹ ذبح کر کے دس بیس آدمیوں کی دعوت کر کے شہرت حاصل کرنا چاہتے ہو! یہ ناممکن ہے دیکھو اس قبیلہ کا ہر فرد ہمارے پورے گروہ کی دعوت کر سکتا ہے مگر میرے خیال میں یہاں کوئی اتنا بڑا رئیس نہیں ہے جو ہمارے پورے قبیلہ کی دعوت کر سکے

دیوالہ نکل جائیگا دیوالہ! (ہنستا ہے)، کیا یہاں پر سو اونٹ کا بھی انتظام نہیں ہو سکتا

مہتمم۔ ہو کیوں نہیں سکتا؟ روپیہ ہر جگہ ہر طرح کا انتظام کرا سکتا ہے، اگر حکم تو انتظام کیا جائے۔

رئیس۔ ہاں! ہاں! (دیکھتا ہے اور حیرت سے کہتا ہے)، مگر دیکھو تو!...... وہ کون لڑکی ہے؟ الاماں الحفیظ! کس قدر خوبصورت اور حسین ہے۔ چاند بھی ایک بار دیکھ کر شرما جائے، دیکھو!..... ادھر ہی آرہی ہے کس قدر غضب کی چال ہے کیا قیامت خیز جوانی کا عالم ہے، اپنے پورے شباب پر ہے۔ معلوم نہیں اسکی شادی ہوئی یا نہیں، کس کی لڑکی ہے؟ معلوم نہیں اس کے ماں باپ میرا پیغام قبول کریں گے یا نہیں؟

مہتمم۔ حضرت! یہ دنیا ہے یہاں پر خدا معلوم کتنی حسین جمیل لڑکیاں موجود ہیں بعض بعض تو میں نے اس سے بھی زیادہ خوبصورت دیکھی ہیں، (عفرا اور نزدیک آجاتی ہے) ارے یہ غلطی پر نقاد دانت میں انگلی دباتا ہے)

اپنے سر کی قسم، اس قدر خوبصورت لڑکی تو میری نظر سے نہیں گذری، بالکل پری معلوم ہوتی ہے، حضرت! آپ سب باتیں معلوم کر کے ضرور پیغام دیجئے! خواہ مقبول ہو یا نہ ہو مگر ایک بار تو کوشش کر ہی ڈالیے۔

رئیس۔ مگر دیکھو! وہ چہرے سے کچھ مغموم معلوم ہوتی ہے۔ اس کے منہ پر اداسی چھائی ہوئی ہے، اس کی آنکھیں بتا رہی ہیں کہ ان میں کسی کا نقشہ گھوم رہا ہے، وہ کون خوش نصیب ہوگا جو اس کو اپنے دل کی رانی بنائے گا آخر یہ رنجیدہ کیوں ہے؟ کیا تم کچھ بتا سکتے ہو؟

مہتمم۔ یہی کوئی دنیا کا جھگڑا ہوگا، ماں باپ نے ڈانٹا ہوگا! اور ہو ہی کیا سکتا ہے؟

رئیس۔ کیا میں اس کے غم کو دور کر سکتا ہوں اگر ایسا ہے تو میں اسکی ضرور مدد کروں گا مگر یہ تو بتاؤ کیا وہ خود اس کو گوارا کریگی میرا خیال ہے کہ وہ میری اس مدد سے خود خوش ہوگی!

مہتمم۔ کہیں بھول کر بھی ایسا نہ کہہ بیٹھے گا! قبیلہ بنی عذرا اپنے نام کا ایک ہے بھی جنگ کیلئے تیار ہو جائے گا، بیٹھے بٹھائے مصیبت آجائے گی

رئیس۔ اچھی بات ہے! میں اس کو حاصل کر ہی کے چھوڑوں گا (عفرا نزدیک سے گزرتی ہے اور رئیس کھانستا ہے، عفرا فوراً اس کی طرف دیکھتی ہے (وہ مسکرا دیتا ہے)

عفرا۔ (تیزی سے آگے بڑھتی ہوئی منہ پھیر لیتی ہے) بے شرم کہیں کا غیر عورت سے مذاق کرتا ہے اگر آج میرا عروہ یہاں ہوتا تو......

(روتی ہے)

مہتمم۔ دیکھیے حضرت! وہ آپ کو کیا کہتی جا رہی ہے؟ کہیں وہ اپنے ماں باپ سے نہ کہدے

رئیس۔ تم بھی بہت ہی ناسمجھ ہو! میں نے اسے کیا کہا۔

مہتمم۔ کہا تو کچھ بھی نہیں!

رئیس۔ پھر وہ کیا کہے گی؟

مہتمم۔ (خاموش ہو جاتا ہے)

رئیس۔ ہاں تو اصل بات تو رہ ہی گئی، قبیلہ بنی عذرا کی کل دعوت ضرور کر دو، میں پتا لگا لونگا کہ وہ کس کی لڑکی ہے، پھر اس کیلئے پیغام بھیج کر اسے بیاہ لوں گا۔

مہتمم۔ بہت اچھا! میں سب انتظام کئے لیتا ہوں!
جاتا ہے۔ (پردہ)

تیسرا ایکٹ

تیسرا منظر

رسے میں عزیز کا مکان

(عروہ، عزیز کو تمام حالات بتا رہا ہے اور کچھ روپیہ اور چند اونٹ کا سوال کر رہا ہے)

عروہ۔ آپ میرے باپ کی جگہ ہیں اگر میں اس وقت آپ کے آگے ہاتھ نہ پھیلاؤں گا تو کس کے پاس جاؤں گا، چچا نے ساتھ چھوڑ دیا! پھوپی نے منہ موڑ لیا، چچی نے ٹکا سا جواب دیدیا، اب سوائے آپ کے میرے اور کوئی نہیں جو میری مدد کرے۔

عزیز۔ مگر اس وقت تو میرے پاس قطعی گنجائش نہیں، میں تم کو کبھی خالی ہاتھ واپس نہ کرتا عروہ، اگر میں اس وقت مجبور نہ ہوتا۔

عروہ۔ اوفوہ! اس وقت آپ نے بھی ساتھ نہ دیا! میں عفرا کو کھو بیٹھوں گا، میں کسی طرح اس کو اپنی نہ بنا سکوں گا للہ رحم کیجئے یہ دونوں جانیں ایک دوسرے سے علیحدہ ہو کر دنیا میں نہیں رہ سکتیں میں آپ سے بہت نہیں مانگتا! صرف تھوڑے اونٹ اور تھوڑا سا روپیہ! بس اتنا کہ میں عفرا کے مہر کا کچھ حصہ پیشگی ادا کر دوں!

عزیز۔ دوسروں کی مصیبت کا حال کسی کو نہیں معلوم ہوتا! سب اپنی مصیبت کو مصیبت جانتے ہیں! مگر یہ تو بتاؤ مہر پیشگی ادا کرنے کی ضرورت ہی کیا ہے جب اس وقت تمھارے پاس موجود نہیں ہے تو بعد میں ادا کر دینا

عروہ۔ آہ! اس کے لئے تو میں پہلے بھی تیار تھا اور اب بھی ہوں مگر بوالہوس چچی نے صاف صاف کہہ دیا کہ دنیا ادھر کی ادھر ہو جائے مگر عروہ کے ہاتھ میں عفرا کا ہاتھ نہیں دے سکتی! ہاں! اگر وہ بیاہ سکتا ہے تو اس صورت میں جبکہ وہ عفرا کے مہر کا کچھ حصہ پیشگی ادا کر دے بھائی جان! میں نے ہر طرف نظر دوڑائی مگر سوائے آپ کے اب کوئی نظر نہیں آتا۔

عزیز۔ مگر یہ تو کوئی بات نہ ہوئی! وہ تم سے کیوں ناراض ہیں؟ تم تو ان کے بھتیجے ہو! تعجب ہے کہ وہ غیر کے گھر لڑکی بیاہنے کو تیار ہوں مگر اپنے بھتیجے کو لڑکی نہ دیں! بالکل الٹی بات!

تم نے اپنے چچا سے تو کہا ہوتا!

عروہ۔ ان سے بھی کہہ کر تھک چکا ہوں! وہ تو مجھے اب بھی پسند کر چکے ہیں مگر چچی جان کے مرضی کے آگے ان کی ایک نہیں چلتی! وہ کہہ چکے ہیں کہ میں عفرا، عروہ کو دیچکا اگر اسکی ماں بھی اجازت دیدے! کون کونسی بات کہاں اور کہاں تک کہوں! میں نے چچا جان کو وہ قول بھی یاد دلایا جو انھوں نے میرے مرتے ہوے باپ سے کیا تھا، میں نے انہیں وہ دعائیں بھی یاد دلائیں جو انھوں نے بچپن میں مجھے اور عفرا کو دی تھیں، مگر سب بے سود! چچی جان کی میں نے خوشامد بھی کی، پھوپی جان سے میں نے کہا مگر کسی نے ایک نہ سنی، میری عفرا! (روتا ہے) میرے لیے تڑپ رہی ہے آہ! میں اسکو روتا پٹیتا چھوڑ کر آیا تھا کہتی تھی کہ...... آہ!......... آہ! (بیہوش ہو جاتا ہے)

عزیز۔ ہیں! (حیرت سے آنکھیں نکال کر) عروہ! عروہ! بیہوش ہو گئے (آواز لگاتا ہے) لڑکے! لڑکے! (لڑکا آتا ہے) جاؤ جلدی پانی لاؤ! افسوس! اس غریب کے دل کو سخت صدمہ پہنچا ہے (لڑکا پانی لاتا ہے) اور عزیز عروہ کے منہ پر چھڑکتا ہے) عروہ! عروہ! (آنکھیں کھولتا ہے)

عروہ۔ ہاں! ابھی کچھ اور سناؤں!

عزیز۔ نہیں! نہیں! عروہ! میں سمجھ گیا! تم گھبراؤ نہیں! میں تمھاری ضرور مدد کرونگا ابتک میں یہ سمجھ رہا تھا کہ تم کو عفرا سے محبت نہیں ہے بلکہ تم اس کو اپنے نفس کا شکار بنانا چاہتے ہو! واقعی تم کو اس سے محبت ہے، تم اس کے سچے عاشق ہو خدا تمھیں عفرا عطا کرے۔

عروہ۔ کاش! ایسا ہی ہوتا (گھبرا کر اٹھتا ہے) اس وقت میری عفرا بےچین ہے مجھے جانے دیجیے (عزیز پکڑ لیتا ہے) اس کے دل کو بہت تکلیف ہو رہی ہے، دیکھیے اس کے آنسو نکل رہے ہیں، کیوں؟ یہ معلوم نہیں؟ مگر وہ بہت تکلیف میں ہے۔ مجھے جانے دیجیے! جانے دیجیے! چھوڑ دیجیے! عفرا! میں ابھی آتا ہوں! ابھی آتا ہوں آیا! آیا! ابھی آیا! گھبراؤ نہیں عفرا!

عزیز۔ عروہ ہوش میں آؤ۔ ذرا صبر کرو جاؤ

تم جاؤ! اگر پہلے اپنی حالت کو درست کر لو۔
تم سو اونٹ اور جس قدر روپیہ چاہو لے لو!
مگر دیوانے نہ بنو!

عروہ۔ آپ نے بڑی عنایت کی! بڑا کرم کیا! اب میں عفرا
کو اپنی بنالوں گا! عفرا! میری پیاری عفرا!
اب تم ضرور میری بن جاؤ گی عفرا! پیاری
عفرا! میں آرہا ہوں! بہت جلد آرہا ہوں
عفرا!..... ہاں! (عزیز سے) میں
آپ کا یہ روپیہ اور اونٹ بہت جلد واپس
کر دوں گا۔

عزیز۔ نہیں عروہ! اسکی کوئی ضرورت نہیں۔
(آنسو بھر لاتا ہے۔ یہ تمہارے باپ کی
ہی عنایت ہے کہ آج میں اس قابل ہوا
ہوں کہ تمہاری مدد کر رہا ہوں، میرے
اوپر تمہارا حق ہے

عروہ۔ آپ نے مجھے بیدام خرید لیا، مجھے اپنا غلام
بنالیا۔ آہ! دنیا مجھے دیکھ کر روتی ہے!
دنیا کا دل پسیج جاتا ہے، اگر دل کسی کا نرم
نہیں ہوتا تو اس سخت دل چچی کا۔ ہاں۔
چچی کا۔ خیر! مجھے اجازت دیجئے!
میں جاؤں! اور جلدی جاؤں! کہیں
ایسا نہ ہو کہ وہ اپنا وعدہ توڑ کر میری عفرا
کو کسی اور سے بیاہ دیں۔

عزیز۔ میں تو تمہیں ابھی اور روکنا چاہتا ہوں
کہ تمہاری یہ دیوانگی کم ہو جائے۔

عروہ۔ بھائی جان! میں عفرا سے علیحدہ رہ کر
کبھی اپنی اصلی حالت پر نہیں آسکتا! میرا
دل اس کے لئے بیچین ہے، میں اسے ہر
وقت اپنی آنکھوں کے سامنے رکھنا چاہتا
ہوں۔

عزیز۔ اگر تمہاری یہی مرضی ہے تو خیر... جاؤ!

عروہ۔ اچھا! خدا حافظ!

(عروہ اس سے سو اونٹ لیکر چل دیتا ہے)

(پردہ)

تیسرا ایکٹ ـــ عفال کا خیمہ ـــ چوتھا منظر

ـــ عفال کے پاس رئیس بنی امیہ کا ایک مصاحب عفرا کیلئے پیغام شادی لیکر آتا ہے۔ اس میں ـــ اور عفال میں گفتگو ہوتی ہے ـــ

عفال۔ بھائی! مجھ کو افسوس ہے کہ میں اس کو
قبول نہیں کر سکتا! میری لڑکی اپنے چچا کے

لڑکے سے منسوب ہو چکی ہے۔

مصاحب۔ مگر حضور! منسوب ہونے سے کیا ہوتا ہے؟ یہ تو آپ کے ہاتھ کی بات ہے۔ اس کے نکاح میں تو نہیں آئی ہے! پھر آپ کو کونسی وجہ مانع ہو سکتی ہے؟ اتنا بڑا رئیس شاید ہی آپ کو اور کوئی ملے!

عقال۔ یہ سب ٹھیک ہے مگر یہ لڑکی پیدا ہوتے ہی مانگ لی گئی تھی، میں ان دونوں کو ایک جگہ دیکھنا چاہتا ہوں۔

مصاحب۔ کیا وہ بھی اسی قدر رئیس ہے۔

عقال۔ نہیں! وہ فقیر ہے، مگر گھر کا لڑکا ہے اس سے بہتر ہمارے لئے کوئی نہیں ہو سکتا وہ اس قدر نیک نفس ہے کہ آج کل کوئی رہا دیکھنے میں بھی نہیں آتا

مصاحب۔ مگر خیال تو کیجئے کہ آپ کی لڑکی کس قدر خوبصورت ہے اس کیلئے ویسا ہی بر بھی چاہئے! یوں آپ کی خوشی! آپ کو اتنا اور بتائے دیتا ہوں کہ آپ جو شرط پیش کریں گے وہ اسے ضرور قبول کرلیگے۔

عقال۔ بھائی! میں سب پہلوؤں پر بخوبی غور کر چکا ہوں، اب اس کی قطعی گنجائش نہیں ہے، میں نے بھی اس سے وعدہ کر لیا ہے کہ یہ اسی کی بیوی بنے گی، میں اپنے وعدے کو نہیں توڑ سکتا! وہ دو ایک ہفتہ کے اندر واپس آنے ہی والا ہوگا، وہ عفرا کا مہر پیشگی ادا کر کے اُسے قیامت تک کیلئے اپنی بنالے گا۔

مصاحب۔ جو حضور کی مرضی! مگر میرے مالک کے برابر آپ کا بھتیجہ اس کا مہر بھی نہیں ادا کر سکتا۔ وہ ایک کثیر رقم اس کے مہر میں پیشگی دیدیں گے۔ کہئے منظور ہے؟

عقال۔ کیا پیشگی ایک کثیر رقم دیدیں گے (سمجھتا ہے) نہیں، نہیں، یہ لڑکی عروہ کی دلہن ہے! جاؤ بھائی! تم واپس جاؤ اور اپنے مالک سے کہدو کہ وہ لڑکی اپنے چچازاد بھائی سے منسوب ہو چکی ہے وہ اب اسی کے نکاح میں آئیگی

مصاحب۔ بہت بہتر حضور!

(وہ جاتا ہے اسکے بعد ہی عقال کی بیوی آتی ہے)

بیوی۔ میری سمجھ میں نہیں آتا کہ عروہ میں کیا ہیرے اور موتی جڑے ہوئے ہیں، اچھا

پیغام کو تم نے قبول کیوں نہیں کر لیا، اس سے
بہتر دولھا عفرا کیلئے اور کون ہو گا؟
عقال۔ دیکھو! تم نے بھی عروہ سے وعدہ کیا ہے!
اپنی زبان پر قائم رہو ورنہ گنہگار ہوگی
اس کا انتظار کر لو اگر وہ اپنی شرط پوری
نہ کرے تو تم اسی رئیس سے عفرا کا نکاح
کر دینا، اس وقت ایسا کرنے میں تم حق بجانب
ہوگی! ایسا وعدہ کر کے اس کو دھوکہ دینا
انسانیت کے خلاف فعل ہے۔
بیوی۔ وعدہ کیا تو کیا وعدہ کر کے ہم نے اپنی
لڑکی اس کے ہاتھ بیچ دی؟ معلوم نہیں
وہ مر گیا یا زندہ ہے! لوٹ کر آئے یا نہ آئے
دوسرے اُسے مہر ادا کرنے کیلئے دولت
ملیگی ہی کہاں۔ کون دیگا موئے مفلس کنگال
کو۔! دیکھو میری بات مان لو! اگر خود بھی
رئیس ہونا چاہتے ہو اور عفرا کو بھی
عیش سے دیکھنا چاہتے ہو تو اس رئیس کا
پیغام منظور کر لو۔ ورنہ عمر بھر پچھتاؤ گے
عقال۔ بات تو تم نے ٹھیک کہی کہ عروہ ابتک
نہیں لوٹا۔ اتنے دن ہو گئے! آخر کہاں تک
انتظار کیا جائے؟ کچھ سوچ کر، اگر

یہ رئیس بھی ہاتھ سے نکل گیا تو عفرا کیلئے
دولھا تلاش کرنے میں ضرور دقت ہوگی!
بیوی۔ میں کوشش کر کے اس پیغام کو دوبارہ
منگواؤنگی۔ تم اس کو منظور کر لینا دیکھو
اب بھی سمجھ جاؤ!
عقال۔ میں اس کو منظور کر تو لوں گا اگر عروہ
آ گیا تو میں کیا جواب دوں گا؟
بیوی۔ اس کا بندوبست میں کر لوں گی! تم اسکی
قطعی فکر نہ کرو!
عقال۔ اچھا تم پیغام بھجوا دیں اسے منظور
کر لوں گا، مگر تم نے عفرا سے بھی رائے
لیلی ہے۔
بیوی۔ نہیں اس معاملہ میں اس سے بات کرنے کی
بھی ضرورت نہیں، میں جانتی ہوں کہ عروہ
سے چھٹنے کا اُسے صدمہ ہو گا مگر وہ چند
روزہ ہو گا۔ وہ اس کو جلد ہی بھول
جائے گی!
عقال۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ اس رشتہ میں لڑکی کو
کو بھی ہاتھ سے کھو بیٹھیں! اگر تم عفرا
کی بھی رائے لیلو تو کتنی اچھی بات ہو!
بیوی۔ تمھاری تو عقل سٹھیا گئی ہے، میں کتنی

ہوں اس معاملہ میں عفرا کی زبان نہیں کھلوانی چاہئے! تمھیں معلوم نہیں کہ وہ عروہ کے سوائے کسی اور سے نکاح کرنے کیلئے تیار نہ ہوگی جب سے عروہ گیا ہے۔ آدھی ہوگئی ہے میں نے اسی وجہ سے تو اس موئے کو یہاں سے دور کر دیا ہے

عقال۔ دیکھ لیا نا! تم نے چند روز کی جدائی پڑی اس کی کیا حالت ہوگئی۔ مگر جب دائمی جدائی ہوگی تو وہ اپنی جان سے چلی جائیگی!

بیوی۔ نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا! شادی ایسی چیز ہے جو سب کو بھلا دیتی ہے، چند روز ماں، باپ، بھائی، بہن اور اپنے عزیز و اقارب ضرور یاد آتے ہیں مگر پھر شوہر کی محبت ہر لڑکی کے دل پر ایسا سکہ جما لیتی ہے کہ وہ اس سے جدا ہونا گوارا نہیں کرتی، اس وقت وہ ماں باپ تک کو چھوڑ دیتی ہے، ذرا عفرا کے کنوارے پنے کی زندگی تو ختم ہونے دو۔ دیکھنا عروہ کا نام بھی اس کو برا لگنے لگے گا۔

عقال۔ حالانکہ تم بڑھی ہوگئی ہو مگر اب بھی دو دلوں کی محبت کو نہیں سمجھتیں، بچپن میں دل بالکل صاف ہوتا ہے اس وقت اس پر جو نقش ہو جاتا ہے وہ ہمیشہ کیلئے ہوتا ہے گو زندگی کے بعد کے واقعات اس کو دھندلا کر دیتے ہیں، مگر مٹانے نہیں پاتے، یہی حال محبت کا بھی ہوتا ہے، عفرا کے دل میں بچپن سے عروہ کی محبت ہے، تم اس کی شادی کسی اور سے کر دو، وہ "ہائے" کر کے رہ جائے گی! اپنے شوہر کی ناراضگی کے ڈر سے کبھی عروہ کی محبت کا اظہار نہیں ہونے دیگی! وہ اس کی تابعداری ضرور کریگی مگر عروہ کو بھولیگی نہیں! جب تک وہ زندہ رہے گی عروہ کو یاد رکھے گی جب کبھی اس کو عروہ کی محبت کا خیال آئیگا تو کچھ دیر کیلئے یہ جذبہ اس کے شوہر کی محبت کو دبا دیگا اور وہ دیوانی اور پاگل ہو جائیگی! سمجھیں بچپن کی محبت اور وہ بھی نوجوانی اور جوانی کی، کوئی کھیل نہیں ہے، گو میں تمھاری بات کے خلاف نہیں ہوں مگر عفرا کی حالت سے بہت خوفزدہ ہوں کہ کہیں وہ اپنی جان نہ دے بیٹھے۔

بیوی۔ تم تو اپنا فلسفہ چھانٹنے لگتے ہو، جب تم کو یہ

یہ معلوم تھا کہ ایسا ہو جاتا ہے کہ تم نے عفرا کو عروہ کے ساتھ کیوں کھیلنے دیا؟ جب میں اس کو پردہ کرا رہی تھی۔ تم نے اسے پردہ کیوں نہیں کرانے دیا؟ اگر خدانخواستہ کوئی بات ہو گئی تو تم ہی اس کے ذمہ دار ٹھرائے جاؤ گے!

عقال۔ جی ہاں! آپ بالکل بجا فرماتی ہیں! میں تو بچپن سے ان دونوں کو بیاہنے کی فکر میں تھا، اب بھی یہ میری مرضی ہے کہ میں عفرا کو کسی دوسرے سے بیاہ دوں، کیوں ٹھیک ہے نا؟ دیکھنا تمھارا ہی چہیتا ڈھونڈا جائے گا!

بیوی۔ اور کیا؟ چوری اور سینہ زوری! اچھا جائے گا۔ جب کچھ ہو گا! سنو! اسی ہفتے کے اندر عفرا کا اس سے نکاح کرکے اسے رخصت کر دینا! کہیں عروہ آجائے تو ایک اور مصیبت کا سامنا ہو۔

عقال۔ اچھا! تم پیغام بھجواؤ! میں ایسا ہی کروں گا۔

بیوی۔ میں ابھی لبنیٰ کے ابا سے کہلوائے دیتی ہوں۔

(جاتی ہے)

(عقال کی بیوی پیغام بھجواتی ہے اور عقال اس کو منظور کر لیتا ہے)

(پردہ)

تیسرا ایکٹ — عقال کے خیمہ کا دوسرا رخ — پانچواں منظر

عفرا زار و قطار رو رہی ہے اور اسکی ماں اس سے کچھ کہہ رہی ہے

عفرا۔ اماں جان! ایسی بات اپنی زبان سے نہ نکالیے! للہ نہ نکالیے! میں اس کو نہیں سن سکتی! اُف! اُف! بس کیجئے اماں جان! آہ عروہ! میرا پیارا عروہ!

ماں۔ اے بیٹی! یہ تو دنیا میں ہوتا چلا آرہا ہے! عروہ مر گیا تو مر جانے دو! تمھیں عروہ سے اچھا بر مل سکتا ہے، اس میں کون سے لعل جڑے ہوئے تھے۔

عفرا! اماں جان! آہ! عروہ! تم مجھے اکیلا چھوڑ گئے! تم مر گئے ہو عروہ! کیا تم نے یہ موت میرے لئے اٹھائی عروہ! عروہ! عروہ! پیارے عروہ! دکھڑی ہوتی ہے

اور پھر گر جاتی ہے)

ماں ۔ گھبراؤ نہیں بیٹی! (پکڑ لیتی ہے) پریشان نہ ہو عفرا! تم اس کے لئے کیوں اتنی پریشان ہو رہی ہو، تمھیں اس کی کیا فکر ہے، وہ گیا تو اپنی جان سے! تم اس کے لئے کیوں ہلکان ہوتی ہو؟

عفرا ۔ اماں جان! آپ کی عفرا آج سے بیہوش، بیحیا، اور بے شرم ہو گئی ہے عروہ اپنی جان سے گیا، مجھے زندہ درگور کر گیا! کاش کوئی میری جان لے لیتا۔ مگر میرے عروہ کو زندہ کر دیتا عروہ! عروہ! (دیوانی سی ہو جاتی ہے) دیکھو میں تمھیں منع کر رہی تھی عروہ! تم باز نہیں آئے! تم نے میری ایک نہیں سنی عروہ! عروہ! تم نے میرے لئے جان دی! گھبراؤ نہیں! میں ابھی آتی ہوں! عروہ! تم وہاں پر اکیلے ہو گے عروہ! تمھاری عفرا تمھارا ساتھ دیگی! عروہ! میرے عروہ! (بیہوش ہو جاتی ہے)

ماں ۔ عفرا! عفرا! (روتی ہے اور چلاتی ہے) عفرا کے ابا، عفرا کے ابا! ارے دوڑو! غضب ہو گیا! ہائے میری عفرا کو کیا ہو گیا

(عقال حیران دوڑتا ہوا آتا ہے)

عقال ۔ کیا ہوا؟ کیوں اس قدر پریشان ہو؟

ماں ۔ دیکھو تو میری بچی تو بیہوش ہو گئی اللہ! یا اللہ! یہ اچھی ہو جائے تو میں پچاس نفلیں پڑھونگی! میرے مولا! یا میرے مشکل کشا! مدد کرنا میری! (ہاتھ ملتی ہے)

عقال ۔ پانی لاؤ۔ جلدی سے پانی لاؤ

بیوی ۔ اچھا۔

(جا کر جلدی سے پانی لاتی ہے اور عقال عفرا کے منہ پر چھڑکتا ہے)

عقال ۔ آخر اس کی یہ حالت کیسے ہوئی؟

بیوی ۔ میں نے وہی سوچی ہوئی تدبیر پر عمل کیا تھا، جو اس سے کہا کہ عروہ مر گیا تو وہ دیوانی ہو گئی۔

عقال ۔ دیکھو! میں کہتا نہ تھا کہ عروہ اور عفرا ایک روح اور دو قالب ہیں ان دونوں کو جدا کرنے میں انکی جان کا خطرہ ہے مگر تمھاری سمجھ میں ایک نہ آئی۔

بیوی۔ یہ سب کیا کرایا تمہارا ہی تو ہے، نہ تم اتنی ڈھیلی ڈور چھوڑتے اور نہ عفرا کی یہ حالت ہوتی لڑکی ذات، کمزور دل، محبت گھر کر گئی مگر وہ اب عروہ کو بھول بھی جائیگی۔

عقال۔ خیر! جو ہونا تھا وہ تو ہو ہی گیا، مگر اب جو کچھ کرنا ہے جلدی جلدی کر لو! اگر کہیں وہ آگیا تو یہ دونوں پھیں پر اپنی جانیں قربان دینگے

بیوی۔ اور کیا...... چپ رہو، اب ہوش میں آرہی ہے۔

(دونوں چپ ہو جاتے ہیں)

عفرا۔ عروہ! عروہ! کیا تم آگئے؟ کہاں ہو؟ عروہ! عروہ! (آنکھیں بند کر لیتی ہے)

عقال۔ بیٹی! گھبراؤ نہیں! ہوش میں آؤ! دیکھو عروہ تمہارا نہیں تھا، وہ جس کا تھا اس نے لیلیا! صبر کرو بیٹی! صبر!

عفرا۔ کون! (آنکھیں کھولتی ہے، اباجان! میں اب زندہ نہیں رہ سکتی اباجان! میری روح اور میری جان عروہ کے ساتھ چلی گئی! یہ مٹی کا ڈھیر ہے اباجان! اب آپ جو چاہیں کریں، میں مردہ ہوں! میری زندگی ختم ہوگئی!

عقال۔ کیسی باتیں کرتی ہو بیٹی! کیا تم نہیں جانتیں کہ مرد کی ذات بیوفا ہوتی ہے؟ عروہ نے تمہارے ساتھ بیوفائی کی! وہ تم کو چھوڑ کر چلا گیا! اب خبر آئی ہے کہ وہ مر گیا! اس کو ہم کیا کریں یہ تمہاری قسمت ہے صبر کرو بیٹی! حکم خداوندی تمہارے لئے یونہی تھا! میں نے تو بہی کوشش کی تھی کہ تم دونوں کو ایک رشتہ میں منسلک کر دوں مگر یہ تمہاری تقدیر میں نہ تھا۔
(روتا ہے)

عفرا۔ اباجان! بس کیجئے! اباجان! عروہ کو بے وفا نہ کہئے! عروہ بیوفائی نہیں کر سکتا اگر وہ زندہ ہوتا تو ضرور آتا! وہ مجھ سے کبھی بیوفائی نہیں کر سکتا! اس نے میرے لئے جان دی اور اب میں اس کیلئے جان دونگی! وہ میرا...... ہو چکا تھا...
اور میں...... اس کی!

عقال۔ کیوں بیٹی! اپنے باپ کا دل دکھا رہی ہو ابھی ہماری تمنائیں اور حسرتیں باقی ہیں! ابھی ہم تمہارا بیاہ رچائیں گے، اور تمھیں دلھن بنتے ہوئے دیکھیں گے

عفرا۔ (گھبرا کر) نہیں، نہیں! یہ میرے اوپر

ایک ظلم ہوگا۔ میں اب کسی کے نکاح میں نہیں آسکتی! میں جس کو زبان دیچکی تھی جس سے وعدہ کر چکی تھی! اسی کی تھی اور ہوں! کوئی اور مجھے اپنی نہیں بنا سکتا! میرے جسم کو ہاتھ نہیں لگا سکتا! خدا کے واسطے ایسا نہ کیجئے، میں اپنی جان دیدونگی! اباجان! یوں سمجھئے میں بیوہ ہوں! میرا سہاگ لٹ گیا! میری امیدیں خاک میں مل گئیں! مجھے اب دنیا کی کوئی چیز بھلی نہیں معلوم ہوتی!

عقال۔ بیٹی! تم کیسی باتیں کر رہی ہو! پاگل ہوگئی ہو دیکھو! ہم نے عروہ سے زیادہ خوبصورت عروہ سے زیادہ تندرست اور عروہ سے زیادہ مالدار بر تمھارے لئے تلاش کیا ہے پرسوں تمھاری شادی ہے تم تو اس طرح کی باتیں کر رہی ہو! یہ ہرگز نہیں ہو سکتا بیٹی میرا کہنا ماننا چاہئے، دیکھو ماں باپ کی خوشنودی خدا کی خوشنودی ہے، ماں باپ ہی کے پیروں کے نیچے جنت ہوتی ہے۔

عفرا۔ اباجان! آپکی باتوں سے تو معلوم ہوتا ہے کہ میرا عروہ، ہاں عروہ! ابھی زندہ ہے میرا دل کہہ رہا ہے کہ وہ ابھی مرا نہیں!

کہ وہ ابھی مرا نہیں! وہ آتا ہوگا وہ آئیگا اور ٹھہرئیے اباجان! اپنے وعدہ کو پورا کیجئے

عقال۔ بیٹی! اس خبر کی تصدیق ہوگئی! ایک اور شخص ابھی ابھی آیا ہے، وہ بھی یہی کہتا ہے کہ عروہ لٹیروں کے پھندے میں پھنس گیا وہ ان سے لڑ بیٹھا اور انھوں نے اسکو وہیں قتل کر دیا۔

عفرا۔ قتل کر دیا، آہ! (پھر بیہوش ہو جاتی ہے اباجان پانی چھڑکتا ہے۔ چند منٹ بعد اس کو پھر ہوش آجاتا ہے)

عقال۔ بیٹی! ایک مردہ کے لئے اس طرح اپنی زندگی خراب کرنا کسی طرح درست نہیں خدا نے تمھارے لئے اس سے بہتر بر بھیج دیا ہے، تم اپنی زندگی ٹھیک طور سے گزارو۔

عفرا۔ آہ! اباجان! آپکی باتیں میرے دل پر برچھیوں کی طرح لگ رہی ہیں، میرا دل چھلنی ہوگیا ہے، میرا کلیجہ خشک ہوگیا! مجھے آپ اجازت دیجئے اور اپنے پیارے کی یاد میں جوگن بننے دیجئے! میں اسکی یاد رکھونگی گھبراتی ہے ...... میرے عروہ! تم کہاں ہو! بولو! جلدی بولو! دیکھو عفرا ہلاک ہوئی عروہ! عروہ!

ماں۔ بیٹی! ہم نے تمھیں کیا اسی دن کیلئے پالا تھا کہ تم اس طرح ہمیں بے اولاد کرنا! تم جو کہوگی وہ میں کرونگی! تم بھی میری یہ بات مان لو! اگر آج تم نے میری بات نہ مانی تو میں تمھیں دودھ بھی نہ بخشونگی!

عفرا۔ اماجان! آپ بھی غضب کر رہی ہیں! میرے اوپر اب دنیا کی لعنت وپھٹکار نہ لادیے! ہاں! اگر عروہ زندہ ہوتا تو میں اس کو شوق سے برداشت کرتی! اب کس کیلئے ایسا کروں! کون مجھ سے اتنی محبت کریگا! آپ میرا دین بھی خراب کرنا چاہتی ہیں۔

ماں۔ کیوں بیٹی! شادی بیاہ کرنا تو قدرت کی طرف سے ہے .... اس میں

عفرا۔ اماجان! میں چاہتی ہوں کہ میں دنیاوی لذتوں سے محروم ہی رہ کر عالمِ بالا کو سدھاروں اور اپنے عروہ سے جاملوں۔ مگر آپ مجھے دنیا کے نشیب وفراز دکھانا چاہتی ہیں، خدارا! میری اس التدعا کو آپ منظور کر لیجئے! میں اب ایسا کرنا نہیں چاہتی!

عقال۔ بیٹی! جب مجھے عروہ کے انتقال کی خبر ملی تو میں نے فوراً اس پیغام کو قبول کر لیا اس لئے کہ دنیا کو یہ کہنے کا موقع نہ ملے کہ تم عروہ سے منسوب ہوچکی تھیں، اب عروہ جاچکا! اس لئے میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ تم اس کو منظور کر لو! اٹھو! صبر کرو اور دیکھو کہ تمھاری قسمت میں کیا لکھا ہے؟ اٹھو! (ہاتھ پکڑ کر) اٹھو! بیٹی!

عفرا۔ اٹھتی ہوں! اٹھتی ہوں! میں تو کہیں کی بھی نہ رہی! عروہ! تم کہاں ہو! (روتی ہے) تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا؟ آئے کیوں نہیں؟ اگر مجھے معلوم ہوتا کہ تم مرنے کیلئے جارہے ہو تو میں تم کو ہرگز نہ جانے دیتی عروہ!

ماں۔ بیٹی! کیا تم قسمت کا لکھا بھی بدل سکتی ہو؟ تمھاری قسمت اس کے ساتھ وابستہ نہ تھی!

عفرا۔ قدرت کا انتظام تھا! ہاں انتظام! اماں جان! انسان سوچتا کچھ ہے اور ہوتا کچھ ہے ہائے! (کلیجہ پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے ....

کسی قدر حواس درست کر کے) اماں جان! اب بھی میرا دل کہہ رہا ہے کہ عروہ زندہ ہے مجھے کسی طرح یقین نہیں ہوتا، میں ہرگز نہیں مان سکتی۔

ماں۔ تم تو پاگل ہوگئی ہو عروہ کے پیچھے! خبروں پہ خبریں آرہی ہیں مگر تم کو یقین ہی نہیں ہوتا! کیا اسکی لاش ہی دیکھ کر تم کو صبر آئے گا۔

عفرا۔ ہاں! پاگل ہوں! سڑن ہوں! دیوانی ہوں! کیا کچھ نہیں ہوں! میں اور عروہ کی لاش دیکھوں! کیسے؟ خدا نہ دکھلائے!

ماں۔ اچھا چلو! تم اپنے باپ کے کمرے میں چلو اور خود سنو کہ دنیا کیا خبریں لا رہی ہے؟

عفرا۔ میں خبریں سننا نہیں چاہتی! مجھے اکیلا چھوڑ دیجئے اور جو آپ کا جی چاہے وہ کیجئے چاہے مجھے بیچئے اور چاہے فروخت کیجئے! اب عفرا نہیں! عفرا کی روح اور عروہ کی جان سب اس کے ساتھ گئی، یہ گوشت کا لوتھڑا ہے، جو اسکی قیمت ادا کرے اس کے حوالے کر دیجئے۔ جائیے مجھے اکیلا چھوڑ دیجئے!

عقال۔ نہیں عفرا! تم کو اکیلا نہیں چھوڑا جا سکتا دو چار روز بعد تمھارا یہ غم خود بخود کم ہو جائیگا

عفرا۔ غم اور کم ہو جائیگا! نہیں! اس کی صورت بدل سکتی ہے مگر غم کم نہیں ہو سکتا۔

عقال۔ اچھا چلو! میرے ساتھ چلو!

عفرا۔ اچھا چلئے! (باپ کے ساتھ چلی جاتی ہے) پردہ

چوتھا ایکٹ ـــــــ قبیلہ بنی عذرا کا ایک مسافر ـــــــ پہلا منظر

عرب کے ایک دور دراز ریتیلے میدان میں

(عروہ پیاس کی وجہ سے حیران و پریشان ہے)

عروہ۔ (پیاس کی شدت کی وجہ سے) اُف! پیاس! پیاس! پانی! پانی! زبان خشک ہو گئی! حلق سوکھ گیا، کہیں ایک قطرہ پانی بھی نظر نہیں آتا یا الٰہی غیب سے مدد کر (ادھر سے ادھر دیکھتا ہے) شاید وہاں پانی ہو! وہ سبزہ زار معلوم ہوتا ہے (دوڑ کر جاتا ہے مگر نا امید ہوتا ہے) افسوس! ریت! سراب اسی کو کہتے ہیں! یا خدا اب میں کدھر جاؤں! آہ! مرا! پیاس! عفرا! عفرا! اب پیاس ہی جان کی لاگو ہو گئی! المدد اے شاہ زماں المدد! (اٹھ کر گر پڑتا ہے چلتا ہے اور پھر نظریں دوڑاتا ہے) دیکھوں شاید وہاں کوئی اللہ کا بندہ مل جائے! حلق میں کانٹے پڑ گئے (تیزی سے آگے بڑھتا ہے، بہاں پر بھی پانی کے آثار نہیں معلوم ہوتے کچھ فاصلہ پر چند عورتیں بیٹھی ہوئی اس کو دیکھتی ہیں، اب پیاس برداشت نہیں ہوتی، دماغ بھی بیکار ہو گیا! چکر آ رہا ہے! پیر لڑکھڑاتے ہیں اور وہ زمین پر گر پڑتا ہے، عورتیں اس کو گرتے ہوئے دیکھتی ہیں)

ایک عورت ۔ ارے! وہ کون مصیبت زدہ ہے! چلو دیکھیں!

دوسری عورت ۔ تم کو شرم نہیں معلوم ہوتی! اجنبی کے سامنے
جاؤ گی!

تیسری عورت ۔ واقعی کوئی مصیبت زدہ معلوم ہوتا ہے
یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم اسے دیکھیں۔ وہ ہمارا مہمان ہے۔

پہلی عورت ۔ چلو بہن! ضرور چلو! ہم اپنی خصوصیت نہیں
چھوڑ سکتے۔

(سب اٹھ کر جاتی ہیں اور عروہ کے پاس جاکر
کھڑی ہو جاتی ہیں)

عروہ ۔ پانی! پانی! پیاسا مرتا ہے۔

تیسری عورت ۔ پیاسا معلوم ہوتا ہے! (دوسری سے)
جاؤ جلدی سے پانی تو لے آؤ۔

دوسری عورت ۔ اچھا! (پانی لینے جاتی ہے)

پہلی عورت ۔ نہ معلوم کس قبیلہ کا فرد ہے؟ افسوس!
سیکڑوں راہرو اس ریگستان میں پانی
نہ ملنے کی وجہ سے موت کے منہ میں چلے جاتے
ہیں۔

دوسری عورت ۔ لو! میں پانی لے آئی!

(پہلی عورت عروہ کو پانی پلاتی ہے پانی پی کر عروہ
ہوش میں آتا ہے)

عروہ ۔ (ہوش میں آتے ہی) عفرا! پیاری عفرا!
تمھاری جدائی کے صدمے مجھ سے برداشت
نہ ہو سکے! عفرا! پیاری عفرا!

دوسری عورت ۔ (ہنس کر) اوہ! کسی حسینہ کے
نگاہ ناز کے شکار بھی ہیں۔

تیسری عورت ۔ یہ حضرتِ عشق کی کرشمہ سازیاں ہیں۔

پہلی عورت ۔ (دوسری سے) ہنستی ہو! بیوقوف!
تمھارے پاس دل ہی کہاں ہے؟ تم کیا جانو
محبت کیا چیز ہے! یوں دم دینا تو کچھ بھی
نہیں، جب کسی کے لئے پھڑک پھڑک کر دم
نکلتا ہے! اس وقت اسے محبت کا لطف آتا ہے۔
دیکھو! ہنسو نہیں! اس کے دل پر اس وقت
زبردست صدمہ گذر رہا ہے، نہ معلوم اس
بیچارے کے ساتھ کیسا برتاؤ کیا گیا ہوگا!

تیسری عورت ۔ (لمبی سانس کھینچکر) ہاں، ہاں بہن!
جن کے دل کو لگی ہوتی ہے، انھیں کو معلوم
ہوتی ہے۔

دوسری عورت ۔ (مذاق کے انداز میں) ہاں بہن!
تم پر گذر چکی ہے، بھلا اس کے دکھ درد کو
تم کیوں نہ سمجھو!

پہلی عورت ۔ چپ نہیں رہتی تنالہ کہیں کی

دوسری عورت ۔ اوہ! مجھے نہیں معلوم تھا! آپ

بھی دل دے بیٹھی ہیں! لو سنا (تیسری سے)
آپ ماشاء اللہ آپکی سوکن بننے والی ہیں!
تیسری عورت۔ اری چھوکری! کنوار پنے میں تو
تیری زبان کا یہ حال ہے، بیاہ ہونے پر تم
نہ معلوم کیا کیا گل کھلاؤ گی؟
عروہ۔ عفرار! (آنکھیں کھولتا ہے اور عورتوں کو
بغور دیکھتا ہے) آپ کون ہیں؟ میرے پاس
کیوں آئی ہیں؟
تیسری عورت۔ ہم آپ کے ہمدرد ہیں آپ ہمارے
مہمان ہیں۔ ہم نے آپ کی جان بچائی ہے۔
عروہ۔ آپنے میری جان بچائی؟ کیوں؟ مجھ سے آپ کو
کیا نسبت تھی؟ آپ نے مجھے مرجانے دیا ہوتا
آپ نہیں جانتیں! میں اپنی عفرار کو پہلو میں
لئے دم توڑ رہا تھا (آنسو بھر لاتا ہے)
پہلی عورت۔ آپ کو مرجانے دیا ہوتا!! یہ کیسے
ہو سکتا ہے؟ ابھی اہل عرب اس قدر سنگدل
اور ذلیل نہیں ہوے کہ ان کے سامنے ایک
شریف انسان پیاس کی وجہ سے دم توڑے
اور وہ اسے دیکھ کر خوش ہوں ان میں اسلامی
حمیت، قومی محبت، اور انسانیت کے اعلیٰ جوہر
موجود ہیں، اس جوہر کا بیشتر حصہ آپکو ان کے
یہاں کی خواتین میں ملے گا، یہ دوسری بات ہے
کہ آپ کو اپنی محبوبہ دلنواز سے جدا ہونے
میں صدمہ پہنچا ہو! اور آپ ہم کو گنہگار
ٹھہرائیں، خدا کرے آپ حقیقی محبوب
میں اسے حاصل کریں اور وہ آپ کے
ساتھ زندگی بسر کر کے آپ کی حقیقی مسرت
کو دوبالا کر دے...... اگر میں آپ سے
کچھ دریافت کر دوں تو کیا آپ اس کا تسلی
بخش جواب دیں گے۔
عروہ۔ (حیرت سے) ہاں! بتاؤں گا! ضرور
بتاؤں گا!
پہلی عورت۔ یہ عفرار کون ہے؟
عروہ۔ (آنسو بھر لاتا ہے) عفرار! کون ہے عفرار!
آہ! عفرار! (زمین سے سر ٹپک دیتا ہے)
پہلی عورت۔ بولئے! آپ تو خاموش ہو گئے!
عروہ۔ کیا کہوں؟ عفرار! ابھی میری کوئی نہیں!
چچازاد بہن ہے! اگر میری.......
(خاموش ہو جاتا ہے)
دوسری عورت۔ کہئے! کہئے! آپ خاموش کیوں
ہو گئے؟
عروہ۔ کیا کہوں؟ بتا تو دیا!

تیسری عورت ۔ آپ کہہ رہے تھے، مگر میری....
اس کے بعد آپ خاموش ہو گئے، اس جملہ
کو پورا کیجئے۔

عروہ ۔ ہاں! ہاں! وہ میری...... نہیں!
نہیں! وہ بدنام ہو جائیگی، میں اور کچھ
نہیں بتاؤں گا! مجھ سے نہ پوچھئے!

تیسری عورت ۔ بتائیے یا نہ بتائیے! ہم کو
معلوم تو ہو ہی گیا کہ عفرا آپ کی....
...... ہے!

عروہ ۔ ہاں! ہاں! ٹھیک ہے، وہ میری دلنواز
میری محبوبہ! میری لیلیٰ اور میری شیریں ہے!

دوسری عورت ۔ (سنجیدگی سے) اور وہ کس
قبیلہ کی ہے؟

عروہ ۔ یہ ہرگز نہیں بتا سکتا، سب کچھ بتا دوں
یہ کیسے ممکن ہے؟

پہلی عورت ۔ اور آپ کس قبیلے کے ہیں؟

عروہ ۔ بنی عذرا۔

تیسری عورت ۔ تو عفرا بھی بنی عذرا کی ہوگی!
دیکھئے پتہ لگا لیا نا؟

عروہ ۔ (حیرت سے) ٹھیک ہے! اچھا مجھے جانے
دیجئے (گھبرا جاتا ہے) میں جاؤں گا، ابھی
نو کئی دن کا راستہ باقی ہے، میری عفرا میرا
انتظار کر رہی ہوگی! میں اس سے وعدہ کرکے
آیا ہوں!

پہلی عورت ۔ مگر...... یہ نہیں ہو سکتا! آپ ہمارے
یہاں ایک روز ضرور قیام کیجئے، ہم کو بھی
اپنی مہمان نوازی کا فخر حاصل ہونے دیجئے۔

عروہ ۔ نہیں! نہیں! اب مجھے جانے دیجئے۔ جتنی
دیر ہوگی، میری حالت خراب ہوتی جائیگی نہیں تو
تو میری قسمت کا فیصلہ میرے خلاف ہوگا
میں آپ سے استدعا کرتا ہوں کہ آپ میری
اس التجا کو ضرور قبول کریں۔

تیسری عورت ۔ آپ خود ایک مہمان نواز قبیلے
کے فرد ہیں، آپ جانتے ہیں کہ عرب میں یہ
فعل کس قدر معیوب ہے کہ ایک خاتون
کی مہمان نوازی کی درخواست کو ایک مرد
قبول نہ کرے، امید ہے کہ اب آپ زیادہ
انکار نہ کریں گے، مدت قیام زیادہ نہیں
صرف ایک دن، اگر ہمارے قبیلہ کے مردوں
کو خبر ہو گئی کہ ایک مسافر کو ہم نے مہمان کئے
بغیر چلا جانے دیا تو وہ ہم پر ناخوش ہونگے
کیا آپ کو یہ گوارا ہے کہ آپ کی بدولت ہمارے

ہم پر ناراض ہوں!

عروہ۔ نہیں، نہیں، آپ جیسی حسین خاتون کیلئے میں یہ کبھی نہیں گوارا کرسکتا، خیر! میں آپ کی خاطر سے آج یہاں قیام کئے لیتا ہوں، کیا میں بھی آپ سے یہ امید رکھوں کہ کل صبح آپ مجھے اول وقت ہی روانہ ہونیکی اجازت دیدیں گی۔

پہلی عورت۔ ضرور! چلئے خیمہ پر قیام فرمائیے!

عروہ۔ بہت بہتر!

(عروہ ان عورتوں کے ساتھ خیمہ پر پہنچکر قیام کرتا ہے، اس کے اونٹ بھی اس کے ہمراہ ہوتے ہیں، ایک روز قیام کرکے وہ اپنی منزل مقصود کی طرف روانہ ہوجاتا ہے)

(پردہ)

چوتھا ایکٹ —— عفرا کی شادی اور رخصتی —— دوسرا منظر

(عقال رئیس سے باتیں کر رہا ہے)

پہلا رخ

عقال۔ مجھے امید ہے کہ آپ عفرا سے بہت عمدہ سلوک کریں گے

رئیس۔ عمدہ سلوک کے کیا معنی؟

عقال۔ عمدہ سلوک سے میرا مطلب یہ ہے کہ آپ عفرا کو بیوی بنا کر رکھیں گے۔

رئیس۔ ضرور! میں نے کوئی ایک لونڈی کی حیثیت سے تو ان سے نکاح کیا نہیں؟ وہ میری بیوی ہوں گی اور میری رفیقۂ حیات!

عقال۔ یقیناً وہ آپکی رفیقۂ حیات ہے، دکھ درد میں آپکی ساتھ ہے اور عیش و عشرت میں بھی برابر کی شریک!

رئیس۔ حقیقت تو یہی ہے کہ اگر دنیا میں عورت نہ ہو تو مرد اپنی زندگی کے مقصد کو کبھی حاصل نہیں کرسکتا، وہ اسی ذات کی مدد سے اپنی زندگی گزار جاتا ہے ورنہ وہ چند ایسی قوتوں اور جذبوں سے مرعوب ہوکر وہ ٹھوکریں کھائے کہ یہ چند روزہ زندگی بھی اسے اجیرن ہوجائے۔

عقال۔ دنیا میں ایسے بھی لوگ ہیں جو شادی

نہیں کرتے اور ٹھوکریں کھاتے ہیں مگر پھر بھی
ان کی آنکھیں نہیں کھلتیں، دنیا ایک گاڑی
ہے جسے دو جاندار قبر تک گھسیٹتے ہیں اس میں
ایک مرد ہے اور دوسری عورت اگر ان میں
سے ایک بھی کم ہو تو اس گاڑی کو گھسیٹنا محال
ہو جاتا ہے۔

رئیس۔ جی ہاں! بالکل درست ہے! یہ جوا دونوں
پر شادی کے ساتھ ہی رکھا جاتا ہے اور
شادی کا مقصد بھی درحقیقت یہی ہوتا ہے
کہ مرد اور عورت ایک روح دو قالب
ہو کر دنیا کے کاروبار میں قدم رکھیں دنیا
کے نشیب و فراز کو دیکھیں اور نتیجہ میں خدا
کی ذات پر ایمان لاویں۔

عقال۔ بیشک شادی کا ایک مقصد یہ بھی ہے
میں خدا سے دعا کرتا ہوں کہ آپ دونوں
اپنی زندگی عیش و عشرت سے گذاریں
ہاں! مجھے ایک اور ضروری بات کہنی ہے
اور وہ یہ ہے کہ میرے بھائی کا وہ لڑکا
جس سے عفرا منسوب تھی، اب واپس
آنے والا ہی ہوگا، اس وجہ سے اگر آپ
یہاں سے کل ہی کوچ کر دیں تو بہتر ہوگا

اگر وہ آگیا اور اس نے میری بدعہدی کا
قبیلہ والوں میں اشتہار دیدیا تو اس میں
میری بڑی رسوائی ہوگی، بہتر یہ ہے کہ آپ
جلد از جلد یہاں سے اپنے وطن کو روانہ
ہو جائیں

رئیس۔ آپ گھبرائیں نہیں میں کل ہی یہاں سے
کوچ کر دوں گا۔ مگر یہ تو بتائیے کہ میرے
جانے کے بعد آپ اس سے کیا بہانہ کریں گے؟
شادی کی خبر تو اسے ہو ہی جائے گی۔

عقال۔ اس کا انتظام تو میں کر لوں گا، میں آج
ہی ایک بہت پرانی قبر کی از سر نو مرمت کراؤنگا
عروہ کے آنے پر میں اسے قبر کے پاس لیجاکر
کھڑا کر دوں گا اور صاف صاف کہدونگا
کہ عفرا دنیا سے سفر آخرت کر چکی ہے
اور یہ اس کی آخری منزل ہے۔

رئیس۔ مگر یہ صورت تو اچھی نہیں معلوم ہوتی
کہ آپ اپنی زندہ لڑکی کو اس طرح مردہ
بنائیں۔

عقال۔ حضرت! وہ میرے اور آپ کیلئے تو
مردہ نہیں ہوگی! اگر مردہ ہوگی بھی تو عروہ
کیلئے۔ خود ہی چند روز میں رو پیٹ کر

خاموش ہو جائے گا۔

رئیس۔ ترکیب تو اچھی ہے! اچھا تو اب آپ رخصتی کا انتظام کرائیے۔ مجھے بھی کوچ کی تیاری کرنی ہے۔

عقال۔ ضرور! اچھا میں جاتا ہوں اور رخصتی کی تیاری کراتا ہوں۔

(عقال جاتا ہے اور اپنی لڑکی سے باتیں کرتا ہے)

دوسرا رُخ

عقال۔ (عفرا سے) بیٹی جاؤ آج سے تمہاری نئی زندگی شروع ہوتی ہے۔ یہی وہ دن ہے جس کے لئے ماں باپ لڑکیوں کو پالا کرتے ہیں۔

عفرا۔ (روتی ہے) ابا جان۔ (پھر روتی ہے)

عقال۔ بیٹی! روؤ نہیں! یہ دن سب کو دیکھنا پڑتا ہے! تمہارا میکہ تمہارا گھر نہیں، تمہارا گھر تمہاری سسرال ہے۔ یہ ایک سرائے تھی جس میں تم چار دن کیلئے آئی تھیں، اب وقت آ گیا کہ تم اپنے گھر کا راستہ لو اور یہاں کی سب چیزوں کو بھول جاؤ۔

عفرا۔ ابا جان! مجھ سے یہ گھر کس طرح بھلایا جائیگا۔ میں اسی کو اپنا گھر سمجھتی تھی! افسوس! اگر مجھے پہلے سے معلوم ہوتا کہ کہ ایک دن مجھے اس گھر کو چھوڑنا پڑے گا تو میں ہرگز .... (روتی ہے)

عقال۔ بیٹی! ہر لڑکی اپنے میکہ کو اپنا گھر سمجھتی ہے گو وہ جانتی ہے کہ میکہ میں اسے صرف چند دن رہنا ہے اس پر بھی وہاں کی چیزوں سے اور وہاں کے انسانوں سے محبت کرنے لگتی ہے۔

عفرا۔ (رو کر) میرا یہ مقصد نہیں تھا ابا جان! یہ تو میں جانتی ہوں کہ یہ وقت ہر لڑکی پر گذرتا ہے مگر میں جس کیلئے اور جس مقصد کیلئے پالی گئی تھی وہ پورا نہ ہوا! آپ نے کہا تھا کہ میں ہمیشہ اسی گھر اور اسی قبیلہ میں رہوں گی۔

عقال۔ (سر ہلا کر) میں سمجھا بیٹی! تم عروہ کی طرف اشارہ کر رہی ہو! عروہ ایک مفلس اور نادار لڑکا تھا! میں یہ نہیں چاہتا تھا کہ میری لڑکی کی تمام عمر تکلیف اور مصیبت میں گذرے دوسرے عروہ کو تم سے حقیقی محبت بھی نہیں تھی وہ صرف دکھلاوے کی تھی، دیکھو وہ اس وقت تک واپس نہیں آیا بیٹی! تم اس جھوٹے دغا باز اور بیوفا کو بھول جاؤ بیٹی!

عفرا۔ ایسا نہ کہئے ابا جان! مجھے امیری نہیں چاہئے تھی! مجھے میرا مفلس ہی پیارا تھا

اس کے گھر میں اگر مجھے کوئی تکلیف بھی ہوتی تو وہ میرے لئے عین راحت ہوتی (روتی ہے) وہ بے وفا اور جھوٹا نہیں ہے ابا جان! آپ کہتے ہیں وہ مر گیا مگر میرا دل کہتا ہے کہ وہ زندہ ہے وہ آئیگا اور ضرور آئے گا!

ابا جان (روتی ہے)

عقال۔ بیٹی! خدا کا شکر ادا کرو! اسکی دی ہوئی نعمت کو نہ ٹھکراؤ! عروہ اگر اپنی تمام عمر کی کمائی بھی جمع کرتا تب بھی اس کے پاس اتنی دولت نہ ہوتی دیکھو بیٹی! ایسی باتیں خدائے بزرگ کو بھی ناگوار ہوتی ہیں!

عفرا۔ ابا جان! خدا کو یہ باتیں کبھی ناگوار نہیں گذرتیں! وہ جانتا ہے کہ ان دو دلوں کی کیا حالت ہے؟ اس کو یہ بھی معلوم ہے کہ ان کو کس طرح جدا کیا جا رہا ہے (اوپر ہاتھ اٹھاتی ہے) اے میرے پیدا کرنیوالے اے میرے مالک! تو دیکھ رہا ہے کہ میں نے عروہ سے جو وعدہ کیا تھا میں اس وقت تک اس پر پابند رہی! میں نے وعدہ خلافی نہیں کی! یہ میرے ماں باپ ہیں یہ قبیلہ بنی عذرا کے لوگ ہیں جنھوں نے اپنے وعدہ کو توڑا ہے

اے میرے عروہ! میرے عروہ! تم مجھے بیوفا نہ سمجھنا! میرے باپ نے خدا کو درمیان دیکر تم سے جو عہد کیا تھا، وہ اس کے توڑنے پر خود بخود آمادہ ہو گئے ہیں! عروہ میں جانتی ضرور ہوں مگر تم کو نہیں بھول سکتی تمھاری امانت میرے دل میں ہے اور اسی طرح محفوظ رہے گی۔ (گر پڑتی ہے)

عقال۔ عفرا۔ عفرا یہ کیا کر رہی ہو بیٹی! سنبھا ٹھہرو! اُف! گر پڑی نادان لڑکی! میں نے واقعی غلطی کی جو تیرا نکاح کر دیا۔

عفرا۔ (اٹھ کر) ابا جان! آپ نے جو کچھ کیا بہتر کیا اب آپ کچھ نہیں کر سکتے۔ لہذا فکر کرنے کی ضرورت نہیں! عفرا اب آپکے ہاتھ سے جا چکی! اس پر آپ کا کوئی زور نہیں رہا۔ ایک دوسرا شخص اب اس کا مالک ہے اور وہ ہر صورت سے اور ہر حالت میں اسی کی ہے۔

عقال۔ بیٹی! یہ سب تیری ماں کی کرتوت ہے اسکو دولت نے اندھا بنا رکھا تھا

عفرا۔ اچھا ابا جان کو دولت مل گئی ہو گی! گھر بھر گیا ہو گا! ابا جان! اب صرف ایک التجا ہے

قبول کیجئے گا! کہئے!

عقال۔ کہو بیٹی! میں اسے ضرور پورا کروں گا!

عفرا۔ آپ سے صرف اتنی التجا ہے کہ اگر میرا عروہ واپس آئے تو اسے اپنے ہی گھر میں رکھئے گا اسے کوئی تکلیف نہ ہونے دیجئے گا اور تمام واقعات ٹھیک ٹھیک بتا دیجئے گا۔

عقال۔ گھبراؤ نہیں بیٹی! اول تو وہ زندہ نہیں ہے اور اگر آیا بھی تو میں تمہاری ہدایت کیمطابق اسے یہیں رکھوں گا اور تمام واقعات اسے بتا بھی دوں گا۔

عفرا۔ ابا جان! اب آپ مجھے رخصت کر سکتے ہیں (ہاتھ اٹھا کر) اے خدا! تو میرے عروہ کو صبر دینا! کیا کروں میں اب بالکل مجبور ہوں، میرے والدین نے مجھے بیچ دیا میرے خریدار سے میری قیمت پوری وصول کر لی! اے پاک پروردگار! عروہ کو میں اب تیرے سپرد کرتی ہوں! تو ہی اس کا نگہبان ہے!

عقال۔ اٹھو بیٹی! اب باتوں کو چھوڑو!

عفرا۔ چھوڑوں کس دل سے!

عقال۔ اچھا اٹھو دیر ہو رہی ہے! اپنے ڈولے میں بیٹھو اور اپنے اصلی گھر کا راستہ لو!

عفرا۔ (روتی ہے) ..... (عفرا رخصت کیجاتی ہے اور رئیس اسے لیکر روانہ ہو جاتا ہے) (پردہ)

تیسرا منظر ——— چوتھا ایکٹ ——— عروہ کی فرضی قبر

——— دوسرا دن ———

(عقال اور اسکی بیوی ایک پرانی قبر کے پاس کھڑے باتیں کر رہے ہیں)

عقال۔ بس آگے کہاں جا رہی ہو! اسی قبر کو درست کر ڈالو! میں مٹی لاتا ہوں!

(مٹی لینے جاتا ہے)

بیوی۔ پھر میں گھاس ہی صاف کر ڈالوں (گھاس صاف کرنے لگتی ہے) کیا ذلیل ہو مجھے اپنے ہی ہاتھوں سے اپنی بچی کی قبر بنانی پڑ گئی

(عقال مٹی لیکر آتا ہے)

عقال۔ دیکھو! اتنی مٹی کافی ہوگی؟ ضرورت ہو تو اور لاؤں۔

بیوی! نہیں! اس سے زیادہ مٹی کی ضرورت نہیں! تم بھی ذرا قبر کو صاف کرا لو۔

عقال۔ اچھا (وہ بھی قبر صاف کرنے لگتا ہے اور

کہتا ہے، مگر میرے خیال میں عروہ کو یقین آئے گا۔

بیوی۔ یقین تو ضرور آجائیگا مگر آخر یہ بات کتنے دنوں تک چھپی رہے گی۔

عقال۔ جب ایک عرصہ گذر جائیگا اور اسکو خبر ہوگی بھی تو وہ ہمارا کیا کریگا، بات بھی پرانی ہوچکی ہوگی عفرا اپنے شوہر کی محبت میں اسکو بھول جائیگی اور وہ بھی عفرا کو دھوکے باز سمجھ کر اسکی یاد دل سے نکال دیگا

بیوی۔ ٹھیک ہے، اور ہونا ہی کیا ہے؟..... جاؤ تھوڑا سا پانی لیتے آؤ۔

عقال۔ اچھا ابھی لاتا ہوں۔

(پانی لینے جاتا ہے اور بیوی مٹی میں بھوسہ ملاتی ہے)

بیوی۔ جلدی پانی لانا، کہیں وہیں شام کر دو۔

عقال۔ (کچھ دور سے) ابھی لایا۔

بیوی۔ (اگر عفرا سنے گی تو کیا کہے گی؟ کہے گی کیا؟ سن کر چپ ہو رہیگی! میں نے بھی اپنی ہی کر کے چھوڑی! عروہ کو عفرا سے محروم ہی رکھا! میرے مقابلہ پر آیا تھا مُوا کہیں کا!

(عقال پانی لیکر آتا ہے)

عقال۔ لو! پانی لو! میرے تو ہاتھ بھی دُکھ گئے

بیوی۔ اور میرے ہاتھ نہیں دُکھے۔

عقال۔ بھئی! یہ کون کہتا ہے؟ جو کام عورتوں کا ہے وہ عورتیں کرتی ہی ہیں، لیپا اور پوتنا۔

بیوی۔ اور جو کام مردوں کا ہے وہ مرد کرتے ہیں یعنی پانی بھرنا اور مٹی لانا۔

(دونوں ہنستے ہیں)

عقال۔ بس رہنے بھی دو اب کوئی شناخت نہیں کر سکتا کہ یہ قبر پرانی ہے یا نئی! ایسی معلوم ہوتی ہے کویا ابھی ابھی کوئی مردہ دفن کیا گیا ہے۔

بیوی! معلوم کیوں نہ ہو گا؟ دو گھنٹے سے کام کرتے کرتے ہاتھ اینٹھ گئے! چلو اب گھر چلیں، یہ کھٹکا بھی نکل گیا۔

عقال۔ چلیے! (دونوں گھر واپس آتے ہیں اور اپنے کام کاج میں لگ جاتے ہیں)

پردہ

چوتھا ایکٹ

چوتھا منظر ــــــ تیسرے دن ــــــ عروہ کی آمد

(عروہ اپنے چچا کے سامنے کھڑا کہہ رہا ہے)

عروہ۔ چچا جان لیجئے! مجھے خدا نے اس قابل کر دیا کہ اب میں آپ کی شرط پوری کر سکوں

عقال۔ (افسردگی کے ساتھ) میں خود بھی دیکھ رہا ہوں بیٹا! مجھے معلوم ہے تم اب عفرار کا مہر پیشگی ادا کرنے کے قابل ہو گئے ہو مگر ...... (آنکھوں میں آنسو بھر لاتا ہے)

عروہ۔ ہیں...... یہ کیا قصہ چچا جان! آپ تو رو رہے ہیں کیا ہوا! کیا اب بھی آپ عفرار کا ہاتھ میرے ہاتھ میں نہیں دیسکتے ایسا نہ کیجئے چچا جان! وعدہ خلافی نہ کیجئے

عقال۔ وعدہ خلافی کیسی بیٹا! (زور زور سے رونے لگتا ہے)

عروہ۔ کیا ہوا چچا جان! آپ پوری بات کیوں نہیں کہتے؟ کیا وہ کسی کے ساتھ چلی گئی۔

عقال۔ نہیں عروہ! وہ تم کو دن رات یاد کرتی تھی، مگر تم نہ آئے، اور .... (روتا ہے)

عروہ۔ آخر۔

عقال۔ کیا کہوں بیٹا! ایسی بات کہتے ہوئے کلیجہ منہ کو آتا ہے! میرے دل کو اس بات کا یقین ہی نہیں ہوتا!

عروہ۔ (حیرت سے چاروں طرف دیکھتا ہے) آخر کچھ ہوا بھی ہے! یہ کیا معاملہ ہے! میری عفرار ہے کہاں!

عقال۔ کیا بتاؤں کہاں ہے؟

عروہ۔ (چلاتا ہے) عفرار! عفرار۔ (خیمہ میں جاتا ہے) عفرار، عفرار، آؤ! کہاں ہو عفرار!

عقال۔ تم کیوں پاگل ہو رہے ہو عروہ! وہ اب تمھارے پاس نہیں آسکتی! وہ تم سے اور ہم سے ناراض ہو گئی!

عروہ۔ عفرار (آہستگی سے) عفرار مجھ سے ناراض ہو گئی!!! کیوں؟ وہ ہے کہاں؟ بتائیے! خدا کے واسطے جلد بتائیے عفرار تم کہاں ہو! بولو! جلدی بولو!

عقال۔ کیوں وارفتہ ہوتے ہو عروہ! عفرار نہ تمھاری ہے بیٹا! اور نہ میری! (روتا ہے) وہ جس کی تھی اس کے پاس ہے۔

عروہ۔ صاف صاف کہئے چچا جان! عفرار کس کے پاس ہے! کون اس کا ایسا چاہنے والا ہے دیکھوں (آنکھیں غصہ سے سرخ ہو جاتی ہیں) کون میری عفرار کو اپنی بنا سکتا ہے

عقال۔ نادانی کی باتیں نہ کرو بیٹا! تم عفرار کے چاہنے والے کو نہیں دیکھ سکتے! عفرار

صرف تم کو ہی پیاری نہیں تھی بلکہ وہ اس کو بھی پیاری تھی جس کو آج تک کسی نے نہیں دیکھا اور جس کا مقابلہ آج تک کوئی نہ کر سکا، اس نے عفرا کو اپنے پاس بلا لیا وہ اسی کے پاس ہے اور قیامت تک اس کے پاس رہے گی

عروہ۔ کیا کہا! کیا وہ دنیا سے کوچ کر گئی! آہ!

عفرا (بیہوش ہو جاتا ہے، عقال فوراً پانی کے چھینٹے دیکر اُسے ہوش میں لاتا ہے)

چچا جان! کیا یہ سچ ہے؟ عفرا اپنے عروہ کو اکیلا چھوڑ کر چلی گئی

عقال۔ عروہ بیٹا! تم کو اس کی بھی خبر ہے کہ اسکی موت کا باعث کون ہے؟

عروہ۔ کون ہے چچا جان؟ میں عفرا کے خون کا بدلہ اس سے لوں گا اور ضرور لوں گا۔!

عقال۔ تم خود سوچو اور غور کرو! وہ کون ہو سکتا ہے؟

عروہ۔ میری سمجھ میں نہیں آتا! کچھ سمجھ میں نہیں آتا! بتائیے اللہ بتائیے (اٹھ جاتا ہے) خدا کے واسطے بتائیے۔

عقال۔ سنو بیٹا! اس کو موت کے منہ میں پہنچانیوالے تم ہی تو ہو!

عروہ۔ کون! میں! آہ! (پھر بیہوش ہو جاتا ہے)

عقال۔ عروہ! عروہ! (منہ پر پانی چھڑکتا ہے اور وہ آنکھیں کھولتا ہے)

عروہ۔ (آہستہ سے) چچا جان! ایک بار پھر وہی کہئیے!

عقال۔ اب کیا کہدوں! نہ تم اس کو چھوڑ کر جاتے اور نہ اس کا یہ حال ہوتا

عروہ۔ ٹھیک ہے چچا جان! وہ کہتی تھی! ہاں وہ کہتی تھی کہ عروہ تم مجھے پھر نہ پا سکو گے! ٹھیک تھا۔

عقال۔ بیٹا! وہ صبح سے شام تک تمہارا ہی نام رٹتی تھی۔ معلوم نہیں کیا روگ لگ گیا۔ چار دن میں سوکھ کر کانٹا ہو گئی۔ دوا دارو بہت کی مگر کچھ فائدہ نہ ہوا۔ مرتے دم تک اسکی زبان پر عروہ ہی کا نام تھا۔

عروہ۔ افسوس! عفرا! میں نے تیری جان لی! اگر میں نے اس وقت تیری بات مان لی ہوتی تو آج مجھے یہ دن کیوں دیکھنا پڑتا!..... میں جانتا تھا کہ عفرا تم مجھے دل سے پیار کرتی ہو! تم نے میرے ہی نام پر اپنا دم توڑا

گھبرانا نہیں عفرا! میں بھی جلد ہی آؤنگا
...... مجھے خبر نہیں تھی ورنہ اب تک
میں تمہارے پاس کبھی کا پہنچ چکا ہوتا۔

عقال۔ بیٹا! (روتا ہے) میری صرف ایک عفرار ہی تھی! وہ تو ہمیں نامراد کر گئی! اب ہماری تمنا یہ ہے کہ تم بھی ہمارے پاس رہو! آہ! اولاد کی آگ مرتے دم تک نہیں بجھتی! عفرار کی بھی آخری آرزو یہی تھی۔

عروہ۔ چچا جان! میں آپ کا بیٹا ہوں! اور رہونگا مگر میں اب عفرار کی یاد میں اپنی زندگی کیوں گزار دوں گا۔ چلیئے! اٹھئے! مجھے عفرار کی قبر بتائیے! میں وہیں رہوں گا۔ اس کی حفاظت کرونگا...... میں یہی سمجھوں گا کہ میں عفرار کے پاس ہوں۔

عقال۔ بیٹا! جنگل میں کہاں رہو گے؟ یہ گھر بار سب تمہارا ہے، یہیں رہو، کھاؤ پیؤ اور چین سے زندگی گزارو

عروہ۔ چچا جان! میں چین سے زندگی گزاروں اور میری عفرار جنگل میں آبادی سے دور اکیلی سوئے! یہ کیسے ممکن ہے! نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا!...... میں اس کا ساتھ دونگا
...... حشر تک کیلئے میرا اور عفرار کا عہد و پیمان تھا...... وہ مر گئی تو کیا ہوا اگر وہ میرے دل میں ہے! زندہ ہے وہ قیامت تک زندہ رہے گی...... چلیئے.... جلدی چلیئے
...... مجھے عفرار کی قبر پر چند آنسو بہا لینے دیجئے

عقال۔ بیٹا! آنسو بہانے سے کوئی فائدہ نہ ہوگا! مرنیوالی مر گئی تم اپنی جان کیوں ہلکان کرتے ہو؟

عروہ۔ چچا جان! میرے لئے دنیا کا عیش و آرام ہی مصیبت ہے! اب عفرار کی قبر پر رہنا ہی میرے لئے چین و راحت ہے (ہاتھ پکڑ کر) چلیئے چچا جان! (کھینچتا ہے) چلیئے۔ اٹھئے۔

عقال۔ بیٹا! تم بہت مجبور کر رہے ہو!
...... اچھا چلو!
(عقال اور عروہ دونوں عفرار کی فرضی قبر پر جاتے ہیں)

چوتھا ایکٹ ـــــ دو ماہ بعد کا ایک سین ـــــ پانچواں منظر

ـــــ عفرا کی قبر۔ عروہ کی آہ و زاری ـــــ

ـــــ (عفرا کی قبر پر عروہ بیٹھا رو رہا ہے، ایک عورت آتی ہے اور عروہ سے کہتی ہے) ـــــ

عروہ۔ عفرا! میری پیاری عفرا! خدا تجھے غریق رحمت کرے! آہ! تو نے میرے لئے جان دی۔ خدا گواہ ہے عفرا! میں نے جان بوجھ کر دیر نہیں کی تھی۔ میں بہت تیزی کے ساتھ گیا اور آیا! عفرا، پیاری عفرا! تم کو میری وجہ سے تکلیف ہوئی۔ مجھے معاف کرنا عفرا! میں ہی تمہاری موت کا سبب ہوں۔ میں بھی اب یہیں جان دوں گا (روتا ہے اور دعا مانگتا ہے) اے خدا! تو مجھے جلد از جلد اس دنیا سے اٹھالے! میں حرام موت مرنا نہیں چاہتا، ورنہ اب تک کبھی کا میں اپنی عفرا کے پاس پہنچ چکا ہوتا (پھر قبر کی طرف دیکھ کر) ...... عفرا! میری باتوں کا اب تم جواب تک نہیں دیتیں۔ بولو عفرا! دیکھو عروہ! تم کو بلا رہا ہے۔ یہ وہی عروہ ہے عفرا! جس سے تم محبت کرتی تھیں سنو! اسی کے لئے تم نے جان دی ہے! آہ! آج تم اس قدر ناراض ہوئیں (قبر پر سر ٹیک دیتا ہے، ایک عورت آتی ہے اور کہتی ہے)

عورت۔ اے میاں لڑکے! تم اس قبر پر اس قدر شیدا کیوں ہو؟ اپنی جان اس طرح کیوں کھو رہے ہو؟

عروہ۔ اس لئے کہ یہ میری ہے...... آہ! (روتا ہے) یہ اس کی قبر ہے۔ جس نے میرے لئے جان دی۔

عورت۔ وہ کون تھی؟

عروہ۔ (آنسو پونچھ کر) تمہیں اس سے کیا؟ تم کیا اسے زندہ کر دو گی؟ میں نہیں چاہتا کہ مرنے کے بعد میں اپنی پیاری کو اس طرح رسوا کر دوں۔

عورت۔ ارے نادان! یہ کوئی نئی قبر تو ہے نہیں یہ تو سیکڑوں برس کی پرانی قبر ہے۔ تیری پیاری کہیں اور دفن ہوگی۔ اگر تو مجھے اپنی پیاری کا نام بتائے تو میں تجھے

اس کی بھی قبر بنا دوں!

عروہ ۔ کیا؟ تم کیا کہہ رہی ہو؟ یہی میری چہیتی کی
قبر ہے! دیکھتی نہیں ہو؟ حال ہی کی قبر ہے!

عورت ۔ ہاں! میں تو دیکھتی ہوں اور مجھے معلوم
بھی ہے کہ یہ کس کی قبر ہے اور کس نے اس کی مرمت
کرائی ہے!

عروہ ۔ کیا فضول بک رہی ہو! ہوش کی دوا کرو!

عورت ۔ لڑکے! ابھی تمہاری عمر ہی کیا ہے! تیس (۳۰)
برس سے تو میں اپنی آنکھوں سے اس کو
ایسی ہی دیکھ رہی ہوں! چند روز ہوئے
اس کی مرمت کرائی گئی ہے!

عروہ ۔ تم شاید غلطی کر رہی ہو یہ تو تازہ قبر ہے
تیس برس سے تم کسی اور قبر کو دیکھ رہی ہوگی!

عورت ۔ میاں لڑکے بارہ برس سے تو یہاں کوئی
قبر نہیں بنی ۔ یہ پرانی ہی قبر ہے تم کیوں اس
قبر پر بیٹھ کر اپنی جان کھو رہے ہو! جاؤ
اپنی چہیتی کی قبر کہیں اور تلاش کرو! تمہیں
بتانے والے نے دھوکا دیا ہے۔

عروہ ۔ کیا کہا؟ دھوکا دیا ہے؟!!! یہاں پر بارہ
برس سے کوئی قبر نہیں بنی!!! پھر یہ کیسے ممکن
ہے! بتانے والے نے مجھے دھوکا دیا!!!
نہیں! نہیں! ایسا نہیں ہو سکتا!

عورت ۔ اگر تم کو یقین نہیں ہوتا تو نہ ہو میرا کیا!
آپ تم اپنی جوانی برباد کروگے ۔ میں نے
تمہاری آہ وزاری سنی اور تمہاری یہ
غمناک حالت دیکھی تو میں ادھر چلی آئی
ورنہ مجھے کسی سے کیا غرض!

عروہ ۔ (عورت کی طرف بڑھ کر) تم ٹھیک کہہ
رہی ہو کسی کو کسی سے کیا غرض؟ ضرور تم
میری ہمدرد ہو ۔ کیا تم مجھے بتا سکتی ہو کہ
تم کون ہو اور کہاں رہتی ہو!

عورت ۔ مجھے ان باتوں کے بتانے کی ضرورت
نہیں ۔ جب تم اپنی مردہ چہیتی کا نام نہیں
بتاتے تو میں زندہ رہ کر اپنا نام اور
حال تمہیں کیوں بتاؤں؟

عروہ ۔ نہیں! اب مجھے اپنی پیاری کا نام تمہیں
بتانے میں کوئی عار نہیں! میں سمجھ گیا کہ
تم ایک شریف عورت ہو اور تم میری مدد
کرنے آئی ہو!

عورت ۔ میں تمہاری کیا مدد کر سکتی ہوں؟

تمہاری بیٹی مر گئی تو میں دوبارہ اسے زندہ نہیں کر سکتی

عروہ۔ (روتا ہے) اسے تو دوبارہ کوئی بھی زندہ نہیں کر سکتا۔ مگر مجھے امید ہے کہ تم اس کی اصلی قبر بتا دو گی۔

عورت۔ مگر مجھے اس کا نام تو معلوم ہو؟

عروہ۔ اچھا لو! میں تمھیں اس کا نام بتاتا ہوں سنو! (روتا ہے) اس کا نام عفرا تھا!

عورت۔ (دماغ پر زور دیکر) تمھاری چہیتی کا نام عفرار ہے۔ اس نام کی تو کوئی لڑکی یہاں آج تک دفن ہی نہیں ہوئی!

عروہ۔ تم کیا کہہ رہی ہو؟ پھر وہ کہاں دفن ہوئی؟

عورت۔ مجھے نہیں معلوم! مگر یہ تو بتاؤ! وہ کس قبیلے کی لڑکی ہے؟

عروہ۔ قبیلہ کا نام بھی بتاؤں؟ ...... بنی عذرا کی! ......

عورت۔ بنی عذرا کی!!! ارے عقال کی بیٹی تو نہیں! اس کی تو ابھی حال میں شادی ہوئی ہے!

عروہ۔ کیا کہہ رہی ہو؟ شادی اور عفرار!

عفرار کا تو انتقال ہو گیا ہے! اگر اس کا انتقال نہ بھی ہوتا تو بھی وہ ایسا ہرگز نہیں کر سکتی تھی۔ اس نے میری یاد میں اپنی جان دی ہے۔

عورت۔ ارے واہ! اس کی شادی میں تو ہمارا پورا قبیلہ مدعو تھا! وہی عفرار نا جو اپنے چچا کے لڑکے سے منسوب تھی!

عروہ۔ ہاں! ہاں! وہی ٹھیک! بالکل ٹھیک! وہی! بس وہی! (بیہوش ہو جاتا ہے)

عورت۔ لڑکے! لڑکے! اوہو! بیہوش ہو گیا (عروہ کا سر اپنے زانو پر رکھ لیتی ہے اور اپنے آنچل سے اس کے چہرے پر ہوا دیتی ہے۔ عروہ ہوش میں آتا ہے اور کہتا ہے)

عروہ۔ کیا واقعی! یہ سب سچ ہے؟ کیا تم نے جو کچھ کہا ہے ٹھیک ہے! مگر میرے چچا نے تو مجھے بھی قبر بتائی ہے اور کہا ہے کہ وہ مر گئی (بیقرار ہو جاتا ہے) عفرار! میری عفرار! کیا تم ابھی تک زندہ ہو؟ کہاں ہو؟ بولو! جلدی بولو! خدا کیلئے بولو!

عورت۔ لڑکے تم پریشان نہ ہو! میں تمھیں

اس کا پتہ بتاتی ہوں۔ تم جاؤ اور وہ تمھیں وہیں ملے گی۔

عروہ۔ خدا کے واسطے جلدی بتاؤ۔ تم تو میرے لئے رحمت کا فرشتہ ہو! میرے چچا نے مجھے اب بھی دھوکا دیا، خدا بڑا مسبب الاسباب ہے۔

عورت۔ دیکھو عفرا کی شادی ملک شام کے سب سے بڑے مالدار اور رئیس کے ساتھ ہوئی ہے۔ وہاں کسی سے اس کا نام پوچھ لینا۔ ہر شخص تمھیں اس کا نام بتا دیگا ...... جاؤ ضرور جاؤ!

عروہ۔ (اٹھتا ہے) ابھی ابھی جاتا ہوں!..... جاتا ہوں......!

عورت۔ مگر لڑکے! اس حلیہ میں وہاں نہ جانا ورنہ لوگ تمھیں دیوانہ سمجھ کر کچھ نہ بتائیں گے سنا ہے وہ بڑا مہمان نواز ہے اپنے یہاں کوئی کئی ماہ اپنے یہاں ٹھہراتا ہے۔ تم جاؤ اور وہیں ٹھہرو اور اپنی عفرا سے وہیں ملاقات کی کوئی تدبیر نکالو۔

عروہ۔ اچھا جاتا ہوں! جو تم نے کہا ہے ضرور پورا کروں گا۔ تم نے میرے ساتھ بھلائی کی اللہ تعالیٰ تم کو اس کا نعم البدل عطا کرے۔

(عروہ اس عورت کو چھوڑ کر چل دیتا ہے)

(پردہ)

چوتھا ایکٹ ——— ملک شام میں رئیس کا مکان ——— چھٹا منظر

— (عروہ اپنا لباس تبدیل کر کے ایک مہمان کی حیثیت سے عفرا کے شوہر کے یہاں مقیم ہے۔ رئیس اور عروہ — دونوں باتیں کر رہے ہیں۔)

رئیس۔ مگر میری خواہش یہی ہے کہ آپ ابھی چند روز اور مقیم رہیں

عروہ۔ جی ہاں! یہ آپ کی بندہ پروری ہے۔ آپ کی مہمان نوازی سے بھلا کون منہ موڑ سکتا ہے۔ میری خود یہی طبیعت چاہتی ہے کہ میں یہاں سے نہ ہٹوں مگر وقت اور زمانے کے علاوہ میرے ضروری کام مجھے مجبور کر رہے ہیں کہ میں انکی طرف متوجہ ہوں!

رئیس۔ ضرور! مگر دیکھئے تو! اس گھر کے نوکر

چاکر تک بھی نہیں چاہتے کہ آپ جائیں!
آپ کا اخلاق ہی ایسا ہے کہ آپ نے ہر
ایک کے دل میں گھر کر لیا ہے۔ میری حالت
کو تو آپ بخوبی جانتے ہی ہیں کہ مجھے آپ
کے بغیر ایک پل بھی چین نہیں آتا۔ دل تو
یہی چاہتا ہے کہ اب آپ یہیں سکونت
اختیار کر لیویں اور ہر وقت میرے
ساتھ رہیں۔

عروہ۔ یہ آپ کی قدر دانی اور عزت افزائی ہے
مگر خیال تو فرمایئے، مجھے دو ماہ ہو گئے
میں اب کہاں تک آپکو تکلیف دوں۔
مہمان ایک دو دن کا ہوا کرتا ہے، زندگی
بھر کا نہیں۔

رئیس۔ اُفوہ! آپ تو بات ہی نہیں مانتے
اچھے نہ ملئیے ...... میں بیگم صاحبہ سے
پوچھ آتا ہوں، اگر انھوں نے آپ کو
جانیکی اجازت دیدی تو میں ہرگز آپ کو
نہیں روکوں گا (خادمہ سے مخاطب
ہو کر کہتا ہے) جاؤ! سرکار سے کہو
کہ ہمارے عزیز مہمان اب اجازت
چاہتے ہیں! کیا آپ بھی ان کو اجازت دیتی ہیں!

خادمہ۔ بہت بہتر حضور (اندر جاتی ہے)

عروہ۔ یہ لیجئے اب تو میں جا ہی نہیں سکتا! بھلا وہ
کیوں اجازت دینے لگیں؟ میں جانتا ہوں
کہ عرب کے مردوں سے زیادہ مہمان نواز
ان کے یہاں کی عورتیں ہوا کرتی ہیں۔

(خادمہ آتی ہے اور کہتی ہے)

خادمہ۔ حضور! بیگم صاحبہ فرماتی ہیں کہ آپنے ہمیں
اتنا بھی موقع نہیں دیا کہ آپ کی خدمت
کرکے اپنے حوصلے نکالتے۔ آپ چلے تو جائیں گے
ہی مگر ہم کو روز روز یہ موقع کہاں ہاتھ آئیگا
آپ ابھی کچھ دن اور قیام کیجئے۔

عروہ۔ (ٹھنڈی سانس لیکر) بہتر آپ بھی اپنے
حوصلے نکال لیں

رئیس۔ کیا مجھے تھوڑی دیر کیلئے اجازت دیں گے
مجھے ایک ضروری کام سے جانا ہے آپ
گھبرائیے گا نہیں!

عروہ۔ نہیں، نہیں، گھبرانے کی کونسی بات ہے
ضرور جائیے، اپنے کام میں ہرج نہ کیجئے

رئیس۔ جی ہاں! کام تو زندگی کے ساتھ ہی
لگے ہوتے ہیں۔ (جاتا ہے)

عروہ۔ (خادمہ سے مخاطب ہو کر) سنو! اگر تم

میرا ایک کام کر دو تو میں تمہارا احسان
مرتے دم تک نہ بھولوں گا
خادمہ۔ حضور کی بھی باتیں! احسان کیسا!
آپ جو کام کہیں گے وہ میں کر دونگی آپ
ہمارے مہمان ہیں اور آپ کی خدمت کرنا
ہمارا فرض ہے۔
عروہ۔ مگر اس کا وعدہ کرو کہ تم کسی سے نہ کہو گی
خادمہ۔ وعدہ کی کیا ضرورت! آپ یہ بتا دیجئے
کہ آپ اس قسم کا وعدہ کیوں لے رہے ہیں
میں لونڈی ہوں حضور! اگر میرے آقا
مجھ سے کچھ پوچھیں گے تو میں انھیں ضرور
بتا دونگی مجھ سے اس قسم کا وعدہ نہ لیجئے
عروہ۔ اچھا! اگر تم وعدہ نہیں کرتی ہو تو
جانے دو مگر اتنا تو کرو کہ اپنی سرکار
تک میرا ایک پیغام پہنچا دو۔
خادمہ۔ کیا کہہ رہے ہیں حضور! ہوش کی دوا
کیجئے! آپ کو شرم نہیں آتی! کیا آپ
سرکار .... کو
عروہ۔ تم خوامخواہ بدگمان ہوئی جا رہی ہو
تم جاؤ اور جو کچھ میں کہوں اُن سے کہدو
خادمہ۔ مجھ سے یہ کام نہ ہو سکے گا۔ اگر کہیں مالک
کو خبر ہو گئی تو ہم دونوں میں سے ایک کی
بھی خیر نہیں۔ حضور! آپ ایسی باتیں
اپنی زبان سے ہرگز نہ نکالیں، اس
میں رسوائی ہوگی۔
عروہ۔ رسوائی تو صرف اسی صورت میں ہوگی
جب تم رسوا کرو گی، ورنہ کسی کو کانوں
کان بھی اطلاع نہیں ہو سکتی۔
خادمہ۔ میرے کہنے اور نہ کہنے سے کیا ہوتا ہے
سرکار تو کھڑے کھڑے نکلوا دیں گی۔
عروہ۔ ان کو میں جانتا ہوں، ان کی عادت
ایسی نہیں ہے۔
خادمہ۔ آپ ان کو جانتے ہیں!!! کیسے!
عروہ۔ یہ میں تمھیں بعد میں بتاؤں گا۔ پہلے
تم میرا کام کرنے کا وعدہ کرو۔
خادمہ۔ ...... اگر حضور میرے اوپر کوئی
آنچ نہ آنے دیں ...... تو میں ایسا
کر بھی دوں۔
عروہ۔ شاباش! شاباش!! ہاں! ہاں!
سنو! میں اس کا وعدہ کرتا ہوں
تمھارے اوپر کسی طرح کی آنچ نہیں آئے گی
خادمہ۔ مگر میری ہمت نہیں پڑتی۔ رہ رہ کر خیال

آنا ہے کہ اگر وہ بگڑ گئیں تو کیا ہوگا؟
آپ لکھ دیجئے تو میں ان کو دیدوں۔
عروہ۔ نہیں لکھنے سے بھی کام نہیں چلے گا!
میں تم سے جو کہوں وہ تم جاکر کہدو۔
خادمہ۔ (پھر کچھ سوچ کر) نہیں حضور یہ تو
مجھ سے نہ ہوگا
عروہ۔ تم خواہ مخواہ ڈر رہی ہو۔ تم کو ابھی نہیں
معلوم کہ میں تمھاری سرکار کا کون ہوں؟
خادمہ۔ اگر حضور بتا دیں تو میں ابھی آپ کا کام
کر دوں۔
عروہ۔ سنو! وہ میری چچا زاد بہن ہیں....
دیکھو! میری طرف دیکھو! میں مسلمان
ہوں اور جھوٹ نہیں بولتا میں خدا کو
گواہ کر کے کہتا ہوں کہ اس میں کوئی
بدنیتی شامل نہیں ہے تم جاؤ اور بیفکر
ہو کر کہہ دو۔

خادمہ۔ مگر حضور! میں لونڈی ہوں! میں کس طرح
آپکی باتیں اپنی زبان سے نکال سکتی ہوں
اگر آپ کوئی اور طریقہ نکال لیں تو بہتر ہے۔
عروہ۔ کوئی اور طریقہ! (سوچنے لگتا ہے) اچھا!
لو یہ انگوٹھی ان کو دیدو۔
خادمہ۔ اچھا! (انگوٹھی لیکر) ابھی دئے آتا ہوں۔
عروہ۔ اچھا سنو! دیکھو! ان کو نہ دینا، اس کو
تم ان کے پانی پینے کے کٹورے میں ڈال دینا
اس طرح تم پر بھی کوئی الزام نہ آئے گا۔
خادمہ۔ بہت بہتر حضور!.........اور اگر
وہ ناراض ہوئیں تو!.........
عروہ۔ تو کہہ دینا کہ یہ آپ کے مہمان کی حرکت ہے۔
خادمہ۔ بہتر۔

(خادمہ اندر جاتی ہے اور
انگوٹھی کٹورے میں ڈالدیتی ہے)

(پردہ)

پانچواں ایکٹ ——— رئیس کا مکان۔ اور عفرا کی بیہوشی ——— پہلا منظر

(رئیس اور عروہ بیٹھے باتیں کر رہے ہیں)

رئیس۔ آپ نے اپنا ارادہ ترک کر دیا بڑی
خوشی ہوئی! ممکن ہے کہ خدا آپ کی
وجہ سے میرے کام میں اور برکت دے۔

عروہ۔ ضرور! خدا آپ کے کام اور کاروبار
میں برکت دے گا! مگر میری وجہ سے
آپ کے کام میں ترقی ہو یہ نہیں ہو سکتا!

رئیس ۔ کیوں؟

عروہ ۔ کیوں کیا! دنیا جانتی ہے کہ میں پیدائشی بدقسمت ہوں۔ میں وہ انسان ہوں کہ جس کے سایہ سے پرند بھی بھاگتے ہیں!

رئیس ۔ مگر میں تو نہیں بھاگتا، جب سے آپ میرے یہاں ٹھہرے ہیں، میرے کاروبار میں خاطر خواہ اضافہ ہو گیا ہے

عروہ ۔ ضرور ہو گیا ہو گا! یہ اسی دین ہے جس وقت اس کا حکم ہو جائے

رئیس ۔ ٹھیک ہے مگر کچھ قدموں کی بھی برکت ہوا کرتی ہے۔ ہر انسان اپنی اپنی قسمت لے کر آتا ہے۔ آپ کے ساتھ ہمارا بھی بھلا ہو رہا ہے۔

عروہ ۔ مگر .... (اندر سے چیخ کی آواز آتی ہے) یہ کیسی آواز! "آہ! غضب! کس نے کہا۔

(لونڈی گھبرائی ہوئی آتی ہے اور رئیس سے کہتی ہے)

لونڈی ۔ حضور! غضب ہو گیا، بیگم صاحبہ بیہوش ہو گئی ہیں۔ نہ معلوم کیا ہوا؟

(رئیس گھبرا کر بھاگتا ہے اور عفرا کا سر اپنے زانو پر رکھ کر بیٹھ جاتا ہے۔ رفتہ رفتہ عفرا ہوش میں آتی ہے)

رئیس ۔ کیوں! اب کیسی طبیعت ہے؟ کیا ہو گیا تھا؟

بیگم ۔ طبیعت قابو میں ..... (سانس لیتی) آ جائے تو بتاؤں!

رئیس ۔ گھبراؤ نہیں! طبیعت کو سکون ہو جائے گا۔

بیگم ۔ مجھے پلنگ پر لے چلو، میں (میں بیان کر دوں گی۔

رئیس ۔ بہت اچھا! (عفرا کو پلنگ پر لٹا دیتا ہے) کہو اب تو تمہاری طبیعت میں سکون پیدا ہوا! اگر ضرورت ہو تو کسی حکیم کو بلواؤں!

بیگم ۔ نہیں! اب میرے لئے کسی حکیم کی ضرورت نہیں۔ حکیم تو یہیں موجود ہے.....

..... یہ بتاؤ کہ یہ تم نے کس کو اپنے یہاں مہمان بنا رکھا ہے؟ اس کو تم نے یہاں ٹھہرنے کی اجازت کیوں دی!

رئیس ۔ میں نے کس کو اپنا مہمان بنا رکھا ہے؟ (متعجب ہو کر) وہی ایک مہمان ہیں اور تو کوئی نہیں ہے۔ ان کو تو یہاں رہتے ہوئے

ہو ئے ایک عرصہ ہو گیا ہے کیوں؟ کیا انکی
کوئی بات مزاج کے خلاف ہوئی! بیگم تمہارے
اس دورے سے اور ان کے ٹھہرنے سے
کیا تعلق ہے۔

بیگم۔ اسے تو تعلق ہے! یہ دیکھو یہ انگوٹھی کس
کی ہے؟ یہ اس مہمان کی ہے! یہ میرے
کٹورے میں پڑی ہوئی تھی

رئیس۔ مہمان کی انگوٹھی اور تمہارے کٹورے
میں!!! کیسے؟ (خادمہ کی طرف دیکھتا ہے)

خادمہ۔ مجھے نہیں معلوم حضور!

رئیس۔ مگر اس دورے سے اور انگوٹھی سے کیا
تعلق ہے؟

بیگم۔ آپ کو نہیں معلوم! یہی انگوٹھی میرے
اس دورے کا باعث ہے۔ اگر آج یہ یہاں
نہ ہوتی تو میری کیفیت ہرگز نہ ہوتی!

رئیس۔ (انگوٹھی ہاتھ میں لیکر بغور دیکھتا ہے)
کیا یہ جادو بھری انگوٹھی ہے؟

بیگم۔ میرے مالک! سچ کہوں! ناراض تو نہ ہو گے؟

رئیس۔ نہیں۔

بیگم۔ یہ انگوٹھی دوسری عورتوں کیلئے جادو
بھری نہیں ہے مگر میرے لئے درحقیقت
ہے۔ اس کا جادو صرف میرے ہی سر
چڑھ کر بول سکتا ہے! میرے آقا معاف
کرنا! یہ انگوٹھی میری پہلی محبت کی نشانی ہے۔

رئیس۔ پچھلی محبت کی نشانی!!! (تیوری بدلکر)
کیا کنوارپنے ہی سے تم نے محبت شروع
کر دی تھی؟ مجھے واقعی دھوکا ہوا، اگر مجھے
پہلے اس کی خبر ہو جاتی تو میں کبھی تم سے
شادی نہ کرتا

بیگم۔ (بےچین ہو کر) کاش ایسا ہی ہوتا! مگر
قسمت تو میرے پیچھے ہاتھ دھو کر پڑی
ہوئی تھی اور وہ مجھے آپ کا بنانا چاہتی
تھی......... میری محبت اور اس مہمان سے!
راز ہے۔ اور شاید قبر تک راز رہے
یہ ایک عبرت انگیز واقعہ ہے مجھ میں اتنی
طاقت نہیں کہ میں اسے دہراؤں۔

رئیس۔ اچھا! معلوم کرتا ہوں! اس کے بعد
جو مناسب ہو گا وہ برتاؤ میں تم دونوں کے
ساتھ کروں گا۔ (جانے کیلئے اٹھتا ہے)

بیگم۔ میرے آقا (دامن پکڑ لیتی ہے) خدا کے

واسطے! مجھے جو چاہے کہہ لیجئے مگر ان سے
کچھ نہ کہئے گا۔ میں خود ہی سب بتائے دیتی
ہوں۔

رئیس۔ (پھر بیٹھ جاتا ہے) کہو! مگر دیکھو صحیح
صحیح بتانا!

بیگم۔ میں مسلمان ہوں کبھی جھوٹ نہ بولوں گی
سنئے! مہمان کوئی غیر نہیں ہیں! میرے
چچازاد بھائی عروہ ہیں۔ میں ان ہی سے
منسوب تھی، ان ہی کے ساتھ کھیلی، پلی
اور بڑھی، ان ہی کے ساتھ میرا عہد و پیمان
تھا، میں اسی وقت ان کو اپنا مالک بنا
چکی تھی، جبکہ آپنے ہمارے قبیلہ کے قریب
قیام کیا تھا، بھیا عروہ اس وقت
رتے گئے ہوئے تھے۔ میرے ماں باپ
نے ان سے وعدہ کیا تھا کہ وہ کسی اور سے
میرا نکاح نہ کریں گے، مگر انھوں نے وعدہ
خلافی کی، یہ انگوٹھی عروہ کی نہیں بلکہ
میری ہے .... میں نے انھیں اپنی
یادگار کے طور پر دی تھی، اس انگوٹھی کو
دیکھتے ہی میری آنکھوں کے سامنے تمام
واقعات پھر گئے۔ ان کی محبت پھر جوش کر
کر آئی، اور صحیح پوچھئے تو اس وقت وہ
آپکی محبت پر بھی غالب آگئی۔

رئیس۔ تو کیا ہمارا یہ مہمان عروہ بن حزام ہے،
غضب ہو گیا، مجھ سے پہلے کیوں نہ بتایا
(خادمہ سے) جاؤ! اپنے مہمان کو اندر
بلا لاؤ، کہہ دینا کہ بیگم صاحبہ کی طبیعت
خراب ہے، اس وجہ سے آپ کو بھی اندر
ہی بلایا ہے۔

لونڈی۔ بہت بہتر۔ (جاتی ہے)

بیگم۔ ہائے! میں کیسے انھیں منہ دکھاؤں گی!
اچھا سنو! میرے عروہ سے کچھ نہ کہنا
میرا عروہ زمانے کا ستایا ہوا ہے۔ اس
کے دل میں کاری زخم لگے ہیں۔ وہ کسی
کی ایک بات بھی نہیں سکتا۔

رئیس۔ میں ان سے کچھ نہ کہوں گا! میری اب یہ دلی
خواہش ہے کہ میں تم دونوں کو پھر ایک بار
ملا دوں۔

بیگم۔ عروہ کے دل میں نہ معلوم کیا خیال پیدا
ہو گا

رئیس۔ گھبراتی کیوں ہو بیگم؟ رونے کی ضرورت
نہیں، عروہ کو آنے تو دو، پھر جو چاہو

سو کر تا۔ (عروہ خادمہ کے ساتھ گھر میں آتا ہے اور عفرا کو دیکھتے ہی بیہوش ہو جاتا ہے)

رئیس۔ آیئے!

عروہ۔ کیوں کیسی طبیعت ہے؟ (چند قدم چلتا ہے) عفرا! آہ (بیہوش ہو جاتا ہے)

رئیس۔ ارے عروہ بھی بیہوش ہو گئے (عروہ کے پاس جا کر) عروہ! عروہ!

عفرا۔ ہائے اللہ! پھر کس مصیبت میں عروہ کو گرفتار کر دیا۔ یا اللہ اب تو رحم کر! اب تو یہ سب برداشت نہیں ہوتا...

.... آہ! (بیہوش ہو جاتی ہے)

رئیس۔ اُف! دونوں ایک دوسرے کی دیکھنے کی تاب نہیں لا سکتے! برا کیا ان کے والدین نے جو ان کو جدا کر دیا (عفرا اور عروہ دونوں کے منہ پر پانی چھڑکتا ہے اور وہ دونوں ہوش میں آتے ہیں)

عروہ۔ عفرا! کیا تم کو مجھ سے اب بھی اسی قدر محبت ہے (پھر غافل ہو جاتا ہے)

عفرا۔ ہاں عروہ! مگر میرے شوہر کی محبت اس پر غالب تھی۔ عروہ! تم میرے لئے اپنی جان کیوں کھوتے ہو (پھر غش آتا ہے)

(کچھ دیر بعد دونوں کو پھر ہوش آتا ہے)

عروہ۔ میں یہاں آیا ہی کیوں تھا؟ مجھے معاف کرنا عفرا! میں نے تمھارے عیش و آرام میں خلل ڈالا!

عفرا۔ (روتی ہے مگر کوئی جواب نہیں دیتی۔)

رئیس۔ میری سمجھ میں ابتک یہ بات نہیں آئی کہ آپ نے اس وقت تک اپنا نام کیوں چھپایا تھا

عروہ۔ (روتا ہے) میں نہیں چاہتا تھا کہ عفرا کو تکلیف دوں، یہی وجہ تھی کہ میں نے آپ سے جانے کی اجازت چاہی تھی مگر آپ نے نہ دی

عفرا۔ (زار زار روتی ہے)

عروہ۔ عفرا! تمھیں رونے کی ضرورت نہیں کیوں پریشان ہوتی ہو! دیکھو تو خدا نے تمھیں سب کچھ دیا ہے...... دولت ......گھر بار...... شوہر اور.....

(آواز رک جاتی ہے)

عفرا۔ اب کیوں میرے دل کو اور پامال کرتے ہو! رہنے بھی دو! بس! ہاں ہے میرے پاس سب کچھ۔ مگر میرے پاس تم نہیں ہو، میرے پاس اب وہ دولت نہیں ہے جو بچپن سے میرے پاس تھی۔

رئیس۔ تو یہ دولت اب بھی تمہارے پاس رہ سکتی ہے۔ گھبراؤ نہیں! عروہ کو تم اپنے ہی پاس رکھو

عفرا۔ اب تو میں ان کو کسی طرح نہ جانے دونگی میں نہیں جانے دونگی!

عروہ۔ عفرا! دیکھو اب ضد نہ کرو! میں کبھی ایک جگہ نہیں رہ سکتا! میں اب آزاد ہوں ہاں ایسا آزاد کہ اب کوئی مجھے نہیں روک سکتا۔ پہلے تم روک سکتی تھیں مگر اب! ہاں! نہیں روک سکتیں۔

عفرا۔ (آنکھوں میں آنسو بھر کر) کیا اب عفرا کے الفاظ کی اتنی بھی قدر نہیں رہی! عروہ سنو! کیا تم میرے پاس نہیں رہو گے؟

عروہ! اب تو میرے دل کی تمنا کو پورا ہو جانے دو! میں تمہاری خدمت کرنے کیلئے پیدا کی گئی تھی مگر افسوس..... عروہ خدا کے واسطے مجھے اتنا موقع ضرور دو۔ (روتی ہے)

عروہ۔ عفرا تمہارے الفاظ میرے کان میں اس وقت گونج رہے ہیں۔ ان کی میرے دل میں وہی عزت ہے، مگر عفرا پہلے مجھے اپنے دل پر قابو تھا، مگر اب مجبور ہوں!

عفرا! رو رو کر۔ تم اپنی جان ناحق کھوتی ہو! اسے میرے لئے چھوڑ دو۔ میری تو یہ بچپن سے عادت ہو گئی ہے...... اچھا ...... میں تمہارا...... دل توڑنا نہیں چاہتا۔ کچھ دن اور تمہارے پاس رہونگا

عفرا۔ مگر جب میں تمہارے پاس رہوں گی تو تمھیں جانیکی ضرورت ہی کیا رہے گی۔ یہیں رہو اور اپنی پوری زندگی چین سے گذارو۔

رئیس۔ ہاں! ہاں! میں بھی یہی چاہتا ہوں.... ...... آپ گھر میں رہیں۔ آپ سے کسی بات کا پردہ نہ ہوگا...... آپ عفرا سے جس طرح چاہیں ملیں، مجھے قطعی ملال نہ ہوگا

عروہ۔ یہ آپ کی مہربانی اور عفرا کی محبت ہے میں! (ہنستا ہے)..... اور چین و آرام میں رہوں گا۔ مگر اس شرط پر کہ جب میرا جی چاہے گا میں چلا جاؤں گا!

رئیس۔ اچھا یوں ہی سہی! آپ رہیے بھی تو! آپ دونوں بیٹھ کر چین سے باتیں کیجئے (رئیس چلا جاتا ہے عروہ و عفرا رہ جاتے ہیں۔

(پردہ)

پانچواں ایکٹ ــــــ رئیس کے مکان کا دوسرا کمرہ ــــــ دوسرا منظر

(رئیس ایک لونڈی سے خفیہ طور پر کہہ رہا ہے)

رئیس۔ دیکھو آج کل کسی پر اعتبار نہیں کیا جا سکتا۔ میں نے عروہ کو تمہاری بیگم کے پاس رہنے کی اجازت ضرور دیدی ہے۔ مگر تم برابر دیکھتی رہنا کہ یہ دولوں کیا کرتے ہیں؟

لونڈی۔ حضور! میں ایک ایک بات کی خبر آپکو کروں گی خاطر جمع رکھیں سرکار! میں آپ کا نمک کھاتی ہوں اس وجہ سے آپ کا حکم بجالانا میرا فرض ہے۔

رئیس۔ اور اگر تم نے مجھے تمام باتیں صحیح صحیح بتادیں تو میں تمھیں انعام بھی دوں گا۔ میں یہ اس وجہ سے کہہ رہا ہوں کہ یہ دولوں عزیز ہیں اور ایسے عزیز ہیں کہ ان میں شادی ہوسکتی تھی۔ اگر کوئی بات تم کو معلوم ہو تو تم اسے مجھ سے کہدینا تاکہ میں ہمیشہ کیلئے انکی زندگی کا فیصلہ کردوں۔

لونڈی۔ حضور کوئی فکر نہ کریں، جو کچھ ہوگا حضور کو بتادیا جائیگا۔ میں جاتی ہوں اور گھر ہی میں رہتی ہوں

رئیس۔ صرف یہی نہیں کہ تم ان کی باتیں مجھکو بتادو بلکہ یہ بھی دیکھتی رہنا کہ یہ دولوں کس طرح ایک دوسرے سے ملتے ہیں

لونڈی۔ بہتر حضور! میں ایک ایک بات آپ کو بتادوں گی مگر......... سرکار۔

رئیس۔ ہاں کیا ہے کہو!

لونڈی۔ بیگم صاحب کا خوف ہے کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ ان کو اطلاع ہوجائے! وہ مجھے زندہ نہ چھوڑیں گی۔

رئیس۔ تمھیں اس کی فکر کی ضرورت نہیں اس کا ذمہ دار میں ہوں، تم صرف اتنی احتیاط کرنا کہ تمہاری طرف سے کسی کو شبہ نہ ہو.......... یہ کون نہیں جانتا کہ یہ بُری باتیں سننے کیلئے در و دیوار کے بھی کان ہوجاتے ہیں۔

لونڈی۔ صحیح ہے سرکار! بُری باتیں ہر شخص کان دھر کر سنتا ہے۔ یہ انسان کی فطرت ہوتی ہے۔ اچھی باتیں ان کو بہت کم بھاتی ہیں

رئیس۔ دیکھو! پاکبازی اور نیک نفسی کسی انسان

کے ماتھے پہ لکھی ہوئی نہیں ہوتی! اس چیز کا پتا صرف اسی وقت چلتا ہے جب کہ جذبات کا محرک سامنے موجود ہو اور اس وقت اپنے اوپر قابو رکھا جائے

لونڈی۔ مگر حضور! ہماری سرکار تو ایسی نہیں ہے جیسا کہ آپ کا خیال ہے۔

رئیس۔ یہ اسی کا امتحان ہے اور در اصل یہ ایک بڑا مشکل وقت ہے۔ مگر دیکھو، اگر تم نے اس کے بتانے میں کمی کی تو میں تمھیں بھی سزا دوں گا۔

لونڈی۔ جو چاہیں سزا دیں حضور! میں ایک ایک بات بیان کروں گی... .... اچھا میں جاتی ہوں

(لونڈی چلی جاتی ہے اور رئیس اکیلا رہ جاتا ہے)

(پردہ)

پانچواں ایکٹ ــــــ رئیس کا مکان ــــــ تیسرا منظر

(عفراء اور عروہ کی ملاقات رئیس کی عدم موجودگی میں)

(عفرا اور عروہ باتیں کرتے ہیں)

عفرا۔ عروہ! آؤ! آج پھر تم میرے ساتھ کھانا کھاؤ خدا نے اب ہمیں اور تمھیں ملا دیا ہے۔

عروہ۔ ہاں عفرا! خدا کا شکر ہے۔ ہم تم مل گئے مگر یہ ملاقات صرف وقتی ہے۔ میں تمھارے ساتھ کھانا کھاؤں گا اور ضرور کھاؤں گا! مگر عفرا وہ لطف کہاں؟ کیا تم کو وہ دن بھی یاد ہیں عفرا جب ہم اور تم دونوں ایک جگہ رہتے تھے ایک ساتھ کھیلتے تھے۔ ایک ساتھ کھیلتے تھے اور ایک ساتھ کھاتے تھے

عفرا۔ عروہ! کیا غضب کر رہے ہو؟ ان دنوں کو یاد مت دلاؤ (آنکھوں کے سامنے ایک نقشہ گھوم جاتا ہے) مجھے سب باتیں یاد ہیں عروہ! میں ان کو بھولی نہیں..... سر پکڑ کر بیٹھ جاتی ہے) عروہ! آہ! عروہ!

عروہ۔ (اٹھاتا ہے) اٹھو عفرا بھول جاؤ ان دنوں کو! بالکل بھول جاؤ! اب وہ دن دوبارہ نہیں آسکتے! (عفرا کو گلے سے لگاتا ہے) عفرا! تم مجھے بالکل بھول گئیں تھیں!

عفرا۔ ہاں عروہ بھول تو ضرور گئی تھی مگر صرف اتنا بھول گئی کہ میں نے تمھارا تذکرہ چھوڑ دیا تھا اگر تمھارا تذکرہ کرتی بھی تو کس سے کبھی کبھی اپنے دل سے باتیں کر لیا کرتی اور آٹھ آٹھ آنسو بہایا کرتی عروہ! کھانا بھی کھاؤ۔

(دونوں کھانا کھانے بیٹھتے ہیں)

عروہ۔ ٹھیک ہے عفرا! مگر یہ تو بتاؤ کہ تم نے یہ بدعہدی کیوں کی؟ میرا تمھارا وعدہ تھا آخر تم نے اس شادی کو کس طرح گوارا کر لیا

عفرا۔ عروہ! بیشک تم مجھے برا کہنے میں بجا ہو۔ کوئی اور لفظ بھی تم میرے لئے استعمال کر سکو تو ضرور کرو میں اسی قابل ہوں۔

عروہ! مگر تم کو اتنا ضرور بتا دینا چاہتی ہوں کہ میں نے مجبور ہو کر ایسا کیا تھا

عروہ۔ یہ میں نے تمھیں چھیڑنے کیلئے کہدیا تھا عفرا میں جانتا ہوں کہ تم مجبور تھیں مگر یہ تو بتاؤ کہ تم کس طرح مجبور کی گئیں؟

عفرا۔ عروہ! وہی بات جو میں نے تم سے کہی تھی کہ تم مجھے اکیلا چھوڑ کر نہ جاؤ یہ لوگ مجھے بیچ دیں گے سچ سچ میرے ماں باپ نے مجھے ان کے ہاتھ فروخت کر دیا، اگر تم وہاں موجود ہوتے تو کسی کی ایسا کرنے کی ہمت ہی نہ ہوتی۔

عروہ۔ عفرا۔ مجھے یہ نہیں معلوم تھا کہ چچا اپنے بھتیجے سے اس طرح کا سلوک کریں گے۔ مگر میں انھیں کچھ نہیں کہتا یہ سب میری قسمت کا قصور ہے۔

عفرا۔ عروہ! انھوں نے کثیر دولت میں مجھے فروخت کیا ہے جب وہ مجھے فروخت کر چکے تو ان کو اسی دن اس جگہ کے چھوڑنے کیلئے مجبور کر دیا اور یہ اس لئے کہ کہیں تم واپس نہ آجاؤ!

عروہ (روتا ہے) ہاں عفرا! میری قسمت قدم قدم پر آڑے آتی رہی اول تو مجھے میرے رشتے والے عزیز روپیہ دینے سے انکار کرتے رہے، کئی روز بعد ان کو ترس آیا۔ پھر راستہ میں مجھے ایک قبیلہ کی عورتوں نے اپنا مہمان بنا لیا، بس اسی وجہ سے دیر ہو گئی۔

عفرا۔ ہائے قسمت (روتی ہے)

عروہ۔ مگر اب رونے کیوں لگیں؟ تم تو سہاگن ہو خدا تم کو سدا سہاگن رکھے یہ رونا تو

میرے لئے ہے (روتا ہے)

عفرا۔ عروہ! میں نے خدا سے بہت دعا مانگی کہ تم جلد آجاؤ! مگر قسمت میں تو شام میں قید ہونا لکھا تھا، میں کس طرح تمہارے ساتھ رہتی۔ مجھے اس وقت موت بھی نہ آئی عروہ!

عروہ۔ عفرا! تم کیسی باتیں کر رہی ہو۔ کہیں ایسے عاشقوں کو موت آتی ہے۔ جبتک زمانہ ان کو رسوا نہیں کر لیتا، جبتک وہ ان سے جنگلوں، پہاڑوں، اور ریگستانوں کی خاک نہیں چھنوا لیتا، اس وقت تک وہ انکو مرنے نہیں دیتا، فرہاد، اور مجنوں بھی ہمارے ہی ملک کے نامور عشاق تھے، دیکھا انھوں نے کیا کیا تکلیفیں اٹھائیں اور کیا کیا نشیب و فراز دیکھے...... ! ان کو بھی موت نہ آئی...... اگر آئی بھی تو اس وقت جبکہ ان کا عشق منتہا کو پہنچ گیا اور وہ زمانے بھر میں رسوا ہو چکے...

...... اور پھر تم تو عورت ہو......... تم کو اور موت! نہ شیریں کو آئی نہ لیلیٰ کو موت نہ آئی! پھر تم کو کس طرح آتی عفرا! موت تمہارے عروہ کیلئے تھی اور ہے ...... وہ مریگا عفرا! مگر ابھی نہیں رسوا ہو کر۔ تمہارے عشق میں کامل ہو کر۔

عفرا۔ عروہ! کاش! تمہاری جگہ مجھے ہی موت آجاتی! اور میں تمہارے ہاتھوں دفن ہوتی بس یہی میری اس وقت آخری تمنا تھی

عروہ۔ (آنسو بہاتا ہے)...... اچھا عفرا ایک بات تو بتاؤ! یہ کیا بات تھی کہ جب میں چچا جان کے پاس پہنچا تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ عفرا کا انتقال ہو گیا!

عفرا۔ ہیں! کیا کہہ رہے ہو عروہ! ابا جان ایسا ہرگز نہیں کر سکتے (روتی ہے)

عروہ۔ (روتا ہے) صرف یہی نہیں عفرا۔ وہ مجھے ایک قبر پر بھی لے گئے اور مجھے بتایا کہ وہ عفرا کی قبر ہے

عفرا۔ عروہ! رہنے بھی دو! کیوں مذاق کرتے ہو عروہ! بس!

عروہ۔ (روتا ہے) عفرا! کیا میں اس کو ہنسی ختم کر دوں نہیں اتنا اور سن لو! کہ میں نے وہ یاد اس قبر پر اپنے دن گذارے

دن رات میں وہیں رہتا تھا۔ یہ اس لئے
کہ اس میں میری پیاری عفرا سو رہی تھی
میں اس کو جنگل میں اکیلا نہیں چھوڑ سکتا
تھا

عفرا۔ عروہ! ممکن ہے ایسا ہوا ہو! یہ اماں
جان اور ابا جان نے تمھیں مارنے کیلئے
کیا تھا! اف! (روتی ہے) زمانہ کس قدر
رنگ بدلتا ہے، اپنی اولاد کو زندہ درگور
کر دیا...... ابا جان! (چلاتی ہے) آپ
سے تو ایسی امید نہ تھی!

عروہ۔ (عفرا کے سر پر ہاتھ پھیرتے ہوئے)
عفرا! رو‌ؤ نہیں! صبر سے کام لو!
سنو! یہ رونا دھونا، تم میرے لئے چھوڑ
دو! یہ عورتوں کا کام نہیں ہے کہ وہ
عشق کے تیر کھائیں اور اس کو برداشت
کر سکیں...... ہاں سنو! میں دو ماہ
اس قبر پر رہا! تب ایک خدا رسیدہ عورت
کو میری حالت پر ترس آیا اور اس نے
مجھے تمھارا حال بتایا! عفرا! اگر مجھے
خبر نہ ہوتی تو میں اسی قبر پر سر ٹپک ٹپک
کر مر جاتا۔

عفرا۔ آہ! عروہ! اپنی زبان سے ایسے الفاظ
نہ نکالو! خدا تمھارے بدلے مجھے موت دے

عروہ۔ خاموش! عفرا! یہ کیا کہہ رہی ہو! میں
مر جاؤں تو بہتر ہے کیونکہ تم ایک گھر کی روشنی
ہو، تم سے کئی دلوں کو راحت ہے میں...
...... ایک ناکام و نامراد (روتا ہے)
مفلس نعمتوں سے محروم ...... دنیا کا
ذلیل ترین انسان ...... اگر مر جاؤں گا
تو کوئی رونے والا بھی نہ ہوگا اور کسی کو تکلیف
بھی نہ ہوگی

عفرا۔ عروہ! نہیں ...... میں ابھی زندہ
ہوں ...... یہ سمجھنا کہ عروہ کا اب کوئی
نہیں۔

عروہ۔ ہاں ٹھیک ہے عفرا! عروہ کا اب کوئی
نہیں! تم اب دوسرے کی ہو! تم سے اور
عروہ سے واسطہ! عفرا! تمھاری نجات
اب اسی میں ہے کہ تم اپنے شوہر کی خدمت کرو
دیکھو! وہ کتنا بڑا نیک نفس انسان ہے
اس نے مجھے تمھارے پاس اٹھنے بیٹھنے کی
اجازت دیدی، دنیا میں کوئی ایسا نہیں
کر سکتا! عفرا! وہ عروہ سے زیادہ دل رکھتا ہے

اور وہ عروہ سے زیادہ شریف ہے۔

عفرا۔ (خاموش ہو جاتی ہے روتی ہے)

عروہ۔ عفرا! بولو! کیا اسی طرح زندگی گذارگی
آخر رو رو کر تم کتنے دن زندہ رہوگی۔

عفرا۔ جتنے دن کی زندگی ہوگی عروہ! تم سے
جدا ہو کر اب میں زندہ نہیں رہ سکتی۔
(خادمہ کی طرف رخ کر کے) جاؤ گلابی لاؤ
اور ان کو پلاؤ

خادمہ۔ بہت بہتر حضور۔
(جاتی ہے)

عروہ۔ عفرا! تم کو مجھ سے ضرور الگ ہونا پڑیگا
میں صرف تھوڑی دیر کیلئے تمہارے پاس
آیا ہوں پھر میں یہاں سے چلا جاؤں گا۔

عفرا۔ کہاں جاؤ گے! میرے عروہ! یہیں رہو!

خادمہ۔ حضور! گلابی حاضر ہے۔

عفرا۔ ان کو دو۔

عروہ۔ کیا ہے؟

عفرا۔ شراب!

عروہ۔ شراب!!! عفرا! کیا تم اسکی عادی ہو؟
کیا تم نے اس کو اپنے منہ سے لگایا ہے

عفرا۔ نہیں عروہ! وہ پیتے ہیں! میں تو اس کو
چھوتی بھی نہیں

عروہ۔ عفرا! خدا تم کو ایمان دے اور تم اسی
طرح اپنے ایمان پر قائم رہو اور خدا نہ کرے
کہ تم اس حرام چیز کو پینا شروع کرو۔

عفرا۔ مگر تم روتے روتے آدھے رہ گئے ہو یہ
تمہاری تکان دور کر دے گی اور تم کچھ
دیر کیلئے اپنی تکلیفوں کو بھول جاؤگے۔

عروہ۔ عفرا! تم کو معلوم ہے کہ یہی تکلیف میرا
آرام ہے۔ وہی میری رفیق ہے۔ وہی
دن کو، رات کو، صبح کو، اور شام کو
میرا ساتھ دیتی ہے، ورنہ اور کوئی میرا
رفیق نہیں، مجھے اس درد میں اس تکلیف
میں اور اس مصیبت میں جو لطف و بعد
اور جو عیش و آرام حاصل ہوتا ہے وہ
کسی اور چیز سے حاصل نہیں ہو سکتا میں
نہیں چاہتا کہ ایک سیکنڈ کے لئے بھی اسکو
بھولوں، تم جانتی ہو کہ
"رنج کا خوگر ہوا انساں تو مٹ جاتا ہے رنج"
اب یہ رنج میرے لئے رنج نہیں ہے بلکہ
عین راحت ہے۔

عفرا۔ عروہ! مجھے معاف کرنا، میں نے تم جیسے

دین دار شخص کو شراب پینے کو کہا، عروہ! میرے عروہ! مجھے معاف کر دو

عروہ۔ کیسی باتیں کر رہی ہو عفرا! تم اور معافی! پھر عروہ سے! غضب خدا کا! مگر ہاں! شاید تم بھول گئی تھیں کہ میں حرام چیز سے کس قدر دور رہا ہوں "میں" عفرا! خدا کو درمیان دیکر کہہ سکتا ہوں کہ آجتک میرے حلق سے کوئی حرام چیز نہیں اتری ہے اگر میں حرام کو اپنے لئے حلال کر لیتا تو اے پیاری عفرا تجھ سے بڑھ کر میرے لئے اور کونسی نعمت ہو سکتی تھی۔ ذرا سوچو اور غور کرو عفرا! کہ میں اپنے مذہب پر قائم ہوں اور کبھی اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔

عفرا۔ آہ عروہ! تم ٹھیک کہتے ہو! تم دین دار ہو! تم کو درحقیقت مجھ سے سچی محبت ہے (بیہوش ہو جاتی ہے)

عروہ۔ عفرا! عفرا! ہیں کیا ہو گیا؟

(پردہ)

پانچواں ایکٹ　　رئیس کے مکان کا ایک کمرہ　　چوتھا منظر

(رئیس عفرا اور عروہ کی ملاقات کی تمام باتیں دریافت کر رہا ہے)

رئیس۔ پھر کیا ہوا؟

لونڈی۔ وہ دونوں بڑے جوش و خروش سے ملے انھیں اپنے پچھلے دنوں کی یاد آگئی۔ دونوں زار زار روتے تھے۔ ان کو روتے دیکھ کر ہر شخص کا دل پسیج جاتا تھا۔

رئیس دونوں ایک دوسرے سے گلے ملے!

لونڈی۔ ہاں حضور ملے! مگر اس طرح جیسے دو بچھڑے بھائی بہن ملیں

رئیس۔ افسوس پھر کیا ہوا؟

لونڈی۔ دونوں زمانے کی شکایت اور روزگار کی بیوفائی کی باتیں کرتے رہے۔ انکی باتوں کو سن سن کر کلیجہ منہ کو آتا تھا۔

رئیس۔ پھر

لونڈی۔ کبھی دونوں اپنی قسمت پر آنسو بہاتے تھے اور کبھی اسکو خدا کی مرضی بتاتے تھے

رئیس۔ بس ان میں صرف اتنی ہی باتیں ہوئیں؟

لونڈی۔ نہیں حضور! باتیں تو بہت کچھ ہوئیں؟

رئیس۔ بتاؤ نا! وہ کیا باتیں تھیں؟

لونڈی۔ جب دونوں کے دل کی بھڑاس نکل چکی تو دونوں کھانا کھانے بیٹھے مگر اس وقت

بھی سب یہی باتیں رہیں۔ انھوں نے اپنے
بچپن کے ساتھ کھیلنے، کھانے، اور رہنے
کے تذکرے کئے ان کو سوچ سوچ کر پچھاڑیں
کھائیں؟

رئیس۔ اُف! ان دو نوں میں کتنی محبت تھی؟ خواہ
مخواہ ان کو جدا کیا گیا۔

لونڈی۔ ہاں حضور! ان دونوں نے وہ باتیں بھی کیں
ہیں کہ کس طرح انکے ماں باپ نے ان دونوں کو جدا
کیا اور بیگم صاحبہ کا نکاح آپ سے کر دیا۔

رئیس۔ ہاں! ہاں! یہ مجھ کو بھی معلوم ہے؟

لونڈی۔ جسوقت انھوں نے یہ باتیں کی ہیں اسوقت
دونوں کی آنکھوں سے آنسوؤں کے دریا بہہ رہے تھے

رئیس۔ ضرور بہہ رہے ہوں گے

لونڈی۔ اور یہی نہیں حضور! باتیں تو بہت کچھ ہوئیں!
یہ بیان نہیں کیا جا سکتا جبکہ آپکے مہمان نے یہ بیان
کیا کہ کس طرح بیگم صاحبہ کے والد نے ان کو
ایک قبر پر لیجا کر یہ کہا کہ یہ بیگم صاحبہ کی قبر ہے
...... انھوں نے دو ماہ اس قبر پر گذارے۔

رئیس۔ افوہ! ان دونوں پر ظلم ہوا! (ٹھنڈی
سانس لیکر) اگر اب بھی انھوں نے میری بات
مان لی تو میں ان دونوں کو ضرور ملا دونگا۔

لونڈی۔ حضور! ہمارے مہمان بڑے دیندار اور
خدا پرست ہیں۔ انھیں بیگم صاحبہ سے حقیقی محبت ہے
وہ اور نوجوانوں کی طرح نہیں ہیں بلکہ اپنے فرض اور
اپنے مذہبی احکام سے بخوبی واقف ہیں۔

رئیس۔ ایسی کونسی بات ہوئی جس سے تمھیں یہ معلوم ہوا۔

لونڈی۔ حضور! بیگم صاحبہ نے گلابی دینے کے لئے حکم دیا
جسوقت میں نے انکے سامنے اسے رکھا تو انھوں نے اسکی
طرف سے اپنا منہ پھیر لیا اور یہ کہا کہ عفرا! آجتک
میرے حلق سے کوئی حرام چیز نہیں اتری اگر میں حرام کو
حلال سمجھتا تو سب سے پہلے میں تمھیں اپنے لئے حلال بناتا
میں اور شراب! نہیں عفرا! یہ تم سے زیادہ بڑی
اور پر لطف نعمت نہیں ہے

رئیس۔ افوہ! خدا! ان دونوں کو صبر و سکون دے
حقیقت میں یہ دونوں سچے عاشق ہیں! میں ان
دونوں کو ضرور ملاؤں گا دونوں پاکباز
ہیں...... (روتا ہے) اچھا تم جاؤ
میں ابھی آتا ہوں۔

لونڈی۔ بہت اچھا حضور! ....
(جاتی ہے اور رئیس اکیلا رہ جاتا ہے)

رئیس۔ اسقدر پاکباز عورت اور ایسا نیک نفس انسان!
میں ان دونوں کے ملنے کا باعث ہوں!

اے خدا! تو مجھے معاف کرنا! مجھے انکی محبت کا علم نہ تھا، تو مجھے اپنے قہر سے بچانا ....

میں عہد کرتا ہوں کہ اگر ان دونوں نے میری بات کو منظور کر لیا تو میں انہیں ضرور ملاؤنگا، عفرا کے ماں باپ نے غضب کیا جو ان دونوں کو دھوکا دیا۔ (تھوڑی دیر کچھ سوچتا رہتا ہے)

(پردہ)

پانچواں ایکٹ ——— رئیس کا مکان ——— پانچواں منظر

(عفرا اور عروہ پھر باتیں کر رہے ہیں)

عفرا۔ عروہ! اگر اس مرتبہ تم مجھے اکیلا چھوڑ گئے تو تم مجھے دوبارہ زندہ نہ پاؤ گے عروہ! دیکھو اپنی عفرا کا کہنا مان جاؤ!

عروہ۔ عفرا! اس مرتبہ میں خود تم سے مرنے ہی کیلئے علیحدہ ہونگا بس یہ میری آخری ملاقات تھی، میری زندگی اب ختم ہو چکی

عفرا۔ (روتی ہے) خدا نہ کرے جو تمھاری زندگی ختم ہو! ایخدا مجھے موت دے! میں عروہ کی تکلیف کا باعث ہوں اگر میں نہ ہوتی تو عروہ تمھیں اتنی تکلیف نہ ہوتی!

عروہ۔ (آنسو بھر کر) اگر تم نہ ہوتیں تو شاید میں بھی پیدا نہ ہوتا تم گھبراؤ نہیں عفرا، ہوگا وہی جو منظور خدا ہوگا مجھے اب جانے دو، خدا کے واسطے جانے دو اب میں تم سے علیحدہ صرف مرنے ہی کے لئے ہو رہا ہوں۔

عفرا۔ تو کیا تم یہ سمجھتے ہو عروہ! کہ میں تم سے علیحدہ ہو کر زندہ رہوں گی، نہیں، نہیں، اب میں زندہ نہیں رہ سکتی میں اس وقت اس چڑیا کی مانند ہوں عروہ جو بیکس مجبور اور بے یار و مددگار صیاد کے پھندے میں پھنسا ہو اور جو اپنے جوڑے کو دیکھ کر پھڑپھڑاتی ہو۔ مگر اس سے مل ہو سکتی ہو گھبرانا نہیں عروہ! میں بھی تمھارے جاتے ہی دم دیدونگی۔

عروہ۔ نہیں عفرا! خدا کیواسطے ایسا نہ کرنا، تم مجھے بھول جاؤ تم سمجھنا کہ تمھارا عروہ مر گیا۔

عفرا۔ نہیں، یہ نہیں ہو سکتا...... عروہ! پہلے میں نے تم سے یہ التجا کی تھی کہ تم مجھے اپنے ساتھ لے چلو مگر! مروت بھی تم نے ایک نہ مانی اور تم مجھے کھو بیٹھے (روتی ہے) اور اب پھر تم جانے کیلئے ضد کر رہے ہو! اس مرتبہ میں ضرور مر جاؤں گی، عروہ، کیا تمھیں اپنی عفرا کی جان پیاری نہیں

عروہ۔ (وحشت زدہ ہو کر) کسکی جان؟ میری عفرا! ! عفرا اور میری؟ (ہنستا ہے) خیال، وہم، گمان نہیں، میری نہیں (پھر رک جاتا ہے)

عفرا۔ (روتا) اے میرے عروہ! تمھاری حالت کیا ہو گئی؟

عروہ۔ میری حالت کیا ہو گئی؟ بدل گئی، تبدیل ہو گئی، غیر ہو گئی! آہ عفرا! عفرا! ادھر ..... آؤ! جلدی آؤ!

عفرا۔ میں تمھارے پاس ہی ہوں عروہ! کیوں گھبراتے ہو؟

(رئیس آجاتا ہے)

رئیس۔ (عروہ کی حالت دیکھ کر کسی قدر گھبرا کر) کیوں؟ کیا ہوا! کسی حکیم کو بلاؤ۔

عروہ۔ نہیں، حکیم کی ضرورت نہیں؟ حکیم کیا کریگا! میری قسمت میرے نصیب! میں جاتا ہوں چھوڑ دو! چھوڑ دو! مجھے جانے دو! اب میرے جانیکا وقت آگیا

رئیس۔ ذرا سنئے! ذرا ٹھریئے، میری ایک بات سن لیجئے!

عروہ۔ کہیے! کہیے! سنوں گا اور ضرور سنوں گا (خاموش ہوجاتا ہے مگر ہانپتا رہتا ہے)

عفرا۔ ہائے اللہ! انکی کیا حالت ہوگئی؟ یا الٰہی ان کا دماغ نہ معلوم کس طرح درست ہوگا

عروہ۔ مجھے کچھ نہیں ہے۔ عفرا میں ٹھیک ہوں

رئیس۔ دیکھئے! آپلوگوں نے میرے پیچھے جتنی بھی بات چیت کی اس کا مجھے علم ہوگیا کہ آپ پاکباز ہیں آپکی نیتیں بالکل صاف ہیں۔ میں گنہگار ہوں، میں نے آپلوگوں کو علیحدہ کیا ہے۔ میں آپلوگوں کو عمر بھر ایک جگہ رہنے کی اجازت دیتا ہوں

عروہ۔ آپکی عنایت، نوازش، مگر میں یہاں اب ایک سکنڈ بھی نہیں رہ سکتا! مجھے جانے دیجئے! خدا کیواسطے مجھے نہ روکئے۔ مجھے آزاد کیجئے (بھاگتا ہے مگر پکڑ لیا جاتا ہے)

رئیس۔ اچھا بھائی! ایک درخواست اور آخری درخواست بولو! اسے منظور کروگے بولو! جلدی بولو! خدا کیلئے!

عروہ۔ درخواست! کہئے! یوں منظور نہیں کرسکتا

رئیس۔ سنئے! میں آپکی خاطر عفرا کو طلاق دے دیتا ہوں آپ اس سے نکاح کر لیجئے اور جہاں چاہئے رہئے، مگر اس طرح اپنی جان نہ کھوئیے

عروہ۔ یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں بندہ نواز، میں اور عفرا کو طلاق دلاؤں! اُف! توبہ! خدا نہ کرے میں اور عفرا کا سہاگ اُجاڑوں، میں اور عفرا کو پھر اپنے نکاح میں لاؤں! نہیں! نہیں! ایسا نہیں ہوگا! عفرا! عفرا! دیکھو یہ کیا کہہ رہے ہیں، روکو انکی زبان کو ... خدا کیلئے یہ میں نہیں سن سکتا کہ یہ تم کو طلاق دیں!

عفرا۔ (روتی ہے) پھر فیصلہ کیوں نہیں کرتے؟ بولو اور جلد بولو! عروہ! میرے عروہ!

عروہ۔ عفرا! میں تمھارا یہ حکم نہیں مان سکتا یہ میرے امکان سے باہر ہے۔ یہ میں جانتا ہوں کہ میں تمھارے فراق میں ضرور مرجاؤں گا مگر دل میں ٹھان لی ہے کہ جہاں تک ہوگا صبر اور ضبط کرونگا اب جانے دیجئے۔ میں یہاں نہیں ٹھر سکتا؟

رئیس۔ عفرا تم ان کو جانے سے روکو، یہ تمھارے چچا زاد

بھائی ہیں!

عفرا۔ کیا کروں؟ آہ! میں سمجھاتے سمجھاتے تھک گئی وہ مانتے ہی نہیں۔

عروہ۔ کیسے مانوں؟ اور کیسے ٹھہروں (گھر سے نکل جاتا ہے)

رئیس۔ پھر میں ہی ان کو پکڑتا ہوں (عروہ کے پیچھے جاتا ہے مگر ناکام واپس آتا ہے)

عفرا۔ کہو کہاں ہے عروہ!

رئیس۔ وہ چلا گیا! واپس نہیں آیا۔

عفرا۔ آہ! چلا گیا! ظالم عروہ! اب مجھے کس پر چھوڑ گیا۔

(بیہوش ہو جاتی ہے)

رئیس۔ آہ! کیا ہوا بیگم..... (ہوش میں لانے کی تدبیریں کرتا ہے)

(پردہ)

پانچواں ایکٹ ——— چھٹا منظر

(عروہ اپنے قبیلہ کی طرف روانہ ہے اُس کی زبان پر شعر ہے)

عروہ۔ عفرا! میری عفرا! تو کہاں ہے! کدھر ہے؟ آہ! میں تجھے حاصل نہ کر سکا!

تدبیر سے قسمت کی برائی نہیں جاتی
بگڑی ہوئی تقدیر بنائی نہیں جاتی

(یہ شعر پڑھتا ہوا ایک قبیلہ کی طرف سے گزرتا ہے کچھ عورتیں کھڑی ہوئی کہتی ہیں!)

ایک عورت۔ کوئی غریب مصیبت زدہ معلوم ہوتا ہے

دوسری عورت۔ مصیبت زدہ نہیں کسی کے عشق کا تیر کھائے ہوئے ہے!

تیسری عورت۔ بہن دیکھو تو اس غریب کا کیا حال ہے چلو! چلو اس سے پوچھیں تو! کیا معاملہ ہے (سب جاتی ہیں اور عروہ کو روکتی ہیں)

ایک عورت۔ اے میاں! تم پر کیا مصیبت آئی ہے! تم کیوں دیوانے ہو رہے ہو؟

عروہ۔ میں کیا بتاؤں کیا مصیبت ہے۔ قیامت میرے اوپر گذر رہی ہے فوراً یہ شعر پڑھتا ہے۔

آئی ہوئی عاشق کی طبیعت نہیں جاتی
آتی ہے تو آ کر یہ قیامت نہیں جاتی

(روتا ہے) آہ! میری تمنا! میری آرزو! تو کہاں ہے آ جلد آ! پھر یہ شعر پڑھتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔

سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہیں جاتا
دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہیں جاتی

دوسری عورت۔ بیچارہ کسی کے وصال سے محروم رہ گیا ہے۔ دیکھو ذرا میں اس سے مذاق کرتی ہوں

تیسری۔ جانے بھی دو غریب مصیبت زدہ ہے اس سے مذاق نہ کرو۔

پہلی۔ مذاق ہی کیا ہوتا اس سے اور باتیں پوچھنا چاہئے اور
اسکی جیتی کو بھی پوچھنا ہے وہ کونسی لیلیٰ ہے جس کا یہ مجنوں ہے
(آواز لگاتی ہے ٹھیرنا بھائی ذرا ٹھیرنا)
(سب پھر اس کے پاس پہنچ جاتی ہیں)
دوسری۔ اے بھائی تمہاری لیلیٰ کا کیا نام ہے ذرا ہمیں تو بتا دو
عروہ۔ تمھیں اسکا نام بتا دوں! نہیں! نہیں! یہ نہیں ہو سکتا
میں اسکو بدنام نہیں کر سکتا (روتا اور وہی شعر پھر پڑھتا ہے)
سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہیں جاتا
دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہیں جاتی
پہلی عورت۔ بہن! ہائے محبت بھی کیا چیز ہے؟ دیکھو وصال
نہیں ہوا تو اسکی کیا حالت ہوگئی اور اگر کہیں
وصال ہو گیا ہوتا تو اسکی حالت بدلی ہوئی ہوتی۔
عروہ۔ (رک کر) ہاں! گاتا ہے اور آگے بڑھتا ہے عورتیں
بھی پیچھے پیچھے کچھ دور جاتی ہیں۔
عجب اپنا حال ہوتا جو وصال یار ہوتا
کبھی جان صدقہ ہوتی کبھی دل نثار ہوتا
کوئی فتنہ تا قیامت نہ پھر آشکار ہوتا
ترے دل پہ کاش ظالم مجھے اختیار ہوتا
آہ! میری روح! میری جان! تو کدھر ہے؟ آ! اور
جلد آ! (گر پڑتا ہے اور بیہوش ہو جاتا ہے)
ایک عورت۔ ارے گر پڑا بیچارہ (پھر سب جاتی ہیں)

دوسری۔ بیہوش ہے۔
تیسری۔ نہیں ہوش میں آرہا ہے
پہلی۔ عجیب مصیبت ہے بیچارے پر۔
عروہ۔ (ہوش میں آکر) کہاں ہے؟ کدھر ہے؟ (روتا ہے
اور پھر آگے بڑھتا ہے عورتیں وہیں کھڑی جاتی ہیں)
سر جاتا ہے سر سے ترا سودا نہیں جاتا
دل جاتا ہے دل سے تری الفت نہیں جاتی
عروہ۔ (سڑک پر جاتے ہوئے کہتا ہے) عفرا! عفرا!
آہ، یہاں کون جواب دیگا؟ تو دوسرے کی ہے اور
دوسرے کے قابو میں ہے، آ! پیاری عفرا! آ! تجھ پر
میں اپنی جان فدا کر دوں...... آ! جلدی!
بیہوش ہو کر گرتا ہے سر پتھر سے ٹکراتا ہے اور
پاش پاش ہو جاتا ہے اور عفرا! پیاری عفرا! کہتا
ہوا جان دیتا ہے کچھ لڑکے آتے ہیں)
ایک۔ ارے یہ مسافر مر گیا۔
دوسرا۔ ہاں! ہاں مر گیا! چلو گھر خبر کر دیں!
(لڑکے جاتے ہیں اور ایک ایک کرکے لوگ آنا
شروع ہوتے ہیں)
ایک۔ کون مر گیا؟
دوسرا۔ عروہ۔
تیسرا۔ عروہ مر گیا۔ (اور لوگ آتے ہیں)

چوتھا۔ کیا ہوا؟

دوسرا۔ (واپسی پر) عروہ مرگیا۔

پانچواں۔ یہ کیسی بھیڑ ہے؟

پہلا۔ ارے بھائی عروہ مرگ[illegible]

عقال۔ کیوں بھائی کیا ہ[illegible]

چوتھا۔ تمہارا بھتیجا مرگیا۔

عقال۔ کون؟ عروہ! (لاش کے پاس جاتا ہے)

(افسوس ظالم نے اپنی جان دے ہی دی)

پہلا۔ چلو بھائی! اس کی تجہیز و تکفین کر دو۔

عقال۔ ہاں! بھائی چلو! یہ تو ہمارا فرض ہی ہے

(عروہ کو اٹھا کر لے جاتے ہیں)

(پردہ)

ALLAMA IQBAL LIBRARY
38574

پانچواں ایکٹ ——— سانواں منظر

(رئیس کے مکان میں ایک حوض کے کنارے عفرا عروہ کی یاد میں بیٹھی ہوئی ہے، ادھر عروہ کا دم نکلتا ہے ادھر عفرا چیخ مار کر بیہوش ہو جاتی ہے)

عفرا۔ آہ! (گر پڑتی ہے اور بیہوش ہو جاتی ہے لونڈی دوڑے ہوے آتے ہیں اور ہوش میں لانیکی تدبیر کرتے ہیں)

خادم۔ حضور کو بلواؤ! مردانے میں ہوں گے!

لونڈی۔ تم جاکر بلالاؤ۔ میں بیگم صاحبہ کو ہوش میں لاتی ہوں

خادم۔ اچھا ہوشیاری سے! میں ابھی بلاکر لاتا ہوں (بھاگ ہوا باہر جاتا ہے اور رئیس کو بلاکر لاتا ہے)

رئیس۔ ہوش میں آئیں!

عفرا۔ (آنکھیں کھولتی ہے مگر آنکھوں سے آنسو جاری ہوتے ہیں)

رئیس۔ کیوں پریشان ہو کر اپنی جان کھوتی ہو اسکو بھول جاؤ! بیوفا تھا جو تم کو چھوڑ کر چلا گیا

عفرا۔ چلا گیا عروہ! کیوں چلے گئے؟ بولو! خاموش کیوں ہو؟

رئیس۔ یہاں عروہ کہاں ہے۔ اسکو گئے ہوے کافی وقت گذر گیا

عفرا۔ وہ جہاں ہوگا! وہیں سے اپنی عروہ کی آواز پر بولے گا۔ (آسمان کی طرف دیکھ کر کہتی ہے)

کچھ صبر بھی، اے خالق اکبر دیا ہوتا
مسکن جو بلاؤں کا بنایا مرے دل کو

رئیس۔ بیگم دیکھو، تمھاری حالت کیا ہو گئی ہے؟ اب اپنی کیفیت درست کر دو۔

عفرا۔ عروہ! آہ عروہ! (اتنے میں ایک شخص عروہ کی موت کی خبر لیکر آتا ہے اور رئیس عفرا سے کہتا ہے)

رئیس۔ دیکھو عمو جان کہہ رہے ہیں کہ عروہ کا انتقال ہو گیا

عفرا۔ (گھبرا کر) کیا چلے گئے! مر گئے عروہ!

رئیس۔ ہاں! ہاں ٹھیک ہے عمو جان کبھی جھوٹ نہیں کہتے!

عفرا۔ آہ! عروہ آئی! (آنکھوں سے آنسو جاری زبان پر یہ شعر)

عشق میں جی سے گذرتے ہیں گذرنیوالے
موت کی راہ نہیں دیکھتے مرنے والے

HASHMI SERIES

A. H. WHEELER & CO.
ONE RUPEE EIGHT ANNAS
RAILWAY BOOKSTALLS

اُردو زبان و ادب کی بلند پایہ مطبوعات
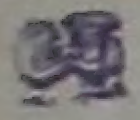
نمبر	نام کتاب			قیمت	روپیہ	آنہ
(۱)	ہمارے پیارے نبی۔ مصنفہ مہرالنساء	....		، ،	۰	۱۲
(۲)	اصول افسانہ نگاری۔ مصنفہ پروفیسر ادیس احمد ادیب	....		، ،	۱	۸
(۳)	تنقیدیں	....	، ،	.... ، ،	۳	۰
(۴)	تصادم اور دیگر ریڈیائی ڈرامے ، ،	....		، ،	۲	۸
(۵)	تنقیدی مطالعے	....	، ،	.... ، ،	۳	۰
(۶)	اُردو کا پہلا ناول نگار		، ،	.... ، ،	۳	۰
(۷)	اُردو زبان کی نئی تحقیق		، ،	.... ، ،	۰	۸
(۸)	اُردو کا پہلا شاعر	...	، ،	.... ، ،	۲	۸
(۹)	بچوں کے ریڈیائی ڈرامے		، ،	.... ، ،	۲	۰
(۱۰)	رہس اور دیگر ریڈیائی ڈرامے		، ،	.... ، ،	۳	۰
(۱۱)	پرتھال یا حور دکن		، ،	.... ، ،	۳	۸
(۱۲)	عذراء یا ماہ عرب		، ،	.... ، ،	۲	۱۲
(۱۳)	ٹوٹے ہوئے تار۔ مصنف فاروق لطیفی	...		، ،	۲	۴
(۱۴)	بھینٹ۔ مصنف ڈاکٹر حکمت اللہ خاں	....		، ،	۲	۸
(۱۵)	شبنم۔		، ،	.... ، ،	۱	۰
(۱۶)	ناکام آرزو۔ ، ، جمال گوبان	....		، ،	۱	۱۲
(۱۷)	تشنگی	....	....	... ، ،	۴	۰
(۱۸)	جھلکیاں	....	....	.... ، ،	۲	۴
(۱۹)	میر صاحب	....	....	.... ، ،	۳	۰

اُردو پبلشنگ ھاؤس

چوک۔ الہ آباد سے طلب کیجئے